ھدایۃ النحو

مصنف : ابو حیان سراج الدین النحوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

موصوف صفت کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ پہلے لگائے

اللہ

تمام تعریفیں

اور درود اور سلام ہو اُسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور آپکے تمام صحابہ پر اسکے بعد یہ کتاب نحو میں مختصر مضبوط ہے
میں نے اسمیں جمع کر دیا ہے کافیہ کی ترتیب پر نحو کے قواعد کو باب باندھتے ہوئے اور فصل بناتے ہوئے ۔ واضح عبارت کے ساتھ مثالیں
وارد کرتے ہوئے اسکے تمام مسائل کے اندر ، دلیلوں اور علتوں کے ذکر کئے بغیر تاکہ مبتدی کا ذہن مسائل کے سمجھنے میں تشویش
میں نہ ڈالا جائے ۔ اور میں نے اس کتاب کا نام ھدایۃ النحو رکھا ہے اس اُمید پر کہ اللہ تعالی اسکے ذریعے طلباء کو ہدایت دے ۔
اور میں نے اس کو ایک مقدمہ ، 3 اقسام اور خاتمہ پر مرتب کیا ہے ۔ اس بادشاہ کی توفیق کے ساتھ جو غالب اور بہت زیادہ علم والا ہے ۔

مقدمہ

بہرحال مقدمہ پس وہ ان بنیادی چیزوں کے بارے میں ہے جن کو مقدم کرنا ضروری ہوتا ہے ان پر بحث سے مسائل کے موقوف ہونے کی
وجہ سے ۔ اس مقدمہ میں 3 فصلیں ہیں ۔

پہلی فصل : نحو کی تعریف ، غرض و غایت اور موضوع کا بیان   دوسری فصل : کلمہ کی بحث   تیسری فصل : کلام کی بحث

پہلی فصل :

پہلی فصل نحو ایسے اصول کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلموں کے آخر کے حالات کو معرب اور مبنی ہونے کے
اعتبار سے پہچانا جاتا ہے اور ان کلمات کی ایک دوسرے کے ساتھ ترکیب کی کیفیت کو پہچانا جاتا ہے ۔ (اعلال کا طریقہ معلوم ہوا)
اور اسکی غرض کلامِ عرب میں ذہن کو لفظی غلطی سے بچانا ہے ۔
اور اس کا موضوع کلمہ اور کلام ہے ۔

دوسری فصل

کلمہ وہ لفظ ہے جو معنی مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو اور وہ 3 قسموں پر منحصر ہے اسم ، فعل اور حرف

حرف : اس لیے کہ وہ (کلمہ) یا اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت نہیں کرے گا ، اور وہ حرف ہے

فعل : یا وہ اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے گا اور اسکے معنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے اور وہ فعل ہے

اسم : یا وہ اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے گا اور اس کے معنی کسی زمانے کے ساتھ ملے ہوئے نہ ہوں گے اور وہ اسم ہے

کلمہ مقسم ہے اور اسم فعل حرف اسکی تقسیمیں ہیں اور اسم فعل حرف آپس میں قسیمیں ہیں

اسم

پس اسم کی تعریف یہ ہے کہ اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذاتِ خود دلالت کرے اور وہ معنی تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور مستقبل میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے رَجُلٌ اور عِلْمٌ

علامات : اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ (1) اس کے بارے میں خبر دینا صحیح ہو جیسے : زَیْدٌ قَائِمٌ (مسند الیہ + مسند)

(2) اور مضاف ہونا جیسے : غُلَامُ زَیْدٍ

(3) اور لامِ تعریف کا داخل ہونا جیسے : اَلرَّجُلُ

(4) اور جر اور تنوین کا داخل ہونا جیسے : بِزَیْدٍ

(5) اور تثنیہ ہونا

(6) اور جمع ہونا

(7) اور صفت ہونا

(8) اور تصغیر ہونا

(9) اور ندا ہونا

پس بے شک یہ سارے اسم کے خواص میں ہیں اور اخبار عنہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ محکوم علیہ (یعنی اس پر حکم لگایا گیا ہو) ہو۔ کیونکہ وہ فاعل ہوگا یا مفعول یا مبتدا اور اس کا نام اسم اسلئے رکھا گیا ہے اس کے اپنی دونوں قسموں سے بلند ہونے کی وجہ سے نہ اس کے اپنے معنی پر علامت ہونے کی وجہ سے

فعل

اور فعل کی تعریف فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذاتِ خود ایسی دلالت کرے جو اس معنی کے زمانے کے ساتھ ملی ہوئی جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ اِضْرِبْ ۔ اور فعل کی **علامت** یہ ہے کہ اسکے ساتھ خبر دینا صحیح ہو نہ کہ اس کے بارے میں ۔

اور اس پر (1) قد، سین، سوف اور جزم کا داخل ہونا اور (2) ماضی و مضارع کی طرف اسکی گردان کا ہونا اور اس کا (3) امر و نہی ہونا اور (4) ضمیر بارز مرفوع کا اس کے ساتھ متصل ہونا جیسے ضَرَبْتُ اور (5) تائے تانیث ساکنہ کا اس پر داخل ہونا جیسے ضَرَبَتْ اور (6) تاکید کے دونوں نون (ثقیلہ، خفیفہ) کا داخل ہونا۔

اور اخبار بہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ محکوم بہ ہو اور اس کا نام فعل رکھا گیا ہے۔ اسکے اصل نام کے ساتھ اور وہ مصدر ہے اس لیے کہ مصدر حقیقت میں فاعل کا فعل ہوتا ہے

حرف

حرف کی تعریف

حرف وہ کلمہ ہے جو بذاتِ خود اپنے معنی پر دلالت نہ کرتا ہو بلکہ ایسے معنی پر دلالت کرتا ہو جو اس کے غیر میں پائے جاتے ہوں۔ جیسے مِنْ اس لیے کہ اس کے معنی ابتداء کے ہیں اور مِن ابتداء کے معنی پر دلالت نہیں کرتا مگر اس چیز کے ذکر کرنے کے بعد جس سے ابتدا ہوتی ہے جیسے بصرہ اور کوفہ تو کہے گا میں نے بصرہ سے کوفہ تک سیر کی۔

اور اسکی **علامت** یہ ہے کہ نہ اسکے بارے میں خبر دینا صحیح ہو اور نہ اسکے ساتھ خبر دینا صحیح ہو۔ اور یہ کہ وہ اسم کی علامتوں اور فعل کی علامتوں کو قبول نہیں کرتا اور کلام عرب میں حرف کے بہت سے **فائدے** ہیں جیسے دو اسموں کے درمیان ربط پیدا کرنا جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ یا دو فعلوں کے درمیان جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَضْرِبَ یا ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان جیسے ضَرَبْتُ بِالْخَشَبَۃِ یا دو جملوں کے درمیان جیسے : اِنْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَکْرَمْتُہٗ ۔ اس کے علاوہ بھی دوسرے فائدے ہیں جن کو ہم ان شاء اللہ تیسری قسم میں بیان کریں گے

وجہ تسمیہ : اور اس کا نام حرف اس کے کلام میں طرف یعنی کنارے پر واقع ہونے کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ حرف مسند اور مسند الیہ کی طرح مقصود بالذات نہیں ہوتا۔

دو اسموں کے درمیان ربط — زَیْدٌ فِی الدَّارِ
دو فعلوں کے درمیان ربط — اُرِیْدُ اَنْ تَضْرِبَ
ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان ربط — (ضَرَبْتُ بِالْخَشَبَۃِ)
دو جملوں کے درمیان ربط — اِنْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَکْرَمْتُہٗ

تیسری فصل

کلام کی بحث

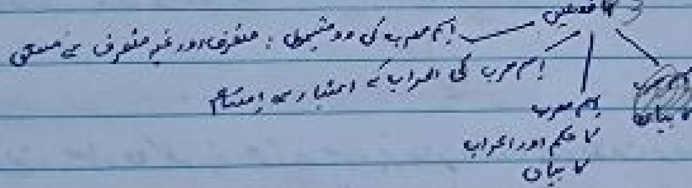
کلام وہ لفظ ہے جو (کم از کم) دو کلمات سے مرکب ہو اسناد کے ساتھ ۔ اور اسناد دو کلموں میں سے ایک کلمہ کی نسبت دوسرے کلمہ کی طرف کرنا ہے اس طور پر کہ وہ مخاطب کو پورا پورا فائدہ دے کہ اس پر سکوت صحیح ہو۔

جیسے زیدٌ قائمٌ اور قامَ زیدٌ (کلام مکمل ہو گیا اسلیے سکوت ہو گیا)

اور اس کا نام جملہ رکھا جاتا ہے ۔ پس معلوم ہوا کہ کلام حاصل نہیں ہوتا مگر دو اسموں سے جیسے : زیدٌ قائمٌ اور اس کا نام جملہ اسمیہ رکھا جاتا ہے یا ایک فعل اور ایک اسم سے جیسے : قامَ زیدٌ اور اس کا نام جملہ فعلیہ رکھا جاتا ہے

اسلیے کہ مسند اور مسند الیہ ان دونوں (جملہ اسمیہ و فعلیہ) کے علاوہ کہیں اور ایک ساتھ نہیں پائے جاتے ۔ اور کلام کے لیے ان دونوں (مسند اور مسند الیہ) کا پایا جانا ضروری ہے ۔ پس اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حرفِ ندا کے ساتھ یہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے جیسے یا زیدُ تو ہم کہیں گے کہ حرفِ ندا قائم مقام اَدْعُوْ یا اَطْلُبُ فعل کے ہے ۔ پس اس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

اور جب ہم مقدمہ سے فارغ ہو گئے تو تینوں اقسام کو شروع کرتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین توفیق دینے والا اور مدد کرنے والا ہے۔



والقسم اول ۔ پہلی قسم اسم کے بیان میں اور تحقیق کہ اسکی تعریف گزر چکی ہے ۔ اور وہ معرب اور مبنی کی طرف منقسم ہوتا ہے ۔ پس ہم اسکے احکام کو دو بابوں اور ایک خاتمہ میں بیان کریں گے باب اول اسم معرب کے بیان میں ہے اور اسمیں ایک مقدمہ اور 3 مقاصد اور ایک خاتمہ ہے ۔ بہرحال مقدمہ تو اسمیں چند فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

(اسم معرب کی تعریف میں)

اسم معرب یہ وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب کیا گیا ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو یعنی حرف، امر حاضر اور فعل ماضی جیسے زیدٌ قامَ زیدٌ میں ۔ نہ کہ صرف زید (اکیلا) کیونکہ وہ ترکیب میں واقع نہیں ہے اور نہ ھٰؤُلَاءِ قامَ ھٰؤُلَاءِ میں حرف کے ساتھ مشابہت پائے جانے کی وجہ سے اور اس کا نام متمکن (معنی جگہ ٹھکانہ دینے والا ، کیونکہ یہ اعراب کو ٹھکانہ دیتا ہے) رکھا جاتا ہے

دوسری فصل

(اسم معرب کا حکم اور اعراب کا بیان)

معرب کا حکم یہ ہے اس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلتا ہے وہ بدلنا لفظی ہوگا : جیسے جَاءَنِیْ زیدٌ / رَأَیْتُ زیدًا / مَرَرْتُ بِزیدٍ یا یہ بدلنا تقدیری ہوگا : جیسے جَاءَنِیْ مُوْسٰی / رَأَیْتُ مُوْسٰی / مَرَرْتُ بِمُوْسٰی

اعراب وہ ہے جس کے ساتھ معرب کا آخری حرف بدل جائے جیسے : ضمہ ، فتحہ ، کسرہ ، الف ، واؤ اور یاء (یہ حرکات اور حروف ہیں)

اسم کے اعراب تین قسم پر ہیں : رفع ، نصب ، جر

رفع، نصب اور جر آئیں
دال وہ ہے جس کی وجہ سے
اسم میں اعراب کا محل آخری حرف ہے۔ ان سب کی مثالہ قَامَ زَيْدٌ ہے۔ پس قَامَ عامل ہے، زَيْدٌ معرب ہے اور ضمہ اعراب ہے۔ اور دال محل اعراب ہے۔ اور جان لو! کہ کلامِ عرب میں کوئی معرب نہیں ہے سوائے اسم متمکن کے اور فعل مضارع کے۔

تیسری فصل (اسم معرب کے اعراب کے اعتبار سے اقسام)

① مفرد منصرف صحیح ② قائم مقام صحیح ③ جمع مکسر منصرف

تیسری فصل اسم کے اعراب کی قسموں کے بیان میں ہے اور وہ 9 اقسام ہیں۔

① قسم اول یہ ہے کہ رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جر کسرہ کے ساتھ ہو۔ اور یہ مفرد منصرف صحیح کے ساتھ خاص ہے۔ اور وہ نحویوں کے نزدیک وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زید۔ (یعنی یہ چیزیں نحویوں کی اصطلاح ہیں)
اور یہ خاص ہے جاری مجری صحیح (یعنی قائم مقام صحیح) کے ساتھ اور وہ ایسا اسم ہے کہ جس کے آخر میں واؤ یا یاء ماقبل ساکن ہو۔ جیسے: دَلْوٌ اور ظَبْيٌ۔ اور جمع مکسر منصرف کے ساتھ خاص ہے جیسے: رجال

مثالیں: جَاءَنِي زَيْدٌ وَ دَلْوٌ وَ ظَبْيٌ وَ رِجَالٌ
رَأَيْتُ زَيْدًا وَ دَلْوًا وَ ظَبْيًا وَ رِجَالًا
مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَ دَلْوٍ وَ ظَبْيٍ وَ رِجَالٍ

② جمع مؤنث سالم
② دوسری قسم اعراب کی یہ ہے کہ رفع ضمہ کے ساتھ ہو اور نصب و جر کسرہ کے ساتھ ہو۔ اور یہ اعراب جمع مؤنث سالم کے ساتھ خاص ہے
جیسے تو کہے: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

③ غیر منصرف
③ تیسری قسم یہ ہے کہ رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب و جر فتحہ کے ساتھ ہو اور یہ اعراب غیر منصرف کے ساتھ خاص ہے۔
جیسے تو کہے: جَاءَنِي عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ وَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ

④ اسمائے ستہ مکبرہ
④ چوتھی قسم یہ ہے کہ رفع واؤ کے ساتھ اور نصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ ہو اور یہ قسم خاص ہے اسماء ستہ مکبرہ کے ساتھ اس حال میں کہ وہ واحد ہوں اور یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں اور وہ یہ ہیں:
أَخُوكَ، أَبُوكَ، حَمُوكَ، فُوكَ، ذُو مَالٍ، هَنُوكَ
جیسے تو کہے: جَاءَنِي أَخُوكَ۔ رَأَيْتُ أَخَاكَ وَ مَرَرْتُ بِأَخِيكَ اور اسی پر باقی کو قیاس کر لیجئے۔

⑤ تثنیہ، کلا، کلتا، اثنان، اثنتان
⑤ پانچویں قسم یہ ہے کہ رفع الف کے ساتھ، نصب و جر یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہو اور یہ قسم خاص ہے مثنیٰ کے ساتھ اور کلا کے ساتھ جب کہ وہ ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ اور اثنان و اثنتان کے ساتھ جیسے تو کہے:
مثالیں: (جَاءَنِي الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا وَ اثْنَانِ) و (رَأَيْتُ الرَّجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا وَ اثْنَيْنِ وَ اثْنَتَيْنِ) و مَرَرْتُ بِالرَّجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا و اثنین و اثنتین

⑥ جمع مذکر سالم + اُولُوا اور عشرون سے تسعون تک دہائیاں
⑥ چھٹی قسم یہ ہے کہ رفع واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ اور نصب و جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہو اور یہ قسم جمع مذکر سالم کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے: مُسْلِمُونَ، اُولُو اور عِشْرُونَ + اس کی اخوات کے ساتھ خاص ہیں۔
مثالیں: جَاءَنِي مُسْلِمُونَ وَ عِشْرُونَ وَ اُولُو مَالٍ
رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ وَ عِشْرِينَ وَ اُولِي مَالٍ
مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ وَ عِشْرِينَ وَ اُولِي مَالٍ

جمع حقیقی — جمع صوری — جمع معنوی

اور تو جان لے ۔ کہ تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے رَجُلَانِ اور جمع کا نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے ۔ رَجُلَيْنِ مسلمون

اور یہ دونوں اضافت کے وقت گر جاتے ہیں ۔ ۔ جیسے تو کہے گا ۔

میرے پاس زید کے دو غلام آئے

جَاءَنِي غُلَامَا زَيْدٍ ۔ جَاءَنِي مُسْلِمُو مِصْرٍ

(7) اسم مقصور

اعراب کی ساتویں قسم یہ ہے کہ رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ اور نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوگا ۔

- اور یہ قسم اسم مقصور کے ساتھ خاص ہے ۔ اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے عَصًا (1)
- اور یہ قسم خاص ہے ۔ اس اسم کے ساتھ جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِي (2)
- اور وہ جمع مذکر سالم نہ ہو

مثالیں :

(1) (2)

جَاءَنِي عَصًا وَغُلَامِي ۔ رَأَيْتُ عَصًا وَ غُلَامِي مَرَرْتُ بِعَصًا وَ غُلَامِي

(8) اسم منقوص

اعراب کی آٹھویں قسم یہ ہے ۔ کہ رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ اور جر تقدیری کسرہ کے ساتھ اور نصب فتحہ لفظی کے ساتھ ہوگا ۔

یہ اعراب اسم منقوص کے ساتھ خاص ہے ۔ اسم منقوص وہ اسم ہے ۔ جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو جیسے اَلْقَاضِي ۔

مثالیں :

جَاءَنِي الْقَاضِي رَأَيْتُ الْقَاضِيَ مَرَرْتُ بِالْقَاضِي

(9) جمع مذکر سالم مضاف إلى الياء

نویں قسم یہ ہے کہ رفع واؤ تقدیری کے ساتھ اور نصب و جر یاء لفظی کے ساتھ ہوگا ۔

- یہ اس جمع مذکر سالم کے ساتھ خاص ہے ۔ جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے جَاءَنِي مُسْلِمِيَّ
- مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُوْيَ تھا ۔ واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہوگئے اور ان دونوں میں سے پہلا ساکن ہے ۔ پس واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا اور یاء کو یاء میں ادغام کر دیا گیا ۔

اور یاء کی مناسبت کی وجہ سے میم کا ضمہ کسرہ سے بدل دیا گیا ۔ پس مُسْلِمِيَّ ہو گیا ۔ جَاءَ مُسْلِمِيَّ

اور رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

چوتھی فصل
اسم معرب کی دو قسمیں منصرف اور غیر منصرف کے متعلق

اسم معرب دو قسم پر ہے، پہلی قسم منصرف اور دوسری قسم غیر منصرف

منصرف کی تعریف منصرف وہ اسم ہے جس میں ۹ اسباب میں سے دو سبب یا ایک سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو نہ پایا جائے۔ جیسے: زیدٌ
اور اس کا نام اسم متمکن رکھا جاتا ہے
حکم: اس کا حکم یہ ہے: کہ اس میں تینوں حرکات مع تنوین داخل ہوتی ہیں جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ
رَأَیْتُ زَیْدًا۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

غیر منصرف کی تعریف
غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں ۹ اسباب میں سے 2 سبب ہوں یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو۔

اسباب منع صرف: اسباب منع صرف ۹ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

① عدل ② وصف ③ تانیث ④ معرفہ ⑤ عجمہ ⑥ جمع ⑦ ترکیب
⑧ الف و نون زائدتان ⑨ وزنِ فعل

غیر منصرف کا حکم
اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوتے اور جر کی حالت میں ہمیشہ فتحہ آتا ہے۔ جیسے
جَاءَنِیْ أَحْمَدُ رَأَیْتُ أَحْمَدَ مَرَرْتُ بِأَحْمَدَ

عدل کی 6 اوزان ہیں۔

① عدل - اَلْعَدْلُ

بہرحال عدل پس وہ لفظ کا اپنے اصلی صیغے سے دوسرے صیغے کی طرف تبدیل ہونا ہے۔ تحقیقاً یا تقدیراً

عدل وزنِ فعل کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا

اور علمیت کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے۔ جیسے عُمَرُ اور زُفَرُ

اور وصف کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے۔ جیسے ثُلَاثُ، اُخَرُ، مَثْلَثُ اور جُمَعُ (معدول ہونے کی دلیل)

② وصف - اَلْوَصْفُ

(جو مبہم ذات پر دلالت کرے صفات والی ہوتی ہے)

- بہرحال وصف۔ پس وہ علمیت کے ساتھ بالکل جمع نہیں ہوتا (علم معین ذات پر دلالت کرتا اور وصف مبہم پر)
- اسکی شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع میں وصف ہو پس اَسْوَدُ اور اَرْقَمُ غیر منصرف ہیں۔ اگرچہ وہ دونوں سانپوں کے نام ہو چکے ہیں کیونکہ ان دونوں کی اصل وصفیت کے لیے تھی۔
- اور اَرْبَعٌ - مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ میں منصرف ہے باوجود اسکے کہ وہ اس مثال میں صفت واقع ہے۔ اور وزنِ فعل بھی ہے۔ اس لیے کہ وصفیت میں اصل نہیں ہے۔

تانیث ← تانیث بالالف ← بالالف مقصورہ / بالالف ممدودہ

تانیث بالتاء ← تانیث لفظی / تانیث معنوی

③ اَلتَّانِيْثُ

تانیث معنوی، تانیث تاء دونوں کا علم ہونا شرط ہے

- تانیث بالتاء -

شرط: اسکی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو جیسے طَلْحَةُ

اسی طرح تانیث معنوی بھی - غیر منصوی اگر ثلاثی ساکن الاوسط ہو اور عجمی نہ ہو تو اس کا منصرف ہونا اور غیر منصرف ہونا دونوں جائز ہے۔ خفیف ہونے کی وجہ سے اور دو سبب پائے جانے کی وجہ سے۔ جیسے ھِنْدُ

ورنہ اس کا غیر منصرف ہونا واجب ہے۔ جیسے زَيْنَبُ وَ سَقَرُ وَ مَاهُ وَ جُوْرُ

- تانیث الف مقصورہ کے ساتھ جیسے حُبْلٰی اور الف ممدودہ کے ساتھ جیسے حَمْرَاءُ (سرخ عورت)

ان دونوں کا منصرف ہونا ممتنع ہے۔ کیونکہ الف دو سببوں کے قائم مقام ہے۔ ایک تانیث اور دوسرا لزومِ تانیث (یعنی تانیث ان سے جدا نہیں ہو سکتی)

④ معرفہ

بہرحال معرفہ... پس منع صرف میں اسمیں صرف علمیت ہی معتبر ہے (معرفہ کی 7 اقسام میں سے) کیونکہ باقی مبنی ہیں

معرفہ وصف کے علاوہ کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ معرفہ معین ذات پر دلالت کرتا ہے اور وصف مبہم پر

⑤ عجمہ

عجمہ + علم

اس کی شرط یہ ہے کہ وہ عجمیت میں علم ہو اور 3 حروف سے زائد ہو۔ جیسے اِبْرَاهِيْمُ

یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے شَتَر

پس لُجَام منصرف ہے علمیت نہ ہونے کی وجہ سے اور نُوْح بھی ساکن الاوسط ہونے کی وجہ سے منصرف ہے۔

⑥ جمع منتہی الجموع

جمع کی شرط یہ ہے کہ وہ صیغہ منتہی الجموع کے وزن پر ہو اور منتہی الجموع یہ ہے کہ الف جمع کے بعد اس میں (1) دو حرف ہوں جیسے مَسَاجِد، یا (2) الف جمع کے بعد حرف مشدد ہو جیسے دَوَابّ یا (3) ایسے تین حرف ہوں جن کا درمیان والا حرف ساکن ہو اِس حال میں کہ وہ ھاء کو قبول کرنے والا نہ ہو۔ جیسے مَصَابِیح۔

پس صَیَاقِلَۃ اور فَرَازِنَۃ دونوں منصرف ہیں ھاء کو قبول کرنے کی وجہ سے

• یہ بھی دو سببوں کے قائم مقام ہے اول جمع ہونا (جمعیت) دوسرا لزوم جمعیت (جمع کے لیے لازم ہونا) دوسری مرتبہ جمع تکسیر لانا ممتنع ہے۔ پس گویا کہ یہ جمع دو مرتبہ لائی گئی ہے

⑦ ترکیب

اِسکی شرط یہ ہے کہ وہ عَلَم ہو بغیر اضافت کے۔ اور بغیر اسناد کے۔ جیسے بَعْلَبَکّ

پس عبداللہ منصرف ہے اور مَعْدِیْکَرِب غیر منصرف ہے اور شَابَ قَرْنَاهَا مبنی ہے (یعنی منصرف ہے نا غیر منصرف)

علمیت + ترکیب

⑧ اَلِفٌ وَ النُّوْنُ الزَّائِدَتَان

ہرحال الف و نون زائدتان اگر یہ اِسم میں واقع ہوں تو اِسکی شرط یہ ہے کہ وہ اِسم عَلَم ہو جیسے عِمْرَان، عُثْمَان

پس سَعْدَان جو ایک بوٹی کا نام ہے منصرف ہے علمیت نہ ہونے کے سبب

اگر یہ صفت میں ہوں تو اِس کی شرط یہ ہے کہ اسکی مونث فَعْلَانَۃ کے وزن پر نہ آتی ہو۔ جیسے سَکْرَان (غیر منصرف ہے)

پس نَدْمَان منصرف ہے۔ نَدْمَانَۃ کے پائے جانے کی وجہ سے

⑨ وَزْنُ الْفِعْل

* اِسکی شرط یہ ہے، کہ فعل کے ساتھ خاص ہو اور اِسم میں نہ پایا جاتا ہو مگر فعل سے نقل کرنے کے بعد۔ جیسے شَمَّرَ اور ضُرِبَ

* اور اگر فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسکے شروع میں حروف مضارعہ میں سے کوئی حرف پایا جاتا ہو اور اسکے آخر میں ھاء داخل نہ ہو۔ جیسے اَحْمَد، یَشْکُرُ، تَغْلِب اور نَرْجِس (علمیت + وزن فعل)

پس یَعْمَل منصرف ہے کیونکہ وہ ھاء کو قبول کرتا ہے۔ جیسے ان کا (verb) قول نَاقَۃٌ یَعْمَلَۃٌ

• اور جان لو! ہر وہ اسم غیر منصرف جس میں علمیت شرط ہے (یعنی ان ۹ اسباب میں سے ہر وہ سبب جس میں علمیت شرط ہے)

(شرط)
یعنی علمیت جمع ہو کر مستقل سبب بھی بن جاتا ہے
~~اور منصرف [illegible] شرط ہو کر غیر منصرف میں ہو گا~~

وہ یہ ہیں: ① مؤنث بالتاء، مؤنث معنوی ② عجمہ ③ ترکیب

④ وہ اسم جس میں الف و نون زائدتان ہوں۔

• یا وہ اسم غیر منصرف کہ جن میں علمیت شرط نہیں ہے بلکہ ایک سبب کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے۔

وہ یہ ہیں ① علم معدول (عدل) ② وزنِ فعل
علم آجاتا ہے مگر شرط نہیں ہے

• پس جب ان (۶ اسباب) کو نکرہ کر دیا جائے تو منصرف ہو جائیں گے۔

پہلی قسم میں تو اسلئے کہ اسم بغیر سبب کے باقی رہ جاتا ہے۔ اور دوسری قسم میں اسکے صرف ایک سبب پر باقی رہ جانے کی وجہ سے
(سبب ختم ہو جاتا ہے)

مثال ① جیسے تو کہے: جَاءَنِي طَلْحَةُ وَ طَلْحَةٌ آخَرُ (آیا طلحہ میرے پاس اور ایک دوسرا طلحہ)

(سبب تانیث + علمیت) غیر منصرف — منصرف (آخَرُ = صفت نکرہ، اسلئے موصوف بھی نکرہ)

مثال ② قَامَ عُمَرُ وَ عُمَرٌ آخَرُ (کھڑا ہوا عمر اور ایک دوسرا عمر)

(علمیت + عدل) غیر منصرف — منصرف (علمیت ختم اور ایک سبب باقی رہ گیا اور ایک سبب سے غیر منصرف نہیں ہوا)

مثال ③ ضَرَبَ أَحْمَدَ وَ أَحْمَدٌ آخَرُ (مارا احمد نے اور ایک دوسرے احمد نے)

(علمیت + وزنِ فعل) غیر منصرف — منصرف (علمیت ختم صرف ایک سبب وزنِ فعل باقی رہ گیا اور ایک سبب سے غیر منصرف نہیں ہوا)
منصرف بن گیا

ہر وہ اسم جو غیر منصرف ہو جب وہ دوسرے اسم کی طرف مضاف کیا جائے یا اس پر لام داخل ہو جائے۔
تو اسمیں کسرہ داخل ہو جائے گا۔ جیسے مَرَرْتُ بِأَحْمَدِكُمْ وَ بِالْأَحْمَدِ

مقصدِ اوّل "مرفوعات"

اسمائے مرفوعات کی ۸ قسمیں ہیں۔

(نائب فاعل)

① فاعل ② مفعول مالم یسم فاعلہ ③ مبتدا ④ خبر ⑤ إنّ اور اسکے اخوات کی خبر

⑥ کان اور اسکے اخوات کا اسم ⑦ ما و لا جو لیس کے مشابہ ہیں ان کا اسم ⑧ اس لا کی خبر جو جنس کی نفی کے لیے آتا ہے

① مرفوعات کی پہلی قسم

① **فاعل:** فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے کوئی فعل ہو یا ایسی صفت (شبہ فعل/صیغہ صفت) ہو۔ جس کی اس اسم کی طرف نسبت کی گئی ہو اس طور پر کہ وہ فعل یا صفت (شبہ فعل) اس اسم کے ساتھ قائم ہو نہ کہ اس اسم پر واقع ہو۔ جیسے

قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہے) — قام: فعل لازم، زید: فاعل (فعل کو کیا)۔ فعل لازم فاعل کی طرف منسوب ہو رہا ہے

زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًوا (زید کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے) — ضارب: صیغہ صفت، ابوہ: فاعل، عمروا: مفعول۔ صیغہ صفت اس فاعل کی طرف منسوب ہو رہا ہے۔ زید: مبتدا، شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر، جملہ اسمیہ خبریہ

مَا ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو نہیں مارا) — ما ضرب: فعل نفی، زید: فاعل، عمروا: مفعول۔ یہ اس فاعل کی مثال ہے جس کی طرف فعل منفی منسوب ہو رہا ہے

② **فعل کے لیے فاعل کی حیثیت**

ہر فعل کے لیے فاعل کا ہونا ضروری ہے۔ خواہ وہ فاعل
- مرفوع ظاہر ہو جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ
- ضمیر بارز ہو جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا
- یا مستتر ہو جیسے زَيْدٌ ذَهَبَ

③ **فعل متعدی کا قاعدہ**

اگر فعل متعدی ہو تو اس فعل کے لیے مفعول کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا

④ **فاعل کے اسم ظاہر یا اسم ضمیر ہونے کے لحاظ سے فعل لانے کی صورتیں / فاعل کی مختلف صورتیں**

1) اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ۔ ضَرَبَ الزَّيْدَانِ۔ ضَرَبَ الزَّيْدُوْنَ

(حاشیہ: [illegible])

2) اگر فاعل ضمیر (مجرور) ہو تو واحد کے لیے واحد (فعل کا فاعل واحد کے لیے واحد لایا جائے گا) جیسے: زَيْدٌ ضَرَبَ
تثنیہ کے لیے تثنیہ۔ جیسے (فاعل مثنی کے لیے فعل کو تثنیہ لایا جائے گا) جیسے: الزَّيْدَانِ ضَرَبَا
اور جمع کے لیے جمع (جمع کے لیے فعل کو جمع لایا جائے گا) جیسے: الزَّيْدُوْنَ ضَرَبُوْا

⑤ 3) اگر فاعل مونث حقیقی (وہ جس کے مقابلے میں مذکر جاندار ہو) تو: اگر فعل اور فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو تو فعل کو ہمیشہ مونث لایا جائے گا جیسے۔ قَامَتْ هِنْدٌ
اگر فعل اور فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ ہو تو تجھے اختیار ہے فعل کو مذکر اور مونث لانے میں جیسے: ضَرَبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ / ضَرَبَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ

⑥ 4) اگر فاعل مونث غیر حقیقی ہو اور فعل اسم ظاہر کی طرف مسند ہو تو فعل کے مذکر و مونث لانے میں اختیار ہے جیسے
طَلَعَ الشَّمْسُ / طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور اگر فعل کی اسناد ضمیر کی طرف ہو تو فعل ہمیشہ مونث لایا جائے گا۔ جیسے، اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ ✓
اَلشَّمْسُ طَلَعَ ✗

(٧) فاعل جب جمع مکسر ہو تو فعل لانے کا قاعدہ

* جمع مکسر مؤنث غیر حقیقی کی طرح ہے۔ جیسے تو کہے قَامَ الرِّجَالُ اور اگر چاہے تو کہے قَامَتِ الرِّجَالُ

اَلرِّجَالُ قَامَتْ اور اَلرِّجَالُ قَامُوْا کہنا بھی جائز ہے (مبتدا اگر مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنث یا جمع مذکر لائیں)

٨ وہ مقام جہاں پر فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے۔

فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے جب وہ دونوں اسم مقصور ہوں اور تو ان دونوں میں التباس (ایک دوسرے کے ساتھ مشتبہ ہونا) کا خوف کرے۔ جیسے ضَرَبَ مُوْسٰی عِیْسٰی

٩ وہ مقام جہاں پر فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا جائز ہے۔

فاعل پر مفعول کو مقدم کرنا جائز ہے جب تو ان دونوں میں التباس کا خوف نہ کرے۔ جیسے اَکَلَ الْکُمَّثْرٰی یَحْیٰی (یحییٰ نے امرود کھایا) ضَرَبَ عَمْرًا زَیْدٌ

١٠ فعل کا حذف کرنا

جہاں قرینہ موجود ہو۔ فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے زَیْدٌ کہنا اس آدمی کے جواب میں جو کہے مَنْ ضَرَبَ؟ (کس نے مارا)

١١ فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا

اسی طرح فعل اور فاعل دونوں کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے نَعَمْ کہنا اس آدمی کے جواب میں جو کہے اَقَامَ زَیْدٌ؟ (کیا زید کھڑا ہوا)

١٢ فاعل کو حذف کرکے مفعول کو اسکے قائم مقام بنانا

کبھی کبھی فاعل کو حذف کیا جاتا ہے اور مفعول کو اس کے قائم مقام کر دیا جاتا ہے جب فعل مجہول ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ (مارا گیا زید)

(جب فعل متعدی ہو تو فاعل کو حذف کرکے اس کی جگہ مفعول کو اسکے قائم مقام بنایا جاتا ہے اور اسکو مفعول مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ کہتے ہیں)

اور یہ مرفوعات کی قسم ثانی ہے۔

تنازع فعلان کی بحث 6 باتوں پر مشتمل ہے

1۔ تنازع فعلان کی اقسام

2۔ تنازع فعلان کی بعض صورتوں میں جواز اور عدمِ جواز میں امام فراء کا جمہور نحویوں سے اختلاف

3۔ بصریین اور کوفیین کا اختلاف کہ تنازع الفعلان کی صورت میں فعل اول کو عمل دینا افضل ہے یا فعل ثانی کو

4۔ بصریین کے مسلک کے اعتبار سے تنازع الفعلان کی 5 صورتیں

5۔ کوفیین کے مسلک کے اعتبار سے تنازع الفعلان کی 4 صورتیں

6۔ کوفیوں کے مذہب کے مطابق اگر دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں اور وہ مفعول میں تنازع کریں تو فعل ثانی کے مفعول کو ظاہر کرنے کی وجہ

تنازع فعلان کی بحث

جب کلام میں دو فعل تنازع کریں اسم ظاہر میں جو اِن دونوں کے بعد ذکر کیا گیا ہو یعنی مذکورہ دونوں فعلوں میں سے ہر ایک ارادہ کرے کہ وہ اسم ظاہر پر عمل کرے۔ [illegible] دونوں فعل [illegible] فاعل بنانا چاہتے ہیں، یا مفعول یا پہلا فاعل دوسرا مفعول، پہلا مفعول دوسرا فاعل

پس یہ تنازع ۴ قسموں پر ہے۔ [illegible]

اتفاقی — ۱۔ دونوں فعل اپنے اپنے لیے فقط فاعل کا تقاضا کریں ضَرَبَنِي وَ اَكْرَمَنِي زَيْدٌ

۲۔ دونوں فعل فقط مفعول کا تقاضا کریں ضَرَبْتُ وَ اَكْرَمْتُ زَيْدًا

اختلافی — ۳۔ دونوں فعل فاعلیت اور مفعولیت میں نزاع کریں اور پہلا فعل فاعل کا اور دوسرا فعل مفعول کا تقاضا کرے۔

ضَرَبَنِي وَ اَكْرَمْتُ زَيْدًا

۴۔ چوتھی قسم اس کا عکس ہے، یعنی فعل اوّل مفعول کا اور فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے۔ ضَرَبْتُ وَ اَكْرَمَنِي زَيْدٌ

جان لو! کہ ان تمام قسموں میں فعل اوّل اور فعل ثانی میں سے ہر ایک کو عامل بنانا جائز ہے (جمہور)

پہلی اور تیسری صورت میں امام فراء کا اختلاف ہے۔ کہ ان دونوں صورتوں میں فعل ثانی کو عامل بنایا جائے گا۔ اور ان کی دلیل دو امور میں سے کسی ایک کا لازم آنا ہے۔ (پہلی اور تیسری صورت میں) امام فراء فعل ثانی کو عمل دینے کو ناجائز کہتے ہیں۔

۱) فاعل کا حذف کرنا (فاعل کا محذوف ماننا - [illegible] جائز نہیں)

۲) اضمار قبل الذکر (یہ بھی جائز نہیں) ضمیروں کو پہلے ذکر کرنا جبکہ ضمیر کا مرجع پہلے مذکور نہیں (ضمیروں کو پہلے ذکر کرنا)

اور یہ دونوں صورتیں ممنوع ہیں

اور فراء رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اختلاف جواز میں ہے۔ اور بہرحال اختیار (افضلیت) تو اس میں (بصریوں اور کوفیوں کا) اختلاف ہے۔ پس

(بصری) فعل ثانی کو عامل بنانے کو اختیار کرتے ہیں قرب و جوار (پڑوسی) کا اعتبار کرتے ہوئے اور (اسم ظاہر فعل ثانی کے قریب ہے)

(کوفی) فعل اوّل کے عامل بنانے کو اختیار کرتے ہیں تقدیم اور استحقاق کی رعایت کرتے ہوئے (پہلے آنے والے کا حق زیادہ ہے)

بصریوں کا موقف - دوسرے فعل کو عمل دینا	کوفیوں کا موقف - پہلے فعل کو عمل دینا
دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں	دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں
پہلا فعل فاعل کا دوسرا فعل مفعول کا تقاضا کرے	پہلا فعل مفعول کا دوسرا فعل فاعل کا تقاضا کرے۔
دونوں فعل مفعول کا تقاضا کریں	دونوں فعل مفعول کا تقاضا کرے
پہلا فعل مفعول کا دوسرا فعل فاعل کا تقاضا کرے	پہلا فعل فاعل اور دوسرا فعل مفعول کا تقاضا کرے۔

تنازع فعلین دور کرنے کی صورتیں بصریوں کے مذہب کے مطابق

فعل اوّل فاعل کا تقاضا کرے
فعل دوم مفعول کا تقاضا کرے

لیس اگر تو دوسرے فعل کو عامل بنائے

پھر تو دیکھ اگر پہلا فعل فاعل کا تقاضا کرتا ہے تو پہلے فعل میں اسکی ضمیر دے دے جیسے تو کہے

متوافقین میں (یعنی دونوں فعل فاعل کا تقاضا کریں) دونوں فعل اسم ظاہر کو فاعل بنانا چاہیں

ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمَنِي زَيْدٌ * پہلے فعل میں فاعل ضمیر هُوَ مستتر ہے جو کہ زَيْدٌ مفرد کے مطابق ہے۔

ضَرَبَانِي وَ أَكْرَمَنِي الزَّيْدَانِ ضَرَبَانِي میں فاعل الف ضمیر تثنیہ ہے۔ اسلیے کہ اسم ظاہر تثنیہ ہو یعنی الزَّيْدَانِ

ضَرَبُونِي وَ أَكْرَمَنِي الزَّيْدُونَ ضَرَبُونِي (پہلے فعل) میں فاعل واؤ ضمیر جمع کی ہے جو کہ الزَّيْدُونَ اسم ظاہر کے موافق ہے

پہلا فعل اسم ظاہر کو فاعل اور دوسرا اسکو مفعول بنانا چاہے

متخالفین میں (یعنی جب فعل اوّل فاعل کا تقاضا کرے اور دوسرا فعل مفعول کا تقاضا کرے)

ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُ زَيْدًا ضَرَبَنِي میں ضمیر هُوَ فاعل مستتر ہے۔ جو زیدًا کی طرف راجع ہے

ضَرَبَانِي وَ أَكْرَمْتُ الزَّيْدَيْنِ پہلے فعل میں فاعل الف تثنیہ ہے جو الزَّيْدَيْنِ کی طرف راجع ہے

ضَرَبُونِي وَ أَكْرَمْتُ الزَّيْدِينَ پہلے فعل میں فاعل واؤ ضمیر جمع ہے

اگر دونوں فعل افعالِ قلوب میں سے نہ ہوں

یعنی اسم ظاہر کو اپنا مفعول بنانا چاہے

اگر پہلا فعل مفعول کا تقاضا کرے۔ اور دونوں فعل افعالِ قلوب میں سے نہ ہوں۔ تو فعل اوّل سے مفعول کو حذف کردے

جیسے تو کہے گا متوافقین میں (یعنی دونوں فعل مفعول کا تقاضا کرتے ہوں اور دونوں فعل افعالِ قلوب میں سے نہ ہوں)

ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُ زَيْدًا فعل اوّل کا مفعول محذوف ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُ الزَّيْدَيْنِ فعل اوّل کا مفعول محذوف ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُ الزَّيْدِينَ فعل اوّل کا مفعول محذوف

اور متخالفین میں (یعنی فعل اوّل مفعول کا اور فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرتا ہو اور وہ دونوں فعل افعالِ قلوب میں سے نہ ہوں

ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَنِي زَيْدٌ فعل ثانی کا فاعل ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَنِي الزَّيْدَانِ فعل ثانی کا فاعل ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَنِي الزَّيْدُونَ

ان تینوں صورتوں میں بھی فعل اوّل کا مفعول محذوف ہوگا

کوفیوں کے مذہب میں دوسرے فعل کے لیے مفعول کی جگہ ضمیر لا سکتے ہیں۔ (پہلے فعل کو عامل بنانا)

بصریوں کے مذہب میں پہلے فعل کے لیے (جبکہ دوسرا فعل عامل ہو) ضمیر نہیں لائیں گے کیونکہ اضمار قبل الذکر جائز نہیں۔ یعنی اضمار قبل الذکر عمدہ میں جائز ہے۔ فضلہ میں نہیں۔

اگر دونوں فعل افعالِ قلوب میں سے ہوں

تو پہلے فعل کے لیے مفعول کا ظاہر کرنا واجب ہے۔ جیسے تو کہے

حَسِبَنِي مُنْطَلِقًا وَ حَسِبْتُ زَيْدًا مُنْطَلِقًا (مجھ کو زید نے چلنے والا خیال کیا اور میں نے زید کو چلنے والا خیال کیا)

اگر دونوں فعل افعالِ قلوب میں سے ہوں تو کہ وہ دو مفعولوں کا تقاضا کرتے ہوں اور وہ دونوں فعل اسم ظاہر کو اپنا مفعول بنانا چاہتے ہیں تو بصریین کے مذہب کے مطابق اسم ظاہر کو فعل ثانی کا مفعول بنایا جائے گا۔ پہلے فعل کے لیے ضمیر لا سکتے ہیں

اس لیے کہ افعالِ قلوب سے مفعول کا حذف کرنا اور ذکر سے پہلے مفعول کی ضمیر لانا جائز نہیں ہے۔ (اسلیے کہ مفعول کا مرجع ذکر سے پہلے ہی ہو گا)

یہ بصریین کا مذہب ہے۔ (یعنی دوسرے فعل کے عمل کی کیفیت جو بیان کی گئی)

* اضمار قبل الذکر عمدہ میں بشرط تفسیر جائز ہے۔ یعنی اس شرط پر ضمیر لانا جائز ہے کہ مرجع بعد میں ذکر کیا جائے۔ اسم ظاہر مرجع ہے

تنازع فعلان دور کرنے کی صورتیں کوفیوں کے مذہب کے مطابق

اور بہرحال اگر تو کوفیوں کے مذہب کی بناء پر پہلے فعل کو عامل بنائے

تو دیکھ اگر دوسرا فعل فاعل کا تقاضا کرتا ہے۔ تو فاعل کی ضمیر فعل ثانی کو دے دے۔ جیسے تو کہے:

متوافقین میں: ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمَنِي زَيْدٌ — اور متخالفین میں تو کہے (یعنی فعل اول مفعول اور فعل ثانی فاعل کا تقاضا کرے): ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَنِي زَيْدًا

ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمَانِي الزَّيْدَانِ — ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمَانِي الزَّيْدَيْنِ

ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمُونِي الزَّيْدُوْنَ — ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمُونِي الزَّيْدِيْنَ

اور اگر دوسرا فعل مفعول کا تقاضا کرتا ہے اور دونوں فعل افعالِ قلوب میں سے نہیں ہیں تو اس میں دو وجہیں جائز ہیں

1) مفعول کا حذف کرنا 2) ضمیر لانا

اور دوسری زیادہ پسندیدہ ہے۔ تاکہ ملفوظ مراد کے مطابق ہو جائے۔ بہرحال حذف پس جیسے تو کہے:

متوافقین میں: ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُ زَيْدًا — متخالفین میں (فعل اول فاعل اور فعل ثانی مفعول کا تقاضا کرے): ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُ زَيْدٌ

ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُ الزَّيْدَيْنِ — ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُ الزَّيْدَانِ

ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُ الزَّيْدِيْنَ — ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُ الزَّيْدُوْنَ

اور بہرحال ضمیر لانے کی صورت میں تو کہے گا

متوافقین والی صورت میں: ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُهُ زَيْدًا — متخالفین والی صورت میں: ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُهُ زَيْدٌ

ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُهُمَا الزَّيْدَيْنِ — ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُهُمَا الزَّيْدَانِ

ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُهُمْ الزَّيْدِيْنَ — ضَرَبَنِي وَ أَكْرَمْتُهُمْ الزَّيْدُوْنَ

بہرحال جب دونوں فعل افعال قلوب میں سے ہوں

تو مفعول کا (ثانی میں) ظاہر کرنا ضروری ہے۔ جیسے تو کہے (مجھ کو دو زیدوں نے چلنے والا خیال کیا اور میں نے ان دونوں کو چلنے والا خیال کیا)

حَسِبَنِي وَ حَسِبْتُهُمَا مُنْطَلِقَيْنِ الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا

فعل اول نے فاعل اور فعل ثانی نے مفعول کا تقاضا کیا۔ پس فعل اول کو عمل دیا اور فعل ثانی کے لیے ضمیر دے۔

پس اس لیے کہ فعل حَسِبَنِي اور حَسِبْتُهُمَا دونوں نے مُنْطَلِقًا میں تنازع کیا کہ وہ ان کا مفعول واقع ہو اور تو نے فعل اول کو عامل بنایا اور وہ حَسِبَنِي ہے اور فعل ثانی کے لیے مفعول کو ظاہر کر دیا۔ پس اگر تو نے کلام سے مُنْطَلِقَيْنِ کو حذف کر دیا اور کہا حَسِبَنِي وَ حَسِبْتُهُمَا الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا۔ تو افعال قلوب کے دونوں مفعولوں میں سے ایک پر اکتفا کرنا لازم آئے گا جو کہ ناجائز ہے۔ اور اگر تو نے ضمیر لائی تو وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو تو ضمیر مفرد کی لائے گا اور تو کہے گا جیسے حَسِبَنِي وَ حَسِبْتُهُمَا إِيَّاهُ الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا تو اس صورت میں دوسرا مفعول پہلے مفعول کے مطابق نہ ہوگا اور وہ پہلا مفعول هُمَا ہے جو کہ تیرے قول حَسِبْتُهُمَا میں ہے اور یہ صورت جائز نہیں۔ اور اگر تو تثنیہ کی ضمیر لائے اور کہے حَسِبَنِي وَ حَسِبْتُهُمَا إِيَّاهُمَا الزَّيْدَانِ مُنْطَلِقًا تو اس صورت میں تثنیہ کی ضمیر کا اپنے مفرد مرجع کی طرف لوٹنا لازم آئے گا جو کہ مُنْطَلِقًا ہے جس میں تنازع واقع ہوا ہے۔ یہ صورت بھی جائز نہیں۔ پس جب مفعول کو حذف کرنا اور ضمیر لانا دونوں ناجائز ہے تو اس کا اظہار کرنا واجب ہوگا۔

② مفعول (مرفوعات کی دوسری قسم)

مفعول مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ ہر وہ مفعول ہے جس کا فاعل حذف کیا گیا ہو اور مفعول کو اس فاعل کی جگہ قائم کر دیا گیا ہو۔
جیسے : ضُرِبَ زَيْدٌ ۔ اور اس کا حکم اس کے فعل کے مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، مونث لانے میں فاعل کے فعل کی مانند ہے۔

3+4 مُبتدا اور خبر (مرفوعات کی تیسری اور چوتھی قسم)

① مُبتدا اور خبر ایسے دو اسم ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہوں۔ (تعریف)

ان میں سے ایک مُسند الیہ ہوتا ہے اور اس کا نام مُبتدا رکھا جاتا ہے۔

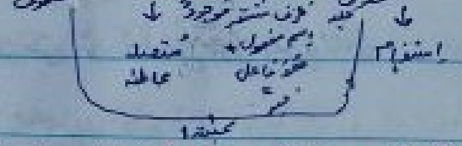
دوسرا مُسند بہ ہوتا ہے جسے خبر کا نام دیا جاتا ہے۔ جیسے : "زَيْدٌ قَائِمٌ"

② **مُبتدا اور خبر کا عامل** : ان دونوں میں عامل معنوی ہے اور وہ ابتداء ہے۔

③ **مُبتدا اور خبر میں اصل کیا ہے** :

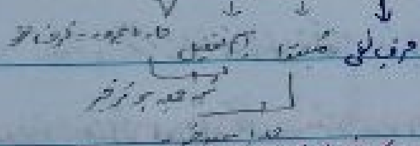
- مُبتدا کی اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اور خبر کی اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو (5 وجہیں ایسی ہو سکتی ہیں جن کی وجہ سے نکرہ میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے اور وہ مُبتدا واقع ہو سکتا ہے)
- نکرہ کی جب صفت لائی جائے تو جائز ہے کہ وہ نکرہ مُبتدا واقع ہو جائے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول : وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ (موصوف، صفت، مُبتدا، اسم تفضیل، ظرف لغو، متعلق، خبر)
- اسی طرح جب نکرہ میں کسی اور وجہ سے تخصیص کر دی جائے۔ جیسے

① أَرَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ (گھر میں مرد ہے یا عورت)



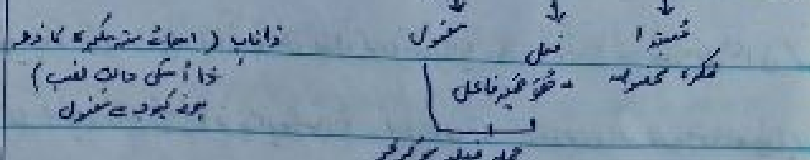
① ہمزہ استفہام جب اَم متصلہ کے ساتھ واقع ہوتا ہے تو کلام میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے۔

② وَمَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِّنْكَ (اور کوئی ایک بھی تم سے بہتر نہیں ہے)



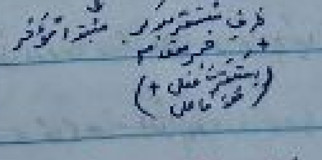
② جب نکرہ نفی کے تحت آ جائے تو اسمیں عموم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس عموم کی وجہ سے نکرہ تمام افراد کو شامل ہو جاتا ہے۔
جب کسی چیز کے تمام افراد مراد لے جائیں تو پھر تمام افراد میں تعداد کا اعتبار نہیں ہوتا بلکہ تمام افراد مل کر فرد واحد کی طرح ہو جاتے ہیں اس صورت میں اسمیں تخصیص آتی ہے۔

③ وَشَرٌّ أَهَرَّ ذَا نَابٍ (کسی بڑے شر نے کتے کو بھونکا دیا) (نوکیلے دانت والے کو)



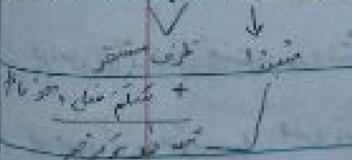
نکرہ کی صفت جب مقدرہ ہو تو اس صفت مقدرہ کی وجہ سے اس نکرہ میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے۔ شَرٌّ کی تنوین عظمت والی ہے۔ اس سے مراد شَرٌّ عظیمٌ ہے۔

④ فِي الدَّارِ رَجُلٌ



خبر کو جب مُبتدا پر مقدم کر دیا جائے تو اس سے بھی کلام میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے۔

⑤ سَلَامٌ عَلَيْكَ (سلام ہو تجھ پر)



یہ جملہ اسمیہ ہے جو کہ جملہ فعلیہ سے معدول ہے۔ یہ اصل میں سَلَّمْتُ سَلَامًا علیک تھا۔ جملہ فعلیہ میں نسبت متکلم کی طرف ہے جبکہ جملہ اسمیہ میں بھی سلام کی نسبت متکلم کی طرف ہوگی۔
نکرہ کی نسبت متکلم کی طرف کرنے کی وجہ سے کلام میں تخصیص پیدا ہوگی۔

④ مُبتدا اور خبر کے یہ معرفہ اور نکرہ ہونے کے اعتبار سے قاعدہ (کس کو مبتدا اور کس کو خبر بنائیں)

اگر دو اسموں میں سے ایک معرفہ ہو اور دوسرا نکرہ ہو تو پس معرفہ کو مُبتدا اور نکرہ کو خبر بنانا لازماً ہوگا جیسا کہ پہلے گزرا

اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو دونوں میں سے جسے چاہو مُبتدا اور دوسرے کو خبر بنا دو۔ جیسے

إِلٰهُنَا، نَبِيُّنَا، أَبُوْنَا۔ یہ تینوں اسم ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہیں

اَللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰهُنَا (اللہ ہمارا معبود ہے) — اَللّٰهُ تَعَالٰى: مُبتدا، إِلٰهُنَا: خبر

مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا (محمد ہمارے نبی ہیں) — مُحَمَّدٌ: مُبتدا، نَبِيُّنَا: خبر

آدَمُ أَبُوْنَا (ہمارے باپ آدم ہیں) — آدَمُ: خبر مقدم، أَبُوْنَا: مُبتدا مؤخر

اَللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰهُنَا (ہمارا معبود اللہ ہے) — اَللّٰهُ تَعَالٰى: خبر مقدم، إِلٰهُنَا: مُبتدا مؤخر

مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا (ہمارے نبی محمد ہیں) — مُحَمَّدٌ: خبر مقدم، نَبِيُّنَا: مُبتدا

آدَمُ أَبُوْنَا (آدم ہمارے باپ ہیں) — آدَمُ: مُبتدا، أَبُوْنَا: خبر

⑤ خبر کا جملہ اسمیہ، فعلیہ، شرطیہ اور ظرفیہ ہونے کا ذکر

① کبھی خبر جملہ اسمیہ ہوتی ہے۔ جیسے زَيْدٌ أَبُوْهُ قَائِمٌ (مُبتدا اوّل + مُبتدا ثانی + خبر) یا (مُبتدا اوّل + جملہ اسمیہ ہو کر خبر)

② جملہ فعلیہ : زَيْدٌ قَامَ أَبُوْهُ (مُبتدا + جملہ فعلیہ ہو کر خبر)

③ یا جملہ شرطیہ : زَيْدٌ إِنْ جَاءَنِيْ فَأُكْرِمُهُ (مُبتدا + شرط + فاء جزائیہ + جملہ فعلیہ ہو کر جزاء) (زید اگر میرے پاس آیا تو میں اس کا اکرام کروں گا)

(مُبتدا — شرط + جزا = جملہ شرطیہ ہو کر خبر)

④ یا کبھی ظرفیہ ہوتی ہے : زَيْدٌ خَلْفَكَ — عَمْرٌو فِي الدَّارِ (مُبتدا + اسم ظرف متعلق ہو کر خبر) (زید تیرے پیچھے ہے)

ظرف کا قاعدہ: اور ظرف اکثر علماء کے نزدیک جملے کے ساتھ متعلق ہوتا ہے۔ اور وہ جملہ اِسْتَقَرَّ ہے۔ جیسے تو کہے زَيْدٌ فِي الدَّارِ، اسکی صورت یہ ہوگی (پوشیدہ) (کیونکہ یہ جملہ فعلیہ ہی ہوتا ہے)

زَيْدٌ اِسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ (زید اپنے گھر میں ٹھہرا ہوا ہے)

⑥ خبر جب جملہ ہو تو اسمیں ایک ایسی ضمیر (عائد) کا ہونا ضروری ہے جو مُبتدا کی طرف لوٹے جیسے مذکورہ مثال میں هاء ہے (اس سے مراد "ہُ" ہے)

ضمیر عائد کا حذف کرنا: قرینہ موجود ہونے کی صورت میں ضمیر کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے

اَلسَّمْنُ مَنَوَانِ بِدِرْهَمٍ (دو سیر گھی ایک درہم کے بدلے میں ہے) اصل عبارت یہ تھی اَلسَّمْنُ مَنَوَانِ مِنْهُ بِدِرْهَمٍ (دو سیر گھی اس گھی کے ایک درہم کے عوض ہے)

(اَلسَّمْنُ: مُبتدا اوّل، مَنَوَانِ: مُبتدا ثانی، بِدِرْهَمٍ: خبر — جملہ اسمیہ ہو کر خبر — جملہ اسمیہ خبریہ)

قرینہ موجود ہے اسلیے مِنْهُ کو حذف کیا ؛ وہ اسطرح کہ جب بیچنے والا کسی چیز کا نام لے کر آگے نرخ بیان کرتا ہے تو یقیناً نرخ بھی اسی کا بتلا رہا ہوتا ہے، جس کا اس نے ذکر کیا ہے، نہ کہ کسی اور چیز کا ۔ اب ضمیر "ہُ" کی صورت میں ہے جو مُبتدا کی طرف لوٹے ۔ منوان نکرہ ہے اسکی صفت مِنْهُ کو محذوف کر دیا ۔ اب اس کا مُبتدا واقع ہونا وصف آنے کی وجہ سے صحیح ہوگیا

اَلْبُرُّ اَلْكُرُّ بِسِتِّيْنَ دِرْهَمًا (گندم کا ایک کر ساٹھ درہم کے عوض ہے) اصل عبارت : اَلْبُرُّ اَلْكُرُّ بِسِتِّيْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا (دو من)

قرینہ موجود ہونے کی وجہ سے مِنْهُ کی ضمیر کو حذف کر دیا

(اَلْبُرُّ: مُبتدا اوّل، اَلْكُرُّ: ذوالحال — مِنْهُ: جار مجرور، ثابتًا محذوف، شبہ جملہ — حال — مُبتدا؛ بِسِتِّيْنَ: جار، مجرور، دِرْهَمًا: تمیز — متعلق ثابت — شبہ جملہ ہو کر خبر — جملہ اسمیہ)

۵ اور کبھی خبر مبتدا پر مقدم ہوتی ہے۔ جیسے فِی الدَّارِ زَیْدٌ

۶ اور ایک مبتدا کے لیے بہت سی خبریں لانا جائز ہے۔ جیسے زَیْدٌ فَاضِلٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ

⑦ مبتدا کی قسمِ ثانی

اور جان لو کہ نحویوں کے ہاں مبتدا کی ایک اور قسم بھی ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتی اور وہ صیغہ صفت ہے جو حرفِ نفی کے بعد واقع ہو۔ مثال: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ یا حرفِ استفہام کے بعد واقع ہو جیسے: أَقَائِمٌ زَیْدٌ

(مبتدا کی قسم ثانی ہونا جائز ہے)

(فاعل) قائم مقام خبر — مبتدا کی قسم ثانی

پہلی شرط: وہ صیغہ صفت حرفِ استفہام یا حرفِ نفی کے بعد واقع ہو۔

دوسری شرط: وہ صیغہ صفت اسم ظاہر کو رفع دے۔ مثال: مَا قَائِمٌ الزَّیْدَانِ۔ أَقَائِمٌ الزَّیْدَانِ؟ بخلاف مَا قَائِمَانِ الزَّیْدَانِ کے

⑤ خبرُ إِنَّ وَ أَخَوَاتِهَا (مرفوعات کی پانچویں قسم)

پانچویں فصل إِنَّ اور اسکے اخوات کی خبر ہے۔ اور إِنَّ کے اخوات أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ اور لَعَلَّ ہیں۔ پس یہ حروف مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں پس مبتدا کو نصب دیتے ہیں اور اس کا نام إِنَّ کا اسم رکھا جاتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور اسکو إِنَّ کی خبر کہا جاتا ہے۔

خبرِ إِنَّ کی تعریف، مثال اور حکم:-

إِنَّ کی خبر وہ اسم ہے جو مسند ہو إِنَّ کے داخل ہونے کے بعد۔ مثال: إِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

حکم: إِنَّ کی خبر کا حکم اسکے مفرد یا جملہ یا معرفہ یا نکرہ ہونے میں مبتدا کی خبر کے حکم کے مانند ہے۔

إِنَّ کی خبروں کو ان کے اسماء پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے لیکن جبکہ وہ ظرف ہو مثال: إِنَّ فِی الدَّارِ زَیْدًا۔ ظروف میں وسعت کی گنجائش ہونے کی وجہ سے

Imp

⑥ كَانَ اور اس کے اخوات کا اسم (مرفوعات کی چھٹی قسم)

یہ تیرہ ہیں: كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰی، أَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، رَاحَ، آضَ، عَادَ، غَدَا، مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا فَتِئَ، مَا انْفَكَّ، مَا دَامَ، لَيْسَ

عمل: یہ افعال بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں پھر مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور اسے "كَانَ کا اسم" کا نام دیا جاتا ہے۔ اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

تعریف: كَانَ کا اسم: وہ ہے جو مسند الیہ ہو ان افعال کے داخل ہونے کے بعد۔ جیسے كَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

جب خبر معرفہ ہو

بھی

1 • تمام افعالِ ناقصہ میں انکی خبروں کا ان کے اسماء پر مقدم کرنا جائز ہے۔ مثال : كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ اور پہلے 9 میں خود ان افعال

3 • جن افعال کے شروع میں حرف ما موجود ہو ان میں خبر کو فعل پر مقدم کرنا جائز نہیں۔ پس یہ نہیں کہا جائے گا۔ قَائِمًا مَا زَالَ زَيْدٌ

اور لَيْسَ میں اختلاف ہے۔

كان صار ظل بات - امسى - راح - اصبح اضحى اضحى

2 • خود افعالِ ناقصہ پر بھی خبر کو مقدم کرنا پہلے 9 افعال میں جائز ہے۔ مثال : قَائِمًا كَانَ زَيْدٌ

(7) مَا وَ لَا الْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ کا اسم (مرفوعات کی ساتویں قسم)

وہ ما اور لا جو لیس کے مشابہ ہوتے ہیں ان کا اسم وہ اسم ہے جو ان دونوں کے داخل ہونے کے بعد مسند الیہ ہوتا ہے۔ مثال : مَا زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے) اور لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ (تجھ سے کوئی بھی افضل نہیں ہے)

اسم ، افضل خبر ، جار مجرور

لا نکرہ کے ساتھ مختص ہے۔ اور ما نکرہ اور معرفہ دونوں کو عام ہے

لا مطلق نفی کے لیے آتا ہے۔ ما حال کی نفی کے لیے آتا ہے۔

لا کی خبر پر باء کا داخل ہونا ناجائز ہے۔ ما کی خبر پر باء کا داخل ہونا جائز ہے۔

(8) لائے نفی جنس (مرفوعات کی آٹھویں قسم)

لائے نفی جنس کی خبر : اس لا کی خبر جو جنس کی نفی کے لئے آتی ہے۔

: اور وہ یہ ہے جو اسکے داخل ہونے کے بعد مسند ہو۔

مثال : لَا رَجُلَ قَائِمٌ

لا مُشَبَّهَتَيْنِ اور لائے نفی جنس میں فرق

(1) لا مشابہ بلیس اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے جبکہ لائے نفی جنس اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے — یہ عمل لفظی ہے

(2) یہ افراد میں سے ایک فرد کی نفی کرتا ہے جبکہ یہ کسی چیز کے تمام افراد سے حکم کی نفی کر دیتا ہے یعنی صفت ہی کی نفی کر دیتا ہے۔ یعنی شہر میں کوئی مرد بھی نہیں ہے۔

مقصد ثانی منصوبات

مقصد ثانی منصوبات کے بارے میں ہے۔ وہ اسماء جو نصب دیتے ہیں ان کی ۱۲ اقسام ہیں۔

1. مفعول مطلق
2. مفعول بہ
3. مفعول فیہ
4. مفعول لہ
5. مفعول معہ
6. حال
7. تمییز
8. مستثنیٰ
9. ما و لا جو مشابہ بلیس ہوتے ہیں ان کی خبر
10. اِنَّ اور اسکے اخوات کا اسم
11. کان اور اسکے اخوات کی خبر
12. وہ اسم جو لا نفی جنس کی وجہ سے منصوب ہوا

[1] مفعول مطلق (منصوبات کی پہلی قسم)

تعریف: مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو اپنے فعل کے ہم معنی ہو جو اس سے پہلے مذکور ہو

مفعول مطلق کی اقسام: 3 ہیں۔ (1) مفعول مطلق کو کبھی تاکید کے لیے ذکر کیا جاتا ہے جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا

(2) نوع بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے۔ مثال: جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِي

(3) یا کبھی عدد بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے مثال: جَلَسْتُ جَلْسَةً أَوْ جَلْسَتَيْنِ أَوْ جَلَسَاتٍ

* کبھی مفعول مطلق فعل مذکور کے لفظ کے علاوہ سے بھی آتا ہے جیسے: قَعَدْتُ جُلُوسًا (میں بیٹھا بیٹھنا)

أَنْبَتَتْ نَبَاتًا (اس نے اگایا اگانا)

فعل کا حذف کرنا

* کبھی مفعول مطلق کے فعل کو قرینہ پائے جانے کی وجہ سے جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے

جیسے تیرا قول اس شخص کے لیے جو سفر سے واپس آنے والا ہو۔ جیسے خَيْرَ مَقْدَمٍ (آپ کا آنا مبارک ہو) یہ اصل میں قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَيْرَ مَقْدَمٍ تھا اور

* اور مفعول مطلق کے فعل کو وجوباً سماعاً حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے سَقْيًا — سَقَاكَ اللهُ سَقْيًا

شُكْرًا — شَكَرْتُكَ شُكْرًا

حَمْدًا — حَمِدْتُكَ حَمْدًا

رَعْيًا — رَعَاكَ اللهُ رَعْيًا

مفعول مطلق کو بیان کرنے کے مقاصد، فوائد، قواعد بیان کرے

① مفعول بہ کی تعریف
② مفعول بہ کے فعل کو قرینہ کی وجہ سے جوازاً حذف کرنا
③ چار مقامات میں مفعول بہ کے فعل ناصب کو وجوباً حذف کرنا
① سماعی ② قیاسی ③ ما أضمر عاملہ ④ منادی

② مفعول بہ (منصوبات کی دوسری قسم)

- مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ مثال: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا
- کبھی کبھی مفعول بہ فاعل پر مقدم ہوتا ہے۔ مثال: ضَرَبَ عَمْرًا زَيْدٌ
- کبھی مفعول بہ کے فعل کو جوازاً کسی قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے زَيْدًا کہنا اُس آدمی کے جواب میں جو یہ کہے مَنْ أَضْرِبُ؟ (میں کس کو ماروں) أَضْرِبُ زَيْدًا کہنا جائز ہے

مَنْ أَضْرِبُ — اسم استفہام مفعول بہ مقدم، فعل و ذوالحال فاعل، جملہ فعلیہ انشائیہ
أَضْرِبُ زَيْدًا — فعل محذوف انت فاعل، مفعول

- **چار جگہوں میں وجوباً مفعول کا فعل حذف کر دیا جاتا ہے**

① **سماعی** اقوال سماعی ہے جیسے

اِمْرَأً وَنَفْسَهُ (اصل - اُتْرُكْ اِمْرَأً وَنَفْسَهُ - چھوڑ دے تو آدمی اور اسکی ذات کو)

اِنْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ (اصل - اِنْتَهُوا عَنِ التَّثْلِيثِ وَاقْصِدُوا خَيْرًا لَّكُمْ - اے نصاریٰ تم تین خدا ماننے سے بچو اور اپنے لیے بہتری کا قصد کرو)

اَهْلًا وَّ سَهْلًا (اصل - أَتَيْتَ أَهْلًا وَ وَطِئْتَ سَهْلًا - تو اپنے اہل میں آیا ہے اور تو نے نرم زمین کو روندا ہے)

اور باقی قیاسی ہیں۔

② **تحذیر** (قیاسی)

① ثانی تحذیر ہے اور وہ اِتَّقِ کی تقدیر کے ساتھ معمول ہے اس چیز کا ڈرانے کے واسطے جو اسکے بعد ہو۔ جیسے
إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ اسکی اصل اِتَّقِكَ وَالْأَسَدَ تھی (یعنی بچا تو اپنے آپ کو شیر سے اور شیر کو اپنے آپ سے) اصل: وَقِّ نَفْسَكَ مِنَ الْأَسَدِ وَالْأَسَدَ مِنْ نَفْسِكَ
② یا ذکر کیا جائے اَلطَّرِيقَ اَلطَّرِيقَ یعنی محذر منہ کو مکرر ذکر کر دیا جائے (یعنی راستہ راستہ) اصل: اِتَّقِ الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ

③ **مَا أُضْمِرَ عَامِلُهُ عَلَى شَرِيطَةِ التَّفْسِيرِ**

تیسرا (مقام) مَا أُضْمِرَ عَامِلُهُ (یعنی وہ مفعول جسکے عامل کو پوشیدہ کیا گیا ہو) اس شرط پر کہ اسکی تفسیر کر دی گئی ہو اور* ہر وہ اسم ہے جسکے بعد فعل یا شبہ فعل مذکور ہو اس حال میں کہ یہ فعل یا شبہ فعل اس اسم سے اعراض کرکے اس کی ضمیر یا اسکے متعلق میں مشغول ہو اس طور پر کہ اگر وہ اسپر مسلط کر دیا جائے یا اس کا مناسب اسپر مسلط کر دیا جائے تو اسکو نصب دے دے۔ مثال:

زَيْدًا ضَرَبْتُهُ (زید کو مارا میں نے اسکو)

یہاں زَيْدًا فعل محذوف کی وجہ سے منصوب ہے جو کہ مضمر ہے۔ اور وہ ضَرَبْتُ ہے جسکی وہ فعل تفسیر کرتا ہے جو اسکے بعد مذکور ہے اور وہ ضَرَبْتُهُ ہے اور اس باب کی جزئیات سب سماعی ہیں۔

ضَرَبْتُ زَيْدًا ضَرَبْتُهُ — فعل مقدر + تا ضمیر فاعل، مفعول، فعل + فاعل + مفعول = تفسیر

تحذیر کا معنی ہے ڈرانا - یہ اِتَّقِ کی تقدیر کے ساتھ معمول ہوتا ہے اور مابعد سے ڈرانے کے لیے آتا ہے۔

شبہ فعل کی صورت میں عبارت: أَنْتَ ضَارِبٌ زَيْدًا أَنْتَ ضَارِبُهُ

۱) منادیٰ کی اعراب کے اعتبار سے ۶ اقسام
۲) منادیٰ معرف باللام پر حرفِ ندا داخل کرنے کا طریقہ
۳) منادیٰ مرخم کی تعریف اور ترخیم منادیٰ کی صورتیں
۴) حرفِ ندا "یا" کا استعمال منادیٰ کے علاوہ دوسرے معنی میں

(4) منادیٰ

یا عَبدَ اللّٰہِ — حرفِ ندا قائم مقام اَدْعُو فعل + اَنا فاعل = جملہ فعلیہ انشائیہ، مضاف مضاف الیہ = مفعول بہ

چوتھا مقام منادیٰ ہے اور منادیٰ وہ اِسم ہے جسکو حرفِ نداء داخل کرکے بلایا گیا ہو لفظاً۔ جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ یعنی اَدْعُو عَبْدَ اللّٰہِ (میں عبداللہ کو طلب کرتا ہوں) حرفِ نداء اَدْعُو کے قائم مقام ہے۔ حروفِ ندا 5 ہیں۔ یَا اَیَا ھَیَا اَیْ اَ (ھمزہ مفتوح)

* کبھی کبھی حرفِ نداء کو لفظوں سے حذف کردیا جاتا ہے۔ جیسے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا (اے یوسف علیہ السلام اس سے اعراض کیجئے)

منادیٰ کی اعراب کے اعتبار سے 6 اقسام

رفع ۱) اگر منادیٰ مُفرد معرفہ ہو تو علامتِ رفع پر مبنی ہوگا جیسے ضمہ یا ضمہ کی طرح دوسری علامت مثلاً الف یا واؤ وغیرہ۔
مثال: یَا زَیْدُ ۔ یَا رَجُلُ ، یَا زیدان ۔ یَا زَیْدُوْنَ (لفظاً نہیں محلاً منصوب ہوگا)

جر ۲) منادیٰ کو لامِ استغاثہ کی وجہ سے جر دیا جاتا ہے جیسے یَا لَزَیْدٍ

فتح ۳) منادیٰ کو الفِ استغاثہ کی وجہ سے فتحہ دیا جاتا ہے۔ مثال: یَا زَیْدَاہُ

نصب ۴) منادیٰ مضاف ہو جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰہِ

نصب ۵) منادیٰ مشابہ مضاف ہو۔ جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا

نصب ۶) منادیٰ نکرہ غیر معین ہو جیسے اندھے کا قول: یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ

منادیٰ مُعرّف باللام پر حرفِ ندا داخل کرنے کا طریقہ

اگر مُعرّف باللام ہو تو کہا جائے گا کہ یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ اور یَا اَیَّتُھَا الْمَرْاَۃُ

منادیٰ مرخم کی تعریف اور ترخیم منادیٰ کی صورتیں۔

- منادیٰ پر ترخیم جائز ہے اور وہ منادیٰ کے آخر میں تخفیف کے لیے (کسی حرف کو) حذف کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے:
یَا مَالِکُ میں یَا مَالِ ۔ مَنْصُوْرٌ میں یَا مَنْصُ ۔ عُثْمَانُ میں یَا عُثْمُ

- منادیٰ مرخم کے آخر میں ضمہ اور حرکتِ اصلیہ جائز ہے۔ جیسے تو کہے: یَا حَارِثُ ، یَا حَارِ ۔ یَا حَارُ

جان لیجئے! بیشک

حروفِ نداء میں سے یاء کبھی مندوب میں بھی استعمال کرلیا جاتا ہے۔ اور مندوب وہ ہے جس پر یاء کے ذریعے یا وا کے ذریعے اظہارِ غم کیا جائے جیسے یَا زَیْدَاہُ اور وَا زَیْدَاہُ ۔ پس وا مندوب ہی کے ساتھ خاص ہے اور یاء مندوب اور نداء دونوں کے درمیان مشترک ہے۔

حکم: اِس کا حکم معرب اور مبنی ہونے میں منادیٰ کے حکم کی طرح ہے۔ (جیسے منادیٰ مفرد معرفہ علامتِ رفع پر مبنی ہوتا ہے اِسی طرح (مندوب مفرد معرفہ) بھی علامتِ رفع پر مبنی ہوگا)

3 مفعول فیہ (منصوبات کی تیسری قسم)

مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو زمان اور مکان میں اور اس کا نام ظرف رکھا جاتا ہے۔

- ظروفِ زمان کی دو قسمیں ہیں۔ ① مبہم ② محدود

① مبہم : مبہم وہ ظرف ہے جس کی کوئی حد مقرر نہ ہو جیسے دَهْرٌ اور حِينٌ

② محدود : محدود وہ اسم ظرف ہے جس کی کوئی حد متعین ہو جیسے : يوم ، ليلة ، شهر ، سنة اور یہ سب فی مقدر کے ساتھ منصوب ہوتے ہیں جیسے قولہ : صُمْتُ دَهْرًا وَ سَافَرْتُ شَهْرًا یعنی فِي دَهْرٍ اور فِي شَهْرٍ

- ظروفِ مکان بھی اسی طرح مبہم ہوتے ہیں اور وہ بھی فی کو مقدر کرنے کے ساتھ منصوب ہوتے ہیں جیسے : جَلَسْتُ خَلْفَكَ وَ أَمَامَكَ

محدود : محدود وہ ہے کہ فی کو مقدر کرنے کے ساتھ منصوب نہیں ہوتے بلکہ اس میں فی کا ذکر کرنا ضروری ہے جیسے

جَلَسْتُ فِي الدَّارِ وَ فِي السُّوقِ وَ فِي الْمَسْجِدِ

4 مفعول لَهُ (منصوبات کی چوتھی قسم)

مفعول لہ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے وہ فعل جو اس اسم سے پہلے ذکر کیا گیا ہو۔ واقع ہوا ہو۔ اور یہ لام کے مقدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا یعنی لِلتَّأْدِيبِ (میں نے اسکو مارا ادب سکھانے کیلئے)

قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا یعنی لِلْجُبْنِ (یعنی بیٹھا ہوں میں لڑائی سے بزدلی کی وجہ سے)

امام زجاج کے نزدیک وہ مصدر ہے اسکی اصل اَدَّبْتُهُ تَأْدِيبًا اور جَبُنْتُ جُبْنًا ہے۔

5 مفعول مَعَهُ (منصوبات کی پانچویں قسم)

مفعول معہ وہ اسم ہے جو اس واؤ کے بعد ذکر کیا جائے جو مع کے معنی میں ہو۔ فعل کے معمول (فاعل یا مفعول) کی مصاحبت کی وجہ سے

جیسے - جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (یعنی مع الجبات اور مع زید) جِئْتُ أَنَا وَ زَيْدًا (آیا میں زید کے ساتھ)

① پس اگر فعل لفظی میں مذکور ہو اور عطف جائز ہو تو اس میں دو وجہیں جائز ہیں : نصب اور رفع - مثال : جِئْتُ أَنَا وَ زَيْدًا / زَيْدٌ

اگر عطف جائز نہ ہو تو نصب متعین ہے جیسے : جِئْتُ وَ زَيْدًا (آیا میں زید کے ساتھ)

② اگر فعل معنوی اور عطف جائز ہو تو عطف متعین ہوگا جیسے : مَا لِزَيْدٍ وَ عَمْرٍو ؟ يَصْنَعُ فعل محذوف ہے مَا يَصْنَعُ زَيْدٌ وَ عَمْرٌو

اگر عطف جائز نہ ہو تو نصب متعین ہوگا۔ جیسے : مَا لَكَ وَ زَيْدًا وَ مَا شَأْنُكَ وَ عَمْرًا - اسلئے کہ فعل معنوی مَا تَصْنَعُ ہے

6 حال

فاعل اور مفعول بہ لفظی

حال وہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی (ھیئت کے بیان پر دلالت کرے) - مثال : جَاءَنِی زَیْدٌ رَاکِبًا

ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (مارا میں نے زید کو اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا) لَقِیْتُ عَمْرًوا رَاکِبَیْنِ (ملا میں عمرو کو اس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے)

فاعل اور مفعول بہ معنوی

کبھی فاعل معنوی ہوتا ہے جیسے : زَیْدٌ فِی الدَّارِ قَائِمًا . کیونکہ اس جملہ کے معنی ہیں زید اِسْتَقَرَّ فِی الدَّارِ قَائِمًا

اور اسی طرح مفعول بہ بھی ہے جیسے : ھٰذَا زَیْدٌ قَائِمًا - یہی اس کا معنی ہے اُشِیْرُ اِلَیْهِ قَائِمًا ھُوَ زَیْدٌ

وہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے درانحالیکہ کھڑا ہونے والا ہے وہ زید ہے۔

حال میں عامل فعل ہوتا ہے یا معنی فعل ہوتا ہے۔

حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کا ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے، جیسے : جَاءَنِی رَاکِبًا رَجُلٌ - تاکہ حالتِ نصب میں حال کا صفت کے ساتھ التباس اور مشابہت نہ ہو جائے - مثال : رَأَیْتُ رَجُلًا رَاکِبًا

کبھی کبھی حال جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے. مثال : جَاءَنِی زَیْدٌ وَ غُلَامُهٗ رَاکِبٌ (آیا میرے پاس زید اس حال میں کہ اس کا غلام سوار تھا)

اس حال کی مثال جس کا عامل معنی فعل ہے یہ ہے : ھٰذَا زَیْدٌ قَائِمًا اس کا معنی یہ ہے اُنَبِّهُ وَ اُشِیْرُ

کبھی کبھی حال کا عامل قرینہ پائے جانے کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے جیسے تم کسی مسافر سے کہو - سَالِمًا غَانِمًا یعنی تَرْجِعُ سَالِمًا غَانِمًا

7 تمییز

تمییز وہ نکرہ ہے جو مقدار کے بعد ذکر کیا جاتا ہے - وہ مقدار عدد سے ہو یا کیل سے یا وزن سے یا مساحت (پیمائش) سے یا ان کے علاوہ سے ہو - جس میں ابہام پایا جاتا ہو تمییز اس ابہام کو دور کرتی ہے۔

عِنْدِی عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا عِنْدِی قَفِیْزَانِ بُرًّا عِنْدِی مَنَوَانِ سَمْنًا عِنْدِی جَرِیْبَانِ قُطْنًا عَلَی التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا

- تمییز کبھی غیر مقدار سے بھی ہوتی ہے جیسے : ھٰذَا خَاتَمٌ حَدِیْدًا ، ھٰذَا سِوَارٌ ذَھَبًا - اور اسمیں اکثر کسرہ آتا ہے۔

- تمییز کبھی جملے کے بعد واقع ہوتی ہے۔ جملے کی نسبت سے ابہام کو دور کرنے کے لیے۔ جیسے : طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا - طَابَ زَیْدٌ أَبًا أَبْنًا

مُستثنیٰ [8]

حاشا، غیر، سِویٰ، سواء، خلا، عدا، ماخلا، ماعدا، لیس، لایکون، لا

مُستثنیٰ وہ لفظ ہے جو اِلّا اور اس کے اخوات کے بعد ذکر کیا گیا ہو۔ تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ اسکی طرف وہ چیز منسوب نہیں ہے جو اسکے ماقبل کی طرف منسوب کی گئی ہے

* یعنی جو حکم آنے کا اِلّا سے پہلے لفظ یعنی قوم پر ہے وہ زید پر نہیں ہے۔

مُستثنیٰ کی دو اقسام ہیں ① مُتّصل : وہ مُستثنیٰ ہے جو متعدد سے نکالا گیا ہو اِلّا اور اسکے اخوات کے ذریعے۔ جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

② منقطع : وہ مُستثنیٰ ہے جو اِلّا اور اسکے اخوات کے بعد مذکور ہو مگر متعدد سے خارج نہ کیا گیا ہو۔ اس لیے کہ وہ مستثنیٰ منہ میں پہلے ہی سے داخل نہیں تھا۔ جیسے : جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا

اعراب کے اعتبار سے مُستثنیٰ کی 4 اقسام ہیں۔

① مُستثنیٰ منصوب پڑھا جائے گا اسکی 5 صورتیں ہیں

1۔ مُستثنیٰ متصل اِلّا کے بعد کلامِ موجب میں واقع ہو۔ جیسے : جَاءَنِي الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

2۔ مُستثنیٰ منقطع ہو

3۔ مُستثنیٰ مُستثنیٰ منہ پر مقدم ہو۔ مثال : مَا جَاءَنِي اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ

4۔ عدا اور خلا کے بعد اکثر مُستثنیٰ منصوب پڑھا جاتا ہے۔

5۔ مَاخلا، مَاعدا، لیس اور لایکون کے بعد مُستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا۔ جَاءَنِي الْقَوْمُ مَاخَلَا زَیْدًا

② مُستثنیٰ اِلّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو (کلامِ غیر موجب وہ کلام ہے کہ اسمیں نفی، نہی، استفہام ہو) اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو اس صورت میں دو وجہیں جائز ہیں۔ ① نصب ② اپنے ماقبل سے بدل جیسے مَا جَاءَنِي اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ - اسمیں زیدٌ اَحَدٌ مستثنیٰ منہ سے بدل ہے

یا مَا جَاءَنِي اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا (نہیں آیا میرے پاس کوئی مگر زید)

اگر زیدًا ہو تو مستثنیٰ منہ مستثنیٰ ملا کر فاعل بنائیں گے

جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو

③ اگر مستثنیٰ مُفَرَّغ ہو اس طور پر کہ اِلَّا کے بعد کلامِ غیر موجب میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو اسکے اعراب عامل کے اعتبار سے ہوں گے جیسے :

مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ — فعل + مفعول، فاعل

مَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا — فعل + فاعل، مفعول بہ

مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ — فعل + فاعل، متعلق مجرور متعلق

④ اگر مستثنیٰ غَیْر کے اور سِوٰی کے اور سَوَاء اور حَاشَا کے بعد واقع ہو تو اکثر کے ہاں مستثنیٰ مجرور ہوگا

جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَ سِوٰی زَیْدٍ وَ سَوَاءَ زَیْدٍ وَ حَاشَا زَیْدٍ ۔

غَیْر کا اعراب (اِلَّا = مستثنیٰ بہ)

لفظ غیر کا اعراب مستثنیٰ کے اعراب کی طرح پانچ صورتوں پر ہے۔

1) مستثنیٰ متصل اِلَّا کے بعد کلامِ موجب میں واقع ہو تو غیر منصوب ہوگا مثال : جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ

2) مستثنیٰ منقطع ہو تو غیر منصوب ہوگا جیسے : جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ حِمَارٍ

3) کلام غیر موجب میں مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو غیر منصوب ہوگا مَا جَاءَنِی غَیْرَ زَیْدٍ اَلْقَوْمُ

4) کلام غیر موجب میں مستثنیٰ اِلَّا کے بعد واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو غیر کو نصب پڑھنا بھی جائز ہے اور مستثنیٰ ما قبل سے بدل ہونے کی صورت میں رفع بھی پڑھ سکتے ہیں جیسے : مَا جَاءَنِی اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ ، مَا جَاءَنِی اَحَدٌ غَیْرُ زَیْدٍ

5) مستثنیٰ مُفَرَّغ اِلَّا کے بعد کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور نہ ہو تو غیر کا اعراب بھی حسب العوامل ہوگا

جیسے : رفع کی مثال : مَا جَاءَنِی غَیْرُ زَیْدٍ — نصب : مَا رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ — جر : مَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ

لفظ غَیْر اور اِلَّا کا ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہونا

* جان لو! بے شک لفظ غیر صفت کے واسطے وضع کیا گیا ہے اور کبھی کبھی استثناء کے واسطے بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ

* لفظ اِلَّا استثناء کے واسطے وضع کیا گیا ہے اور کبھی کبھی صفت کے واسطے بھی استعمال کیا جاتا ہے جیسے اللہ کا قول :

لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر زمین اور آسمان میں بہت سے معبود ہوتے سوائے اللہ کے تو البتہ زمین و آسمان میں فساد برپا ہوتا)

یعنی غَیْرُ اللّٰهِ ۔ اور اسی طرح تیرا قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حقیقی مثالوں میں اِلَّا صفت کے لیے استعمال ہوا ہے کیونکہ مستثنیٰ ہو تو مستثنیٰ منہ ہونا چاہیے جو حاضر نہیں

9 کان اور اسکے اخوات کی خبر

کان اور اسکے اخوات کی خبر وہ ہے جو ان کے داخل ہونے کے بعد مُسند ہو۔ جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

حکم: اس کا حکم مبتدا کی خبر کے حکم جیسا ہے سوائے اس بات کے کہ کان اور اسکے اخوات کی خبر جب معرفہ ہو تو ان کے اسماء پر مقدم کرنا جائز ہے جب کہ مبتدا کی خبر جب معرفہ ہو تو اسے مبتدا پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے کَانَ الْقَائِمُ زَیْدٌ

10 اِنَّ اور اسکے اخوات کا اسم

اِنَّ اور اسکے اخوات کا اسم وہ ہے جو ان کے داخل ہونے کے بعد مُسند الیہ ہو۔ جیسے: اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے)

11 لائے نفی جنس کا اسم

وہ اسم ہے جو لائے نفی جنس کی وجہ سے نصب دیا جاتا ہے۔

وہ اسم اس کے داخل ہونے کے بعد مُسند الیہ ہوتا ہے اس حال میں کہ اسکے ساتھ ایسا نکرہ ملا ہوا ہو جو مُضاف ہو۔ جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ یا مشابہ مضاف ہو: جیسے، لَا عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا فِي الْكِيْسِ

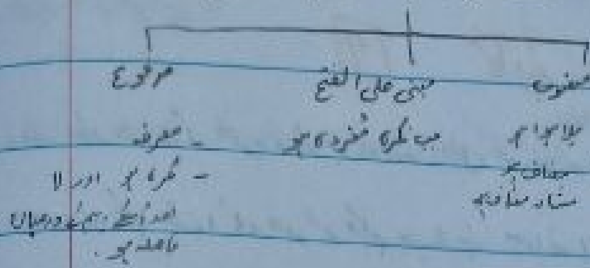
پس اگر لا کے بعد نکرہ مُفرد ہو تو وہ مبنی بر فتحہ ہوگا۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ

اور اگر لا کے بعد معرفہ ہو یا ایسا نکرہ ہو جسکے اور لا کے درمیان فاصلہ ہو تو وہ نکرہ مرفوع ہوگا اور لا کا تکرار دوسرے اسم کے ساتھ واجب ہوگا۔ جیسے تو کہے: لَا زَیْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو۔ لَا فِيْهَا رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ

اس شخص کے جواب میں جو کہتا ہے۔ أَ زَیْدٌ فِي الدَّارِ أَمْ عَمْرٌو۔ اور جائز ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جیسی مثالوں میں

5 وجہیں جائز ہیں ① دونوں کا فتحہ ② دونوں کا رفع ③ اوّل کا فتحہ دوسرے کا نصب ④ اوّل کا فتحہ دوسرے کا رفع ⑤ اوّل کا رفع دوسرے کا فتحہ

لائے نفی جنس کا اسم (اعراب)



* کبھی کبھی لائے نفی جنس کا اسم کسی قرینہ کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے

لَا عَلَيْكَ یعنی لَا بَأْسَ عَلَيْكَ (تجھ پر کوئی حرج نہیں)

12 مَا وَ لَا مُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ کی خبر

وہ مَا اور لَا جو لَيْسَ کے مشابہ ہیں۔ اِن کی خبر ان دونوں کے داخل ہونے کے بعد مُسند ہوتی ہے. مَا زَيْدٌ قَائِمًا ۔ لَا رَجُلٌ حَاضِرًا

اگر خبر اِلَّا کے بعد واقع ہو جیسے : مَا زَيْدٌ اِلَّا قَائِمٌ

یا خبر اسم پر مقدم ہو جیسے : مَا قَائِمٌ زَيْدٌ

یا مَا کے بعد اِنْ زائدہ لا یا گیا ہو جیسے مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ

تو مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے جیسا کہ تم نے مثالوں میں دیکھ لیا اور یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ بہرحال بنو تمیم تو وہ اِن دونوں کو بالکل عمل نہیں دیتے۔ شاعر نے بنو تمیم کی زبان میں کہا ہے بعض چلی کمزوار اپنی لڑکی میں شاخ کھڑے ہوتے ہیں جس نے ان سکیا اپنا قلب بیان کر حَرَامٌ کے رفع کے ساتھ ← اس نے جواب دیا کہ عاشق کا قتل کرنا حرام نہیں ہے

مقصدِ ثالث ـ مجرورات

مضاف الیہ :-

مجرورات میں سے (اسمائے مجرورہ) صرف مضاف الیہ ہی ہے۔ مضاف الیہ ہر وہ اسم ہے جسکی طرف کوئی چیز بواسطہ حرفِ جر منسوب کی گئی ہو۔

ـ وہ حرفِ جر لفظوں میں ہو جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اور اس ترکیب کو اصطلاح میں تعبیر کیا جاتا ہے کہ وہ جار و مجرور ہیں۔

ـ یا حرفِ جر تقدیراً ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ جسکی تقدیری عبارت غُلَامٌ لِزَیْدٍ ہے اور اسکو اصطلاح میں تعبیر کیا جاتا ہے کہ وہ مضاف اور مضاف الیہ ہیں

ـ مضاف کو تنوین سے یا اس سے جو تنوین کے قائم مقام ہو خالی کرنا واجب ہے۔ اور وہ نون تثنیہ اور جمع ہیں۔

جیسے غُلَامُ زَیْدٍ ، غُلَامَا زَیْدٍ اور مُسْلِمُوْ مِصْرٍ

اضافت کی دو اقسام ہیں۔ ① اضافتِ معنویہ ② اضافتِ لفظیہ

① اضافتِ معنویہ : یہ ہے کہ مضاف ایسا صیغہ صفت نہ ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ یہ اضافت یا بمعنی لام ہوگی جیسے : غُلَامُ زَیْدٍ

یا بمعنی مِن ہوگی جیسے : خَاتَمُ فِضَّةٍ

یا بمعنی فی ہوگی جیسے : صَلَاةُ اللَّیْلِ

اس اضافت کا فائدہ مضاف معرفہ بناتا ہے اگر اسکی اضافت معرفہ کی طرف ہو۔ غُلَامُ زَیْدٍ

یا اس کو خاص کرتا ہے۔ اگر اسکی اضافت نکرہ کی طرف کی جائے جیسے : غُلَامُ رَجُلٍ

② اضافتِ لفظیہ : یہ ہے کہ مضاف ایسا صیغہ صفت ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔

اضافتِ لفظیہ معنی کے لحاظ سے بتقدیرِ انفصال میں ہے۔ مثال :

ضَارِبُ زَیْدٍ حَسَنُ الْوَجْهِ

فائدہ : اس کا فائدہ صرف لفظوں میں تخفیف پیدا کرنا ہے۔

اضافت لفظیہ [illegible] انفصال ہے۔ لیکن حقیقت میں انفصال ہے کیونکہ [illegible] معمول ہو کر منصوب ہے حقیقت میں مجرور [illegible] ہے [illegible] لیکن معنی کے [illegible] انفصال ہے

غُلَامٌ سے غُلَامِيْ | غُلَامِيَ

جان لیجئے:

جب تو اسم صحیح یا قائم مقام صحیح (جاری مجری صحیح) کو یائے متکلم کی طرف مضاف بنائے تو:

- اسکے آخر کو کسرہ دے دے اور یاء کو ساکن کر دے اور یا اسکو فتحہ دے دے۔ مثالیں: غُلَامِيْ، دَلْوِيْ، ظَبْيِيْ
- اگر اسم کا آخر الف ہو تو ثابت رکھا جائے گا۔ جیسے عَصَايَ، رَحَايَ۔ اسمیں ہذیل کا اختلاف ہے۔ جیسے عَصَيَّ اور رَحَيَّ
- اگر اسم کا آخری حرف یاء ماقبل مکسور ہو تو یاء کا یاء میں ادغام کر دیا جائے گا۔ اور دوسری یاء کو فتحہ دے دیا جائے گا۔ تاکہ دونوں میں التقائے ساکنین لازم نہ آئے جیسے تو کہے اَلْقَاضِيْ کو قَاضِيَّ
- اور اگر اسم کے آخر میں ایسا واؤ ہو جس کا ماقبل مضموم ہو تو اُس واؤ کو یاء سے بدل دے اور یاء کا یاء میں ادغام کر دے۔ جیسے تو کہے: جَاءَنِي مُسْلِمِيَّ۔

اسمائے ستہ مکبرہ:

جب وہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تو کہے گا۔ اَخِيْ، اَبِيْ، حَمِيْ، هَنِيْ اور فِيْ اکثر کے نزدیک اور ایک قوم کے ہاں فَمِيْ پڑھا جاتا ہے۔

ذُوْ کو ضمیر کی طرف بالکل مضاف نہیں کیا جاتا۔ قائل کا قول: اِنَّمَا يَعْرِفُ ذَا الْفَضْلِ مِنَ النَّاسِ ذَوُوْهُ شاذ ہے۔

ترجمہ: لوگوں میں سے اہل فضل کو فضل والے ہی پہچانتے ہیں۔

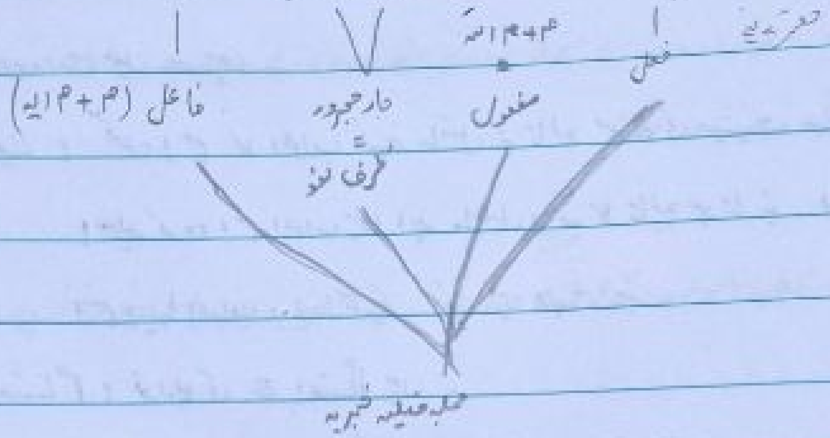
جب تو ان اسماء ستہ کو اضافت سے جدا کرے تو کہے گا۔ اَخٌ، اَبٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ

اور ذُو کو اضافت سے کبھی جدا نہیں کیا جائے گا

مذکورہ تمام استعمال حرف جر کی تقدیر کی صورت میں ہیں۔ بہرحال وہ اسم جسمیں حرف جر لفظوں میں مذکور ہو تو اس کا بیان تمہارے سامنے قسم ثالث میں آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالی

(لوگوں میں سے اہل فضل کو فضل والے ہی پہچانتے ہیں)

إِنَّمَا يَعْرِفُ ذَا الْفَضْلِ مِنَ النَّاسِ ذَوُوهُ

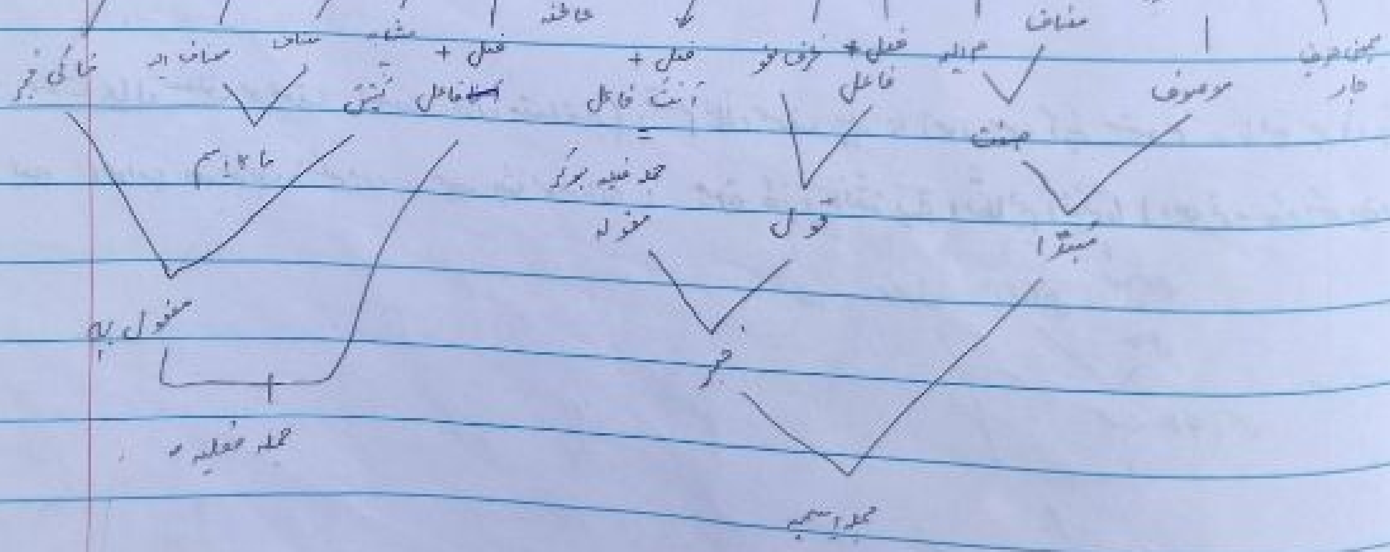


یاد رہے حتمی ... لیکن ہر بار ... محسوس ... تو انشاء ... کوئی ہے ... نہیں ...

بعض پتلی کمر والے اپنی نزاکت میں شاخ کیطرح ہوتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ اپنا نسب بیان کرو اس نے جواب دیا
کہ عاشق کا قتل حرام نہیں ہے

وَمُهَفْهَفٍ كَالْغُصْنِ قُلْتُ لَهُ انْتَسِبْ فَأَجَابَ مَا قَتْلُ الْمُحِبِّ حَرَامٌ

وَمُهَفْهَفٍ كَالْغُصْنِ قُلْتُ لَهُ انْتَسِبْ فَأَجَابَ مَا قَتْلُ الْمُحِبِّ حَرَامٌ



توابع - خاتمہ توابع اسم کے بیان میں

وہ اسمائے معربہ جو پہلے گزر چکے ہیں - ان کا اعراب بالاصالۃ تھا اس طور پر کہ ان اسماء پر عوامل داخل ہوتے ہیں۔ جبکہ مرفوعات منصوبات اور مجرورات میں سے ہیں۔

① تابع کی تعریف: کبھی اسم کا اعراب اپنے ماقبل کے تابع ہونے کی حیثیت سے بھی آتا ہے۔ اور اس کا نام تابع رکھا جاتا ہے اسلیے کہ وہ اسم اعراب میں اپنے ماقبل والے کا تابع ہوتا ہے۔ اور تابع ہر وہ دوسرا اسم ہے جو اپنے سابق اسم جیسا اعراب دیا جاتا ہے۔ ایک ہی جہت سے۔

② توابع کی اقسام: توابع کی 5 اقسام ہیں۔

① نعت ② عطف بالحروف ③ تاکید ④ بدل ⑤ عطف بیان

① نعت ③

نعت:- نعت ایسا اسم تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں ہو۔ جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس ایسا آدمی آیا جو کہ عالم ہے)

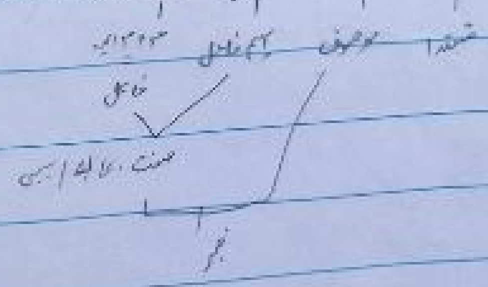
- یا ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع کے متعلق میں ہو جیسے: جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ
- اس کا نام صفت بھی رکھا جاتا ہے۔ صفت کی دو صورتیں ہیں۔ (4)

① صفت بحال موصوف (صفت بحالہٖ): قسم اول 10 چیزوں میں اپنے متبوع کے تابع ہوتی ہے۔

(1-3) اعراب میں 4۔ تعریف 5۔ تنکیر 6۔ افراد 7۔ تثنیہ 8۔ جمع 9۔ تذکیر 10۔ تانیث

مثال: جَاءَنِی رَجُلٌ عَالِمٌ وَ رَجُلَانِ عَالِمَانِ وَ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ وَ زَیْدٌ اَلْعَالِمُ وَ اِمْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ

② صفت بحال متعلق موصوف (صفت بحال متعلقہٖ): قسم ثانی صرف پہلے 5 امور میں اپنے متبوع کے تابع ہوتی ہے یعنی اعراب اور تعریف و تنکیر میں۔ جیسے اللہ کا فرمان: مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا (اس قریہ سے کہ اس کے رہنے والے ظالم ہیں)



⑤ نعت (صفت) کے فائدے

① نعت کا فائدہ منعوت (یعنی متبوع) کی تخصیص ہے بشرطیکہ موصوف اور صفت دونوں نکرہ ہوں۔ جیسے: جَآءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ

② (صفت کا دوسرا فائدہ یہ ہے) کہ دونوں (موصوف و صفت) معرفہ ہوں تو متبوع کو واضح کرتا ہے۔ (یعنی صفت کی وجہ سے موصوف کی وضاحت ہو جاتی ہے)۔ جیسے: جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَلْفَاضِلُ

مدح

③ (صفت کا تیسرا فائدہ یہ ہے) کہ کبھی صفت محض (موصوف کی) ثناء اور مدح کے لیے آتی ہے۔ جیسے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (قلیل الاستعمال)

④ (چوتھا فائدہ) صفت کبھی صرف ذم (مذمت) کے لیے آتی ہے۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

موصوف — صفت

⑤ صفت کبھی محض (موصوف کی) تاکید کے لیے لائی جاتی ہے۔ جیسے نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ (ایک بار پھونکنا)

⑥ اور جان لو! کہ نکرہ کی کبھی جملہ خبریہ کے ذریعے سے صفت لائی جا سکتی ہے۔ جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اَبُوْہُ عَالِمٌ / قَامَ اَبُوْہُ

موصوف — مبتدا — خبر — جملہ اسمیہ خبریہ بن کر صفت

⑦ ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے۔ نہ اس کے ساتھ صفت لائی جاتی ہے (یعنی ضمیر نہ موصوف بنتی ہے اور نہ ہی کسی کی صفت)

* نکرہ کی صفت جملہ خبریہ آ سکتی ہے مگر جملہ انشائیہ نہیں
* معرفہ کی صفت جملہ خبریہ نہیں آ سکتی

② توابع کی دوسری قسم "عطف بالحروف"

عطف بالحروف وہ تابع ہے جسکی طرف وہ چیز منسوب ہو جو اسکے متبوع کی طرف منسوب ہو۔ اور دونوں (تابع و متبوع) اس نسبت سے مقصود ہوتے ہیں اور اس کا نام عطفِ نسق رکھا گیا ہے۔

عطف بالحروف کی شرط : اسکی شرط یہ ہے کہ اسکے اور اسکے متبوع کے درمیان حروفِ عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف مذکور ہو۔ جیسے

قَامَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو

— جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو اسکی تاکید ضمیر منفصل کے ذریعہ لانا واجب ہے جیسے ضَرَبْتُ اَنَا وَ زَیْدٌ۔

— لیکن جب کہ دونوں کے درمیان فصل کیا جائے (تو ضمیر منفصل کا لانا ضروری نہیں ہے) جیسے : ضَرَبْتُ اَلْیَوْمَ وَ زَیْدٌ

— جب ضمیر مجرور متصل پر کسی اسم ظاہر کا عطف کیا جائے تو وہاں معطوف پر حرف جر کا اعادہ ضروری ہے جیسے : مَرَرْتُ بِكَ وَ بِزَیْدٍ

معطوف کا حکم اور عطف کے جائز ہونے کے لیے ایک قاعدہ

* معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ یعنی جب اول (معطوف علیہ) کسی چیز کی صفت ہو یا کسی امر کی خبر ہو یا صلہ ہو یا حال واقع ہو تو دوسرا (معطوف) بھی اسی طرح ہوگا

* قاعدہ اس کا یہ ہے۔ کہ جس جگہ معطوف کو معطوف علیہ کے قائم مقام کرنا جائز ہے۔ تو عطف جائز ہے اور جہاں الیا نہ ہو تو عطف بھی جائز نہیں ہے

دو مختلف عاملوں کا دو مختلف معمولوں پر عطف جائز ہونا

دو مختلف عاملوں کے معمولوں کے درمیان عطف جائز ہے۔ اس شرط پر کہ معطوف علیہ مجرور مقدم ہو اور معطوف بھی ایسا ہی ہو۔ جیسے فِی الدَّارِ زَیْدٌ وَ الْحُجْرَةِ عَمْرٌو (گھر میں زید ہے اور حجرہ میں عمرو)

اس مسئلہ میں دو مذاہب دوسرے بھی ہیں اور وہ یہ کہ :

امام فراء کے نزدیک : یہ عطف جائز ہے خواہ مجرور مرفوع منصوب پر مقدم ہو یا مؤخر

امام سیبویہ کے نزدیک : مطلقاً جائز نہیں

③ توابع کی تیسری قسم اَلتَّأْكِيدُ

① تاکید کی تعریف: تاکید وہ تابع ہے۔ جو اپنے متبوع کی تقریر و تاکید پر دلالت کرتا ہے (یعنی متبوع کو پکا ثابت کرنے پر) اس چیز میں جو متبوع کی جانب منسوب کی گئی ہے۔ یا متبوع کے افراد میں سے ہر فرد کے لیے حکم شامل ہونے پر دلالت کرے۔

class 4

② تاکید کی دو اقسام ہیں۔

① **لفظی**: وہ پہلے لفظ کو تکرار کے ساتھ لانا ہے۔ جَاءَنِي زَيْدٌ زَيْدٌ / جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ

② **معنوی**: تاکید معنوی وہ تاکید ہے جو چند مخصوص الفاظ کے ذریعے لائی جاتی ہے۔ اور وہ الفاظ یہ ہیں:

اَلنَّفْسُ - اَلْعَيْنُ ← واحد، تثنیہ اور جمع کے لیے ہیں ان کے صیغوں اور ضمیروں کی تبدیلی کے ساتھ

جَاءَنِي زَيْدٌ نَفْسُهُ - جَاءَنِي الزَّيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا (نفساهما) - جَاءَنِي الزَّيْدُونَ أَنْفُسُهُمْ

جَاءَنِي زَيْدٌ عَيْنُهُ - جَاءَنِي الزَّيْدَانِ أَعْيُنُهُمَا / عَيْنَاهُمَا - جَاءَنِي الزَّيْدُونَ أَعْيُنُهُمْ

كِلَا اور كِلْتَا ← تثنیہ کے ساتھ خاص ہیں۔ قَامَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا - قَامَتِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا

كُلٌّ اور أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ ← یہ الفاظ غیر تثنیہ کے لیے آتے ہیں۔ (واحد اور جمع کے لیے)

كُلٌّ کی ضمیر کی تبدیلی کے ساتھ مثال = جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ / قَامَتِ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ

باقی چار الفاظ کے صیغوں کی تبدیلی کے ساتھ جَاءَنِي الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ / أَكْتَعُونَ أَبْتَعُونَ أَبْصَعُونَ

قَامَتِ النِّسَاءُ جُمَعُ / كُتَعُ بُتَعُ بُصَعُ

جب تم ضمیر مرفوع متصل کی تاکید اَلنَّفْسُ اور الْعَيْنُ کے ساتھ لانے کا ارادہ کرو تو واجب ہے کہ اس کی تاکید ضمیر منفصل سے لاؤ۔ ضَرَبْتَ أَنْتَ نَفْسَكَ

لفظ كُلٌّ اور أَجْمَعُ کے ذریعے صرف اس چیز کی تاکید لائی جاتی ہے۔ جس میں اجزاء پائے جاتے ہوں۔ اور ایسے اجزاء ہوں جن کا ایک دوسرے سے جدا ہونا حسی طور پر صحیح ہو جیسے: اَلْقَوْمُ یا حکماً جدا ہونا صحیح ہو جیسے اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ مگر أَكْرَمْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ نہیں کہہ سکتے۔

جان لو! کہ بے شک أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ سب کے سب أَجْمَعُ کے تابع ہیں۔ اس لیے یہاں کوئی علیحدہ معنی نہیں ہیں سوائے أَجْمَعُ کے معنی کے۔ لہٰذا ان سب کا أَجْمَعُ پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی ان کا أَجْمَعُ کے بغیر ذکر کرنا درست ہے۔

④ توابع کی چوتھی قسم اَلْبَدَلُ

"بدل وہ تابع ہے کہ جسکی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو جسکی اسکے متبوع کی طرف نسبت کی گئی ہو اور نسبت سے مقصود بدل ہی ہوتا ہے نہ کہ اس کا متبوع"

بدل کی 4 اقسام ہیں۔

① بدل الکل مِنَ الکُلْ : اور یہ وہ بدل ہے جس کا مدلول اور متبوع کا مدلول ایک ہو ۔ جَاءَنِی زَیدٌ اَخُوکَ

② بدل البعض عَن الکُلْ : بدل بعض وہ بدل ہے جس کا مدلول متبوع کے مدلول کا جزو ہو ضَرَبْتُ زَیدًا رَأسَهُ

③ بدل اشتمال : وہ بدل جس کا مدلول متبوع کا متعلق ہو سُلِبَ زَیدٌ ثَوبُهُ (چھینا گیا زید اسکے کپڑے)

④ بدل غلط : وہ بدل جو غلطی کے بعد ذکر کیا گیا ہو ۔ جَاءَنِی زَیدٌ جَعْفَرٌ (میرے پاس زید آیا (نہیں) جعفر آیا)

رَأَیتُ رَجُلاً حِمَارًا

اگر کسی معرفہ کا بدل نکرہ واقع ہو تو اسکی صفت لانا واجب ہے جیسے : اللہ تعالیٰ کا فرمان :
(ہم جنس)

اسکے برعکس میں اور مثلاً لیس میں یہ واجب نہیں ہے ۔

⑤ پانچویں قسم "عطفِ بیان"

"عطفِ بیان ایسا تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے"

تابع (عطفِ بیان) کسی چیز کے دو ناموں میں سے مشہور نام ہوتا ہے جیسے قَامَ اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ رضی اللہ عنہ

قَامَ عَبْدُ اللہِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

عطفِ بیان بدل سے لفظوں میں التباس نہیں کرتا ہے جیسے شاعر کا قول

أَنَا ابْنُ التَّارِكِ الْبَكْرِيِّ بِشْرٍ عَلَيْهِ الطَّيْرُ تَرْقُبُهُ وُقُوْعًا

ترجمہ : میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو بکری بشر جیسے بہادر کو ~~میدان کارزار میں~~ قتل کرکے چھوڑنے والا ہے۔

اس حال میں کہ پرندے ~~اسکے گرنے~~ اسکی روح نکلنے کا انتظار کرتے ہیں

بعض نحاۃ کا مسلک ہے کہ توابع صرف چار ہیں اور عطف بیان کوئی علیحدہ تابع نہیں ہے بلکہ وہ بدل ہے حقیقت میں اس مسلک کے خلاف ہے

أنا ابنُ التاركِ البكريِّ بِشْرٍ — عَلَيْهِ الطَّيْرُ تَرْقُبُهُ وُقُوعَا

أنا — مبتدا
ابنُ — مضاف
التاركِ — اسم فاعل + ضمیر فاعل = موصوف
البكريِّ — مبین
بِشْرٍ — عطف بیان
مبین + عطف بیان = صفت
موصوف + صفت = مضاف الیہ
مضاف + مضاف الیہ = خبر
مبتدا + خبر = جملہ اسمیہ

عَلَيْهِ — جار مجرور + متعلق = خبر مقدم
الطَّيْرُ — ذوالحال
تَرْقُبُهُ — فعل + فاعل ھو ضمیر ذوالحال
وُقُوعَا — حال
ذوالحال + حال = مفعول
فعل + فاعل + مفعول = حال
ذوالحال + حال = مبتدا مؤخر
خبر مقدم + مبتدا مؤخر = جملہ اسمیہ

کبھی کبھی حال کا عامل قرینہ پائے جانے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے شاتماً غائباً میں ترجعُ محذوف ہے

کبھی کبھی حرفِ ندا کو لفظوں سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے یُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ یا محذوف ہے

خبر جب جملہ ہو تو اس میں ضمیر کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے کبھی اس ضمیر کو قرینہ کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے البُرُّ الکُرُّ منہ بستین درھماً

اسم مبنی کی تعریف کے اعتبار سے دو قسمیں

1) مبنی وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو۔ جیسے

- اَلِفْ بَاءْ تَاءْ ثَاءْ

- اَحَدْ اِثْنَانِ ثَلَاثَةْ

- لفظ زَیْدٌ میں وہ بالفعل مبنی بر سکون ہے اور بالقوۃ معرب ہے۔

فی الوقت

یعنی اس وقت

کیونکہ جملے میں کوئی عامل پایا جاتا۔ اسلیے یہاں یہ سکون کی حالت مبنی ہے یہ مبنی بنا

2) یا مبنی وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو اس طور پر کہ

کہ اسکو عامل عامل یا مشتمل کسی کے ساتھ جوڑا جاتا

- اپنے معنی پر دلالت کرنے میں قرینہ کا محتاج ہو جیسے اشارہ (ھٰؤُلَاءِ) اور اس جیسے دوسرے اسمائے اشارات (قرینہ)

- وہ 3 حروف سے کم ہو جیسے ذَا اور مَنْ

- وہ حرف کے معنی کو متضمن ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے لیکر تِسْعَةَ عَشَرَ تک

یعنی جیسے حرف اکیلے کچھ نہیں بلکہ کسی دوسرے سے مل کر کوئی معنی پیدا کرتے ہیں اسی طرح اسم اشارہ بھی اشارے کا محتاج ہے یعنی قرینے کا

ان 3 وجوہات کی وجہ سے اسم مبنی الاصل کے مشابہ ہو جائے گا۔

مبنی کی یہ قسم (مشابہ مبنی الاصل) کبھی معرب نہیں ہوتی۔ نہ بالفعل نہ بالقوہ

دوسری قسم

اسم مبنی کا حکم: مبنی کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عوامل کے بدلنے سے مختلف نہ ہو۔

اسم مبنی کی حرکات: اسکی حرکتوں کا نام ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون (وقف) رکھا جاتا ہے۔

مبنی کی 8 اقسام ہیں: ① مضمرات ② اسماء اشارہ ③ اسماء موصولات ④ اسمائے افعال ⑤ اسماء اصوات ⑥ مرکبات ⑦ کنایات ⑧ بعض ظروف

① مضمرات

مضمر وہ اسم ہے جو اس لیے وضع کیا گیا ہو تاکہ وہ اپنے متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہو خواہ لفظاً یا معناً یا حکماً۔

ضمیر کی دو قسمیں ہیں ① متصل ② منفصل

کل ضمیریں 60 ہیں (تثنیہ حاضر و غائب میں مذکر و مونث کی ضمیریں ایک جیسی ہیں)

غیر سے مراد عامل ہے۔ یعنی اپنے عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو۔

یعنی مراد الف با تا ثا ہیں نہ کہ ا ب ت ث (شمسیات) کیونکہ یہ حروف ہیں۔

بحث اسم مبنی کے بارے میں چل رہی ہے یعنی جب یہ عامل کے ساتھ موجود نہ ہو تو ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی مگر عامل کے ساتھ ہوں تو تبدیلی آ جاتی ہے جیسے

جَاءَ اَلِفٌ ۔ رَاَیْتُ اَلِفًا

جَاءَ وَاحِدٌ ۔ ،، وَاحِدًا

بالفعل - یعنی موجودہ صورت میں عامل کے ساتھ واقع نہیں ہوا تو یہ مبنی بر سکون ہے

یعنی اشارہ دہ چیز (ہاتھ / آنکھ) سے اشارہ کے محتاج ہیں۔

احد عشر اصل میں اَحَدٌ وَ عَشَرٌ تھے۔ یہ واؤ حرف عطف کے معنی کو متضمن ہے جس سے معنی حرف کو متضمن ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔ ان کے واؤ کو حذف کرکے دونوں اسموں کو بغیر ملا کر واحد کر دیا لہذا اب یہ دونوں جز مبنی بر فتح ہو گئے۔ اِثْنَا عَشَرَ میں جزء دوسرا جز مبنی رکھا گیا

ذَا اور مَنْ یہ حروف جارہ کے مشابہ ہیں

○ جیسے اَیْنَ ہمزہ استفہام کے معنی کو متضمن ہے

جیسے زید جب عامل آیا اسی نے مانگی

ضمیر

خلاصہ: مشابہ مبنی الاصل میں یہ جو حروف کے مشابہ ہیں۔ (ضرورت نکلت)

اور جو حروف اپنے معنی پر دلالت کرنے میں متعلق کے محتاج ہوتے ہیں

یعنی ضمیر اگر متکلم کی ہے تو پہلے ذکر کردہ کی محتاج ہے

○ یعنی وہ یا متکلم ... جس کا ذکر خواہ لفظاً گزر چکا ہو یا معناً یا حکماً

(1) مُتَّصِل

مُتَّصِل وہ ضمیر ہے جو اکیلے استعمال نہ کی جاتی ہو۔ اسکی 3 قسمیں ہیں

1) ضمیر مرفوع متصل جیسے ضَرَبْتُ سے ضَرَبْنَ تک

2) ضمیر منصوب متصل جیسے ضَرَبَنِي سے ضَرَبَهُنَّ تک اور اِنَّنِي سے اِنَّهُنَّ تک

3) ضمیر مجرور متصل جیسے غُلامِي اور لِي سے غُلامُهُنَّ اور لَهُنَّ تک

(2) مُنْفَصِل

ضمیر مُنْفَصِل وہ ہے جو اکیلے استعمال کی جاتی ہو اسکی دو قسمیں ہیں۔

1) ضمیر مرفوع مُنْفَصِل جیسے اَنَا سے هُنَّ تک

2) ضمیر منصوب مُنْفَصِل جیسے اِيَّايَ سے اِيَّاهُنَّ تک

ضمیر کو متصل اور منفصل لانے کے احکام کا ذکر

ضمیر مرفوع کی دو قسمیں ہیں 1) ضمیر بارز: وہ جس کا حقیقتاً تلفظ ہو اور جو ظاہر ہو۔

2) ضمیر مُسْتَتِر: جو پوشیدہ ہو اور اس کا تلفظ نہ ہو۔

ضمیر مرفوع متصل ماضی کے دو اور مضارع کے 5 صیغوں میں مُسْتَتِر ہوتی ہے۔

ماضی کے دو صیغے یہ ہیں

1) واحد مذکر غائب جیسے ضَرَبَ میں هُوَ

2) واحد مؤنث غائب جیسے ضَرَبَتْ میں هِيَ

مضارع کے 5 صیغے یہ ہیں

(1 + 2) مضارع متکلم میں مطلقاً پوشیدہ ہوتی ہے۔ جیسے اَضْرِبُ میں اَنَا اور نَضْرِبُ میں نَحْنُ مُسْتَتِر ہیں

3) مخاطب کے لیے (جب کہ وہ مذکور ہو) جیسے تَضْرِبُ میں اَنْتَ

4) مذکر غائب جیسے يَضْرِبُ میں هُوَ

5) مؤنث غائب جیسے تَضْرِبُ میں هِيَ

ضمیر مرفوع متصل صیغہ صفت میں یعنی اسم فاعل اور اسم مفعول اور ان دو کے علاوہ (صفتِ مشبہ، اسمِ تفضیل) میں مطلقاً پوشیدہ ہوتی ہے

ضمیر منفصل کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے مگر متصل کے متعذر ہونے کے وقت جیسے : اِیَّاکَ نَعْبُدُ

اور مَا ضَرَبَکَ اِلَّا اَنَا اور اَنَا زَیْدٌ اور مَا اَنْتَ اِلَّا قَائِمًا میں ضمیروں کو منفصل لایا گیا ہے۔

ضمیرُ الشَّان اور ضمیرُ القِصَّة

نحویوں کے نزدیک ایک ضمیر ہے جو جملہ سے پہلے واقع ہوتی اور وہ جملہ اس ضمیر کی تفسیر کرتا ہے اگر ضمیر مذکر کی ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں اور اگر مونث کی ضمیر ہو تو اسے ضمیر قصہ کہتے ہیں۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (ضمیر شان) اِنَّهَا زَیْنَبُ قَائِمَةٌ (ضمیر قصہ)

مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر منفصل لانے کا قاعدہ — ضمیر فصل

مبتدا اور خبر کے درمیان صیغہ مرفوع منفصل داخل ہوتا ہے جو مبتدا کے مطابق ہوتا ہے جبکہ

1) خبر معرفہ ہو

2) یا اَفْعَل مِنْ کَذَا ہو یعنی اسم تفضیل مستعمل بمِن ہو

اور اس کا نام فصل رکھا جاتا ہے کیونکہ وہ خبر اور صفت کے درمیان فصل کرتی ہے۔ جیسے

زَیْدٌ هُوَ الْقَائِمُ (زید وہ کھڑا ہونے والا ہے)

کَانَ زَیْدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ عَمْرٍو (زید افضل ہے عمرو سے)

کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ (آپ ان پر نگہبان تھے)

(2) اسم مبنی کی دوسری قسم "أَسماءُ الإشارَۃ"

حروف سے مشابہ

تعریف:- أسمائے اشارہ وہ اسماء ہیں جو مشار الیہ پر دلالت کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

استعمال:- أسمائے اشارہ کے پانچ الفاظ ہیں جو چھ معانی کے لیے آتے ہیں

1) ذَا واحد مذکر کے لیے

2) ذَانِ اور ذَیْنِ تثنیہ مذکر کے لیے

3) تَا تِی ذِی تِہ ذِہ تِھِی ذِھِی ـ واحد مؤنث کے لیے

4) تَانِ اور تَیْنِ تثنیہ مؤنث کے لیے

5) أُولَاءِ مد کے ساتھ اور قصر کے ساتھ ان دونوں (مذکر و مؤنث) کی جمع کے لیے

أسمائے إشارہ کے شروع میں ہاء تنبیہ لانا

کبھی کبھی ان اسماء اشارہ کے شروع میں ہاء تنبیہ لائی جاتی ہے جیسے ھٰذَا، ھٰذَانِ، ھٰؤُلَاءِ

أسمائے اشارہ کے آخر میں کافِ خطاب لانا

کبھی ان اسماء اشارات کے آخر میں کَ خطاب آتا ہے یہ بھی پانچ الفاظ ہیں جو معانی کے ساتھ

جیسے کَ کُمَا کُمْ کِ کُنَّ

یہ 25 اسماء اشارات ہیں جو پانچ کو پانچ سے ضرب دینے سے حاصل ہوتے ہیں اور یہ ذَاکَ سے ذَاکُنَّ تک اور ذَانِکَ سے ذَانِکُنَّ تک اور اسی طرح باقی۔ اور جان لیجیے

(5) ذَاکَ ذَاکُمَا ذَاکُمْ ـــ (5) ذَانِکَ ذَانِکُمَا ذَانِکُمْ ـــ

(5) تَاکَ تَاکُمَا تَاکُمْ (5) ...

(5) أُولٰئِکَ أُو ...

2) جن ذَا قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

4) جن أُولٰئِکَ دور کے لیے

3. ذَاکَ اشارہ متوسط کے لیے

مذکر مؤنث 2
واحد تثنیہ جمع 3
6 = 2 × 3

واحد مذکر
واحد مؤنث
تثنیہ مذکر
تثنیہ مؤنث
جمع مذکر
جمع مؤنث

اولاء (مد کے ساتھ)
أولیٰ (قصر کے ساتھ)
أولٰئک والا

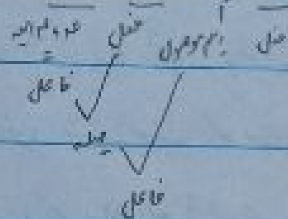
تَانِ تِہ تِھِی
ذِی ذِہ ذِھِی

اولاء جمع مذکر
اولیٰ مؤنث

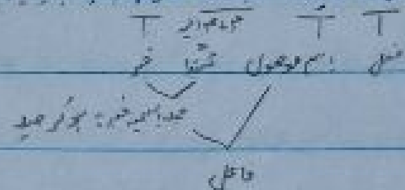
③ اسم مبنی کی تیسری قسم اَسماءُ الموصولاتِ

تعریف :- اسم موصول وہ اسم ہے جو جملہ کا جزء تام بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ مگر اس جملہ کے ذریعہ جو اس کے بعد ہو۔ اور جملہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اور اس جملہ میں ایک عائد (ضمیر) کا ہونا ضروری ہے جو موصول کی طرف لوٹے ۔ مثال: اَلَّذِی ہے جیسے ہمارے قول میں ہے

جَاءَ الَّذِی قَامَ اَبُوْہُ (جملہ فعلیہ)



جَاءَ الَّذِی اَبُوْہُ قَائِمٌ (جملہ اسمیہ)



اسماء موصولہ اور ان کا استعمال

اسماء موصولہ ۶ معنی کے لیے آتا ہے اور اسکے لیے ۶ قسم کے الفاظ ہیں

۱) واحد مذکر کے لیے اَلَّذِی ۲) تثنیہ مذکر کے لیے اَلَّذَانِ اور اَلَّذَیْنِ

3) جمع مذکر کے لیے اَلَّذِیْنَ اَلْاُلٰی ۴) واحد مونث کے لیے اَلَّتِی

5) تثنیہ مونث کے لیے اَللَّتَانِ اَللَّتَیْنِ ۶) جمع مونث کے لیے اَللَّاتِی اَللَّوَاتِی اَللَّائِی

مَنْ مَا اَیٌّ اَیَّۃٌ بمعنی اَلَّذِی کے ہیں

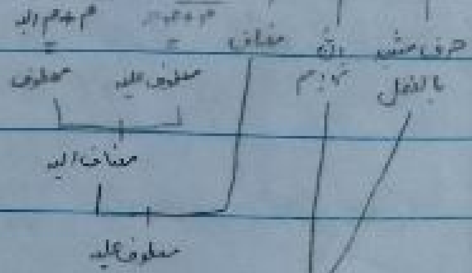
اور ذُوْ جو بنی طی کی لغت میں اَلَّذِی کے معنی میں ہے جیسے شاعر کا قول : شعر

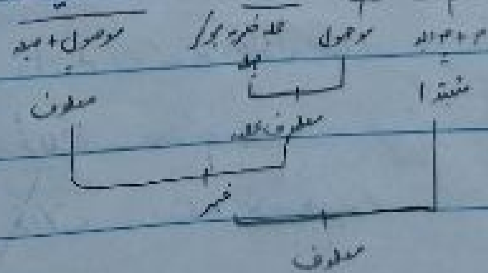
شعر میں ذُوْ حَفَرْتُ اور ذُوْ طَوَیْتُ اَلَّذِی حَفَرْتُہٗ اور اَلَّذِی طَوَیْتُہٗ کے معنی میں ہیں

(پس بے شک پانی میرے باپ دادا کا پانی ہے اور کنواں میرا جسکو میں نے کھودا اور برابر کیا ہے)

کنویں کنواں کے گرد پتھر بناز کنواں کرنا

فَاِنَّ الْمَاءَ مَاءُ اَبِی وَ جَدِّیْ وَ بِئْرِیْ ذُوْ حَفَرْتُ وَ ذُوْ طَوَیْتُ





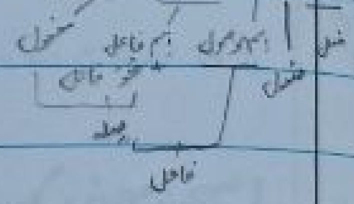
أَيٌّ اور أَيَّةٌ کی 4 حالتیں ہیں

1. مضاف الیہ مذکور ہو اور صدر صلہ محذوف ہو تو ان کو مبنی برضم پڑھنا جائز ہے
2. مضاف الیہ محذوف ہو اور صدر صلہ مذکور ہو
3. مضاف الیہ اور صدر صلہ دونوں مذکور ہوں
4. مضاف الیہ اور صدر صلہ دونوں محذوف ہوں

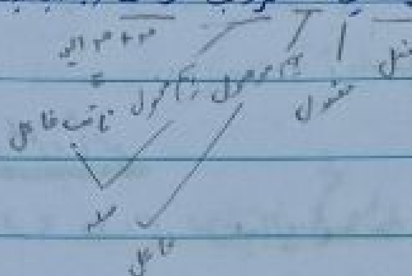
ان تینوں صورتوں میں معرب ہوتا ہے

الف اور لام جب اَلَّذِی کے معنی میں ہو تو اس کا صلہ اسم فاعل اور اسم مفعول ہوتا ہے۔ جیسے

جَاءَنِي الضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِي يَضْرِبُ زَيْدًا (آیا میرے پاس وہ شخص جو زید کو مارنے والا ہے)



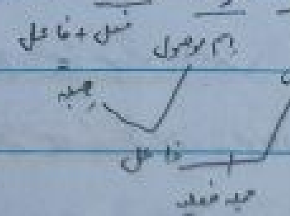
جَاءَنِي الْمَضْرُوبُ غُلَامُهُ (جَاءَنِي الَّذِي ضُرِبَ غُلَامُهُ) (میرے پاس وہ شخص آیا جس کا غلام مارا گیا ہے)



عائد کو حذف کرنا (جب قرینہ ہو تو)

لفظ سے ضمیر عائد کا حذف کرنا جائز ہے اگر وہ عائد مفعول واقع ہو۔ جیسے

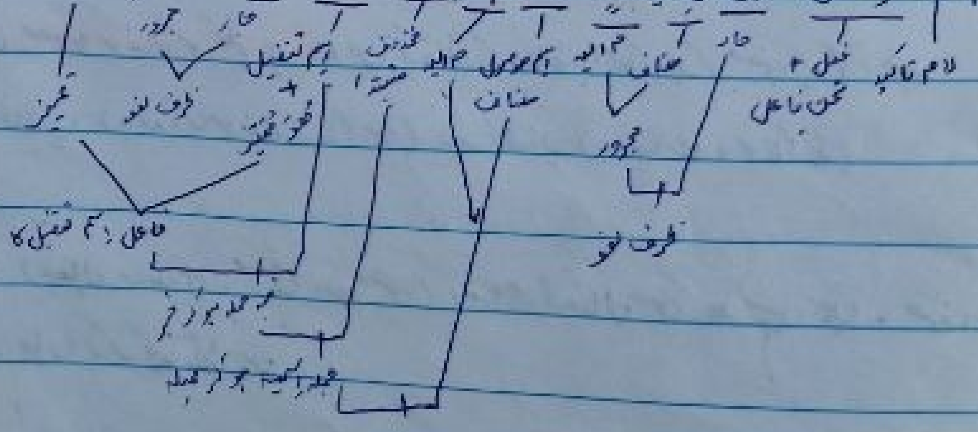
قَامَ الَّذِي ضَرَبْتُ (کھڑا ہوا وہ شخص جسکو میں نے مارا ہے) یعنی اَلَّذِي ضَرَبْتُهُ



اور جان لو! کہ أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں مگر جبکہ اسکے صلہ کا اول جُز حذف کر دیا جائے۔

جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: ضرور ہم کھینچ نکالیں گے ہر جماعت میں سے اسکو جو رحمٰن کے بارے میں سرکشی کرنے میں سب سے زیادہ سخت تھا

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ (هُوَ) أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا (یہاں أَيٌّ مبنی استعمال ہوا ہے)



هُوَ ضمیر عائد ہے اور جملہ کا اول جُز یعنی صدر جملہ ہے یہاں یہ محذوف ہے۔ باقی جُز جملہ ہے اور هُوَ صدر صلہ ہے

اسم مبنی کی تیسری قسم اسمائے افعال

تعریف :- اسم فعل ہر وہ اسم ہے جو امر اور ماضی کے معنی میں ہو ۔ جیسے

(امر) رُوَیْدَ زیدًا یعنی أَمْهِلْهُ (چھوڑ تو زید کو) اور (ماضی) هَیْهَاتَ زیدٌ یعنی بَعُدَ (دور ہوا زید)

تو اسکو مہلت دے

فَعَالِ بمعنی اَمر

اسی طرح وہ اسم جو فَعَالِ کے وزن پر ہو وہ بھی اَمر کے معنی میں ہوتا ہے اور فَعَالِ کا وزن ثلاثی سے قیاس کے مطابق آتا ہے ۔ جیسے نَزَالِ بمعنی اِنْزِلْ امر کے معنی میں ہے (یعنی تو اتر جا) اسی طرح تَرَاکِ بمعنی اُتْرُکْ بھی امر حاضر کے معنی میں ہے (یعنی تو چھوڑ دے)

فَعَالِ مصدر معرفہ

جسطرح فَعَالِ بمعنی امر حاضر مبنی ہے اسی طرح فَعَالِ مصدر معرفہ بھی مبنی ہوگا ۔ جیسے فَجَارِ اَلْفُجُوْرُ کے معنی میں ہے یعنی الفجور مصدر معرفہ کے معنی میں ہے (یعنی نافرمانی کرنا)

فَعَالِ صفتی

اسی طرح وہ فَعَالِ جو کسی مؤنث کی صفت ہو وہ بھی فَعَالِ بمعنی امر کے ساتھ لاحق ہوکر مبنی ہوگا ۔ جسطرح "یَا فَسَاقِ" بروزن فَعَالِ ہے اور "فَاسِقَةٌ" کے معنی میں ہوکر مؤنث کی صفت ہے (معنی : فسق کرنے والی) ۔ اور "یَا لَکَاعِ لَاکِعَةٌ" کے معنی میں ہے (یعنی عورت جو نفسی بہت کمینی ہو)

فَعَالِ علمی

وہ جو کسی معین مؤنث کا عَلَم ہو وہ بھی فَعَالِ کے ساتھ لاحق ہوکر مبنی ہوگا ۔ جیسے قَطَامِ ، غَلَابِ (یہ دونوں مؤنث کے نام ہیں) اور حَضَارِ (یہ ایک ستارہ کا نام ہے)

یہ تینوں (فَعَالِ مصدری ، صفتی اور علمی) اسمائے افعال میں سے نہیں ہیں ۔ صرف مناسبت کی وجہ سے یہاں ذکر کیے گئے ہیں ۔

فَعَالِ کے ساتھ 3 اور چیزیں ملحق ہوتی ہیں

اسم مبنی کی پانچویں قسم أسماءُ الأصوات

تعریف :- اسم صوت ہر وہ لفظ ہے جسکے ذریعے کسی آواز کی حکایت (نقل) کی گئی ہو۔

جیسے : غاق کوے کی آواز کے لیے

یا وہ الفاظ جن کے ذریعے جانوروں کو آواز دی جاتی ہے۔ جیسے نَخّ اونٹ کو بٹھانے کے لیے۔

اسم مبنی کی چھٹی قسم أسمائے المرکّبات

تعریف :- مرکب ہر وہ اسم ہے جو دو کلموں سے مرکب کیا گیا ہو جن دونوں کے درمیان کوئی نسبت نہ ہو۔

مرکبات کا اعراب کے اعتبار سے حکم

پس اگر دوسرا کلمہ حرف کے معنی کو متضمن ہو تو ان دونوں کلموں کا مبنی بر فتحہ ہونا واجب ہے جیسے: اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک سوائے اثنا عَشَرَ کے کیونکہ وہ معرب ہے۔ جیسے مثنّٰی معرب ہے

اور اگر دوسرا کلمہ حرف کے معنی کو متضمن نہ ہو تو اسمیں کئی لغات ہیں۔

← زیادہ فصیح لغت یہ ہے کہ پہلا جز مبنی بر فتحہ ہو اور دوسرے جزء کا اعراب غیر منصرف والا ہوگا جیسے بَعْلَبَکُّ ۔ جَاءَنِی بَعْلَبَکُّ رَأَیْتُ بَعْلَبَکَّ مَرَرْتُ بِبَعْلَبَکَّ

بَعْل بَکّ
پہلا جز دوسرا جز

مرکب دو حال سے خالی نہیں یا تو اس کا دوسرا کلمہ کسی حرف کو متضمن ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اگر حرف کو متضمن ہو تو مرکب بنائی ہوگا اور اعراب مجرد ہوگی

اثنا عشر میں نون تثنیہ اگر لگا ہے جو مضاف مضاف الیہ کی نسبت کی وجہ سے اعراب لیتی ہے

اسم مبنی کی 7 ویں قسم اسماء کنایات

تعریف :- کنایات وہ اسماء ہیں جو عددِ مبہم پر دلالت کرتے ہوں جیسے : کَمْ اور کَذَا یا کسی مبہم بات پر دلالت کرتے ہوں ۔ اور وہ کَیْتَ اور ذَیْتَ ہیں ۔

کَمْ کی اقسام اور ان کے مابعد کا اعراب کے اعتبار سے حکم

کَمْ کی 2 اقسام ہیں ۔

① کم استفہامیہ :- اس کا مابعد تمییز ہونے کی بناء پر مفرد منصوب ہوتا ہے ۔ جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ

② کَمْ خبریہ :- اس کا مابعد مفرد مجرور ہوتا ہے ۔ جیسے کَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُهُ یا اس کا مابعد جمع مجرور ہوتا ہے ۔ جیسے کَمْ رِجَالٍ لَقِيتُهُمْ

اس کے معنی کثرت بیان کرنے کے ہیں

کَمْ خبریہ اور کَمْ استفہامیہ میں مِنْ بیانیہ کا آنا

کبھی کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمییز پر مِن بیانیہ داخل ہوتا ہے

کم استفہامیہ کی تمیز پر مِن بیانیہ داخل ہونے کی مثال = کَمْ مِنْ رَجُلٍ لَقِيتَهُ (کتنے آدمیوں سے تو نے ملاقات کی)

کم خبریہ کی " " = کَمْ مِنْ مَالٍ أَنْفَقْتُهُ (کتنا ہی مال ہے کہ میں نے اسکو خرچ کر دیا)

تمییز کو قرینہ کی وجہ سے حذف کرنا

کبھی کبھی کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمیز کو قرینہ کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے

کَمْ مَالُكَ اصل میں کم دینارًا مَالُكَ تھا ۔ (تیرا مال کتنے دینار ہیں)

کَمْ ضَرَبْتُ " کم ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ تھا ۔ (بہت مارا میں نے مارنا)

کم استفہامیہ اور کم خبریہ کا اعراب

کم استفہامیہ اور کم خبریہ کا اعراب کبھی منصوب ہوتا ہے، کبھی مجرور اور کبھی مرفوع ہوگا ۔ (محلاً)

کم کا محلاً منصوب ہونا

کم دو صورتوں میں منصوب واقع ہوتا ہے۔ (استفہامیہ اور خبریہ)

مفعول بہ — 1) جب اس کے بعد ایسا فعل ہو (جو اس سے اعراض کر کے اس کی ضمیر میں مشغول ہونے والا نہ ہو) (جو ضمیر کی وجہ سے اس سے اعراض نہ کرتا ہو)

جیسے: كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ (کتنے آدمیوں کو تو نے مارا) (استفہامیہ) كَمْ غُلَامٍ مَلَكْتُ (میں بہت سے غلاموں کا مالک بنا) (خبریہ)

مفعول بہ ہونے کی وجہ سے

(کیونکہ فعل متعدی ہے اسکو مفعول چاہیے جبکہ یہاں اس کا مفعول کی ضمیر نہیں ملیگا)

مفعول مطلق — 2) کبھی (مفعول مطلق) (مصدر) ہونے کی وجہ سے کم محلاً منصوب ہوگا جیسے

كَمْ ضَرْبَةً ضَرَبْتَ (کتنی مار تو نے ماری) (استفہامیہ) كَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ (بہت سی مار میں نے ماری ہے)

مفعول فیہ — 3) کبھی کم مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہوگا جیسے

كَمْ يَوْمًا سِرْتَ (کتنے دن تو نے سیر کی) كَمْ يَوْمٍ صُمْتُ (خبریہ - بہت دنوں میں نے روزہ رکھا)

کم کا محلاً مجرور ہونا

کم استفہامیہ ہو یا خبریہ یہ کبھی محلاً مجرور ہوتا ہے جب اس سے پہلے حرفِ جر ہو یا مضاف ہو۔ جیسے

بِكَمْ رَجُلًا مَرَرْتَ (استفہامیہ) — کتنے آدمیوں کے پاس سے تو گزرا

عَلٰى كَمْ رَجُلٍ حَكَمْتُ (خبریہ) — بہت سے آدمیوں پر میں نے ظلم کیا

غُلَامَ كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ (استفہامیہ) — کتنے آدمیوں کے غلاموں کو تو نے مارا

مَالَ كَمْ رَجُلٍ سَلَبْتُ (خبریہ) — بہت سے آدمیوں کا مال میں نے چھین لیا

(ترکیب: بِكَمْ رَجُلًا مَرَرْتَ — جار، ممیز، تمیز، فعل + فاعل — ممیز تمیز مل کر مجرور — ظرف لغو مقدم)

(عَلٰى كَمْ رَجُلٍ حَكَمْتُ — جار، جم و اِلیہ، مجرور — ظرف لغو مقدم)

(غُلَامَ كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ — مضاف، ممیز، تمیز — م الیہ — مفعول بہ)

کم کا محلاً مرفوع ہونا

جب منصوب اور مجرور ہونے کا کوئی سبب نہ پایا جائے تو کم استفہامیہ ہو یا خبریہ دونوں صورتوں میں مرفوع ہوگا۔

مُبتدا ہونے کی بنا پر اگر ظرف نہ ہو۔ كَمْ رَجُلًا اَخُوْكَ (کتنے مرد تیرے بھائی ہیں) كَمْ رَجُلٍ قَرَابَتُهٗ (بہت سے مرد اس کے رشتہ دار ہیں) (خبریہ)

(ترکیب: ممیز، تمیز — مبتدا — خبر)

خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا اگر ظرف ہو۔ كَمْ يَوْمًا سَفَرُكَ (کتنے دن تیرا سفر رہا) كَمْ شَهْرٍ صَوْمِيْ (میں نے بہت سے مہینے روزے رکھے)

(ترکیب: استفہامیہ ممیز، تمیز — خبر مقدم، م + م الیہ — مبتدا)

حاشیہ:

فعل اپنے سے پہلے معمول مقدم پر عمل کرتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کی ضمیر پر عمل نہ کرے ... کم کے بعد اگر فعل ہو تو یہ فعل اپنے سے پہلے والے کم مقدم پر عمل کرے گا ... جس کی وجہ سے کم پر عمل نہ کر سکے ... اسکی ضمیر پر عمل کرنے کی وجہ سے

كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ (استفہامیہ): ممیز، تمیز، فعل + فاعل، مفعول بہ — جملہ فعلیہ

یعنی مفعول فیہ بھی ... کی طرح مفعول مطلق وغیرہ کی

كَمْ يَوْمًا صُمْتَ: ممیز، تمیز، مفعول فیہ

کم ... مفعول بہ ... ہو

اسم مبنی کی 8 ویں قسم ظروف

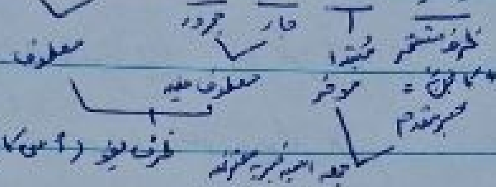
یہاں ظروف سے مراد وہ ظروف ہیں جو مبنی ہوں اسلیے کہ بعض ظروف معرب بھی ہوتے ہیں ظروف مبنیہ کی کئی اقسام ہیں

① وہ ظروف جو مَقطوعٌ عَنِ الاِضافۃ ہوں

وہ ظروف جو اِضافت سے کاٹ دیے گئے ہوں اس طور پر کہ مضاف الیہ حذف کیا گیا ہو۔ تو ان کا اعراب مبنی علی الضم ہوتا ہے

جیسے : قَبْلُ بَعْدُ فَوْقُ تَحْتُ

جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان : لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ



یعنی ہر شئی کے پہلے اور ہر شئی کے بعد کے امور سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں یہ تب ہے جب محذوف متکلم کی نیت میں ہو۔

اور اس کا نام غایات رکھا جاتا ہے۔ لفظا صرف مضاف الیہ کاٹا گیا ہو اگر نیت سے بھی کاٹ دیا جائے تو یہ معرب ہوں گے

(انہیں مضاف الیہ کی ضرورت ہوتی ہے)

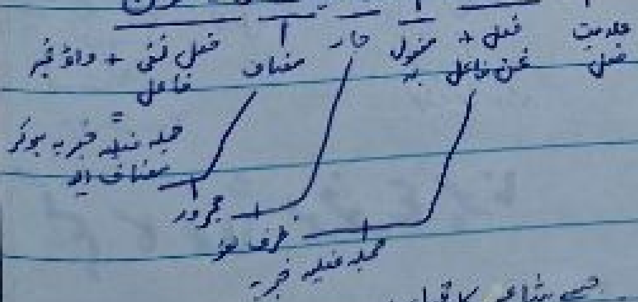
② ظروف مبنیہ کی دوسری قسم حَيْثُ

(حیث کو جملے کی ضرورت ہوتی ہے)

اسکو غایات کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مبنی کیا گیا ہے۔ اکثر صورتوں میں اسکے اضافت الی الجملہ کی طرف لازم ہونے کی وجہ سے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان :

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ

(عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی)



(حیث کو جملہ کی ضرورت ہوتی ہے یہ مبنی علی الضم ہوتا ہے)

اور کبھی وہ (حیث) مفرد کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے شاعر کا قول :

أَمَا تَرَى حَيْثُ سُهَيْلٍ طَالِعًا

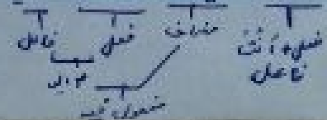
دیکھتا نہیں تو سہیل ستارے کی جگہ کو اس حال میں کہ وہ طلوع ہونے والا ہے۔

استفہام تاکید — فعل + انت ضمیر فاعل — مضاف — مضاف الیہ — ذوالحال — حال — مفعول بہ — جملہ فعلیہ انشائیہ

یعنی سہیل کے طلوع ہونے کی جگہ کی طرف۔ پس یہ حیثُ اس جگہ مکان کے معنی میں ہے

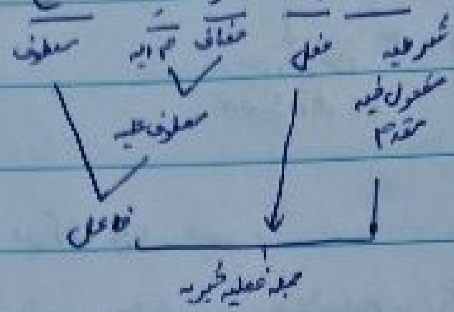
اور اسکی شرط یہ ہے کہ وہ جملہ کی طرف مضاف کیا جائے جیسے :

اِجْلِسْ حَيْثُ يَجْلِسُ زَيْدٌ (تو زید کے بیٹھنے کی جگہ بیٹھ)



ظروف مبنی کی تیسری قسم إِذَا ③

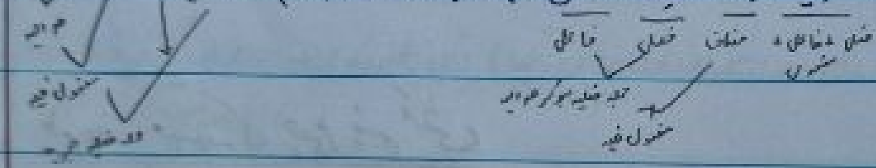
ظروف مبنیہ میں سے إِذَا ہے اور یہ مُستقبل کے لیے آتا ہے۔ اور (جب یہ فعل ماضی پر داخل ہو تو وہ ماضی مُستقبل کے معنی میں ہو جاتا ہے)۔ جیسے: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ



اور اس میں شرط کے معنی ہوتے ہیں۔

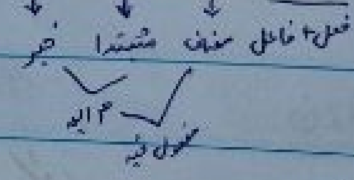
اور اسکے بعد جملہ اسمیہ کا واقع ہونا جائز ہے جیسے (میں تیرے پاس آؤں گا جب سورج طلوع ہوگا) آتِيكَ إِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ

اور جملہ فعلیہ لانا پسندیدہ ہے جیسے آتِيكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ (میں تیرے پاس آؤں گا جب ...)



کبھی کبھی مفاجاۃ کے لیے بھی آتا ہے۔ پس اسکے بعد مبتدا لانا مختار اور پسندیدہ ہے جیسے

(میں نکلا کہ اچانک درندہ کھڑا ہوا تھا) خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ



مفاجاۃ = کسی چیز کا اچانک بیان کرنا
مفاجاۃ کے بعد مبتدا لانا واجب نہیں بلکہ پسندیدہ ہے

ظروف مبنی کی چوتھی قسم إِذْ ④

یہ ماضی کے لیے آتا ہے اور اسکے بعد دونوں قسموں کے جملے یعنی جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ واقع ہوتے ہیں۔

جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ (میں تیرے پاس آیا جب سورج نکلا) جِئْتُكَ إِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ (=)

(5) ظروف مبنیہ کی 5ویں قسم أَیْنَ اور أَنّٰی

أَیْنَ اور أَنّٰی مکان کے لیے استفہام کے معنی میں آتے ہیں ۔ جیسے

أَیْنَ تَمْشِیْ (تو کہاں جا رہا ہے) — أَیْنَ: مفعول فیہ مقدم، تَمْشِیْ: فعل + اَنْتَ فاعل

أَنّٰی تَقْعُدُ (تو کہاں بیٹھا ہے) — أَنّٰی: مفعول فیہ مقدم، تَقْعُدُ: فعل + اَنْتَ فاعل

اور کبھی شرط کے معنی کے لیے آتے ہیں ۔ جیسے :

أَیْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ (تو جہاں بیٹھے گا میں وہاں بیٹھوں گا) — أَیْنَ: اسم شرط، مفعول فیہ مقدم؛ تَجْلِسْ: فعل + اَنْتَ فاعل ← جملہ فعلیہ ہو کر شرط؛ أَجْلِسْ: فعل + اَنَا فاعل ← جملہ فعلیہ ہو کر جزا

أَنّٰی تَقُمْ أَقُمْ (تو جہاں کھڑا ہوگا میں وہاں کھڑا ہوں گا) — أَنّٰی: اسم شرط، مفعول فیہ مقدم؛ تَقُمْ: فعل + فاعل ← جملہ فعلیہ ہو کر شرط؛ أَقُمْ: فعل + فاعل ← جزا

(6) ظروف مبنیہ کی چھٹی قسم مَتٰی

مَتٰی زمان کے لیے آتا ہے ۔ اور شرط اور استفہام کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔ جیسے

مَتٰی تَصُمْ أَصُمْ (جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا) — مَتٰی: حرف شرط، مفعول فیہ مقدم؛ تَصُمْ: فعل + اَنْتَ فاعل ← جملہ فعلیہ ہو کر شرط؛ أَصُمْ: فعل + اَنَا فاعل ← جملہ فعلیہ ہو کر جزا

مَتٰی تُسَافِرُ (تو کب سفر کرے گا)

(7) ظروف مبنیہ کی ساتویں قسم کَیْفَ

کَیْفَ حالت دریافت کرنے کے لیے آتا ہے ۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ ۔ یعنی تو کس حالت میں ہے۔

(کَیْفَ: خبر مقدم، اَنْتَ: مبتدا مؤخر — بمعنی فِیْ اَیِّ حَالٍ اَنْتَ)

(8) ظروف مبنیہ کی 8ویں قسم أَیَّانَ

یہ استفہام زمانی کے لیے آتا ہے ۔ جیسے أَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (جزا کا دن کب ہوگا)

(أَیَّانَ: مفعول فیہ مقدم، یَوْمُ: مضاف، الدِّیْنِ: مضاف الیہ ← خبر مقدم = مبتدا مؤخر)

(9) ظروف مبنیہ کی 9ویں قسم مُذْ وَ مُنْذُ

یہ دونوں کبھی ابتدائے (اول) مدت کے لیے آتے ہیں اور کبھی جمیع مدت کے لیے آتے ہیں۔

اوّل مُدّت کو بیان کرنے کے لیے

مُذ اور مُنذ اوّل مُدّت کو بیان کرتے ہیں اگر مَتیٰ کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جیسے
مَا رَأَیْتُهٗ مُذ اَوْ مُنذ یَوْمُ الْجُمُعَةِ (میں نے اسکو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اس شخص کے جواب میں جو کہے۔ مَتیٰ مَا رَأَیْتَ زیدًا

یعنی اسکو میری رؤیت کے انقطاع کی اوّل مدت یوم جمعہ ہے۔

جمیع مدت کے معنی میں

مُذ اور مُنذ جمیع مُدّت کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اگر وہ کَم کا جواب بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ جیسے
مَا رَأَیْتُهٗ مُذ اَوْ مُنذ یَوْمَانِ (میں نے اسکو دو دنوں سے نہیں دیکھا) اس شخص کے جواب میں جو کہے۔ کَمْ مُدَّةً مَا رَأَیْتَ زیدًا

یعنی تمام مُدّت جسمیں میں نے اسکو نہیں دیکھا دو دن ہے۔

(۱۰) ظروفِ مبنیہ کی ۱۰ویں قسم لَدیٰ وَلَدُن

لَدیٰ اور لَدُن عِندَ کے معنی دیتے ہیں۔ جیسے اَلْمَالُ لَدَیْكَ (مال تیرے پاس ہے)

عِندَ اور لَدیٰ، لَدُن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ
عِندَ کے لیے شی کا حاضر ہونا ضروری نہیں ہے اور لَدیٰ اور لَدُن میں حاضر ہونا ضروری ہے۔
لَدیٰ اور لَدُن کی اور بھی لغات آئی ہیں جیسے: (لَدْنِ لُدْنِ / لُدَنَ) لَدَنْ (لَدْ لُدْ لُدُ)

(۱۱) ظروفِ مبنیہ کی ۱۱ویں قسم قَطُّ

یہ ماضی منفی کے لیے آتا ہے۔ جیسے مَا رَأَیْتُهٗ قَطُّ (میں نے اسکو ہرگز نہیں دیکھا)

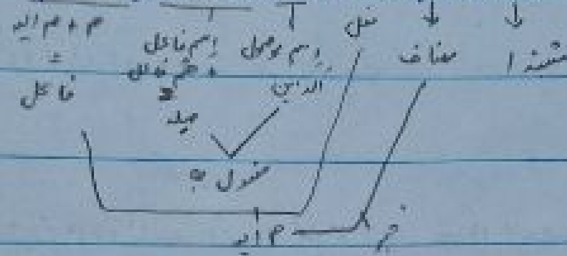
ظروف مبنیہ کی 12 ویں قسم عَوْضُ

یہ مُستقبل کی نفی کے لیے آتا ہے جیسے : لَا أَضْرِبُهُ عَوْضُ (میں اسکو ہرگز نہ ماروں گا)

لَا أَضْرِبُهُ / فعل + انا فاعل، مفعول بہ — عَوْضُ / مفعول فیہ

اور جان لو! کہ جب ظروف کی اضافت جملہ کی طرف یا اِذْ کی طرف کی جائے تو ان کا مبنی بر فتحہ ہونا جائز ہے

جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان : هٰذَا يَوْمَ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ



(وَإِذَا كَانَ كَذَا)

← اسی طرح يَوْمَئِذٍ اور حِينَئِذٍ میں يَوْمَ اور حِينَ اِذْ کیطرف مضاف ہیں اور اِذْ آگے جملہ کیطرف مضاف ہے

← اسی طرح لفظ مِثْلَ اور غَيْرَ کو مبنی بر فتحہ پڑھنا جائز ہے جب یہ لفظ مَا کی طرف یا اَنْ مصدریہ کی طرف یا اَنَّ کی طرف مضاف ہوں ۔ جیسے تو کہے

(میں نے اُسکو مارا مثل مارنے زید کے) اور (میں نے اُسکو مارا بغیر مارنے زید کے)

ضَرَبْتُهُ مِثْلَ مَا ضَرَبَ زَيْدٌ

ضَرَبْتُهُ / فعل + فاعل + مفعول — مِثْلَ / مضاف — مَا / موصولہ، مضاف الیہ — ضَرَبَ زَيْدٌ / فعل + فاعل = جملہ فعلیہ ہو کر صلہ — مفعول مطلق

ضَرَبْتُهُ غَيْرَ أَنْ ضَرَبَ زَيْدٌ

ضَرَبْتُهُ / فعل + فاعل + مفعول بہ — غَيْرَ / مضاف، حرف استثناء — أَنْ / مصدریہ، مضاف — ضَرَبَ / فعل — زَيْدٌ / فاعل — مصدر کی تاویل میں ہو کر مفرد مضاف الیہ — مفعول بہ ثانی

أَمْسِ (ظروف مبنیہ میں سے)

ظروفِ مبنیہ میں سے ایک أَمْسِ ہے سین کے کسرہ کے ساتھ ۔ اہل حجاز کے نزدیک

خاتمہ

خاتمہ : معرب اور مبنی کے علاوہ اسم کے تمام احکام اور اسکے ملحقات کے بیان پر مُشتمل ہے اور اسمیں چند فصلیں ہیں ۔

اسم کی 2 قسمیں معرفہ و نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو شیءِ معین کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ اسکی 6 قسمیں ہیں۔

① مضمرات ② اَعلام

③ مبہمات (یعنی اسماۓ اشارات اور اسماۓ موصولات)

④ مُعَرَّف باللّام

⑤ وہ اسم جو ان چاروں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، اضافتِ معنوی کے ساتھ

⑥ مُعَرَّف بِالنِّدا (معرف بالندا کی طرف اضافت معتبر نہیں ہے)

علم کی تعریف

علم وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اس حال میں کہ ایک ہی وضع کے ساتھ غیر کو شامل نہ ہو۔

اَعْرَفُ الْمَعَارِف

(اسلیے تو اس سے خطاب کا بالکل التباس نہیں ہوتا)

معرفہ میں سب سے کامل و اکمل تعریف کے اعتبار سے ضمیر متکلم[1] ہے جیسے أنا، نَحْنُ

پھر اسکے بعد درجہ ضمیر مخاطب ہے۔ جیسے أنتَ

پھر ضمیر غائب ہے جیسے: هُوَ

پھر عَلَم[2] ہے پھر مبہمات[3] ہیں

پھر مُعَرَّف بِاللّام[4] پھر مُعَرَّف بِالنِّدا[5]

* مضاف دراصل مضاف الیہ کی قوت میں ہوتا ہے۔

نکرہ کی تعریف

نکرہ وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے: رَجُلٌ فَرَسٌ

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ

اسم عدد کی تعریف

اسم عدد وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہو تاکہ اشیاء کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے۔

اصولِ عدد

یعنی بنیادی عدد بارہ کلمات ہیں۔ واحد سے عَشَرَةٌ تک اور مِائَةٌ (سو) اور اَلْفٌ (ہزار)

اَسماءِ عدد کا قاعدہ

ایک اور دو کا قاعدہ (موصوف صفت بنتے ہیں)

ایک اور دو میں عدد ہمیشہ قیاس کے مطابق ہوتا ہے یعنی مذکر میں بغیر تاء اور مونث میں تاء کے ساتھ

ایک مرد کے لیے وَاحِدٌ — دو مردوں کے لیے اِثْنَانِ

ایک عورت کے لیے وَاحِدَةٌ — دو عورتوں کے لیے اِثْنَتَانِ ، ثِنْتَانِ

3 سے 10 تک کا قاعدہ (اضافت کے ساتھ)

3 سے 10 تک قیاس کے خلاف آئے گا یعنی مذکر کے لیے تاء کے ساتھ اور مونث کے لیے بغیر تاء کے

جیسے : ثَلَاثَةُ رِجَالٍ سے عَشَرَةُ رِجَالٍ — ثَلَاثُ اِمْرَأَةٍ سے عَشْرُ اِمْرَأَةٍ

11 سے 19 تک کا قاعدہ

مطابق قیاس

مذکر کے لیے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا

مونث کے لیے اِحْدٰی عَشْرَةَ اِمْرَأَةً اور اِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَأَةً

خلاف قیاس

(13-19) مذکر کے لیے ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا ← تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا

مونث کے لیے ثَلَاثَ عَشْرَةَ اِمْرَأَةً ← تِسْعَ عَشْرَةَ اِمْرَأَةً

20 سے 90 تک عقود (دہائیوں) کا قاعدہ

20 سے 90 تک دہائیاں ہمیشہ مذکر آتی ہیں (مذکر اور مونث میں فرق نہیں ہوگا)

عِشْرُوْنَ رَجُلًا اور عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً سے تِسْعُوْنَ رَجُلًا اور تِسْعُوْنَ اِمْرَأَةً

تمیز جب مذکر ہو یا مونث

20 - 99 تک ہر دہائی کے بیچ اور دوسرے عدد کا قاعدہ

جب تمیز مذکر ہو : اَحَدٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا — اِثْنَانِ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا

جب تمیز مونث ہو : اِحْدٰی وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً — اِثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً

(۱۰-3) کی تمیز جمع مجرور

(۱۹-۱۱) ،، ،، مفرد منصوب

(۱۰۰-۱۰۰۰) اور ان کا تثنیہ ہو یا معدود (مفرد مجرور)

۹۹-۲۰ تک پر دہائی میں 3 سے لے کر ۹ تک کا قاعدہ

جب تمیز مذکر ہو : ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ رَجُلًا تک

جب تمیز مونث ہو : ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ امْرَأَةً سے تِسْعٌ وَتِسْعُونَ امْرَأَةً تک

۱۰۰ ، ۲۰۰ اور ۱۰۰۰ کا قاعدہ

۱۰۰ ، ۲۰۰ اور ہزار میں مذکر اور مونث میں فرق کیے بغیر تو ہے

مِائَةُ رَجُلٍ (سو مرد) مِائَتَا رَجُلٍ (۲۰۰ سو مرد) أَلْفُ رَجُلٍ (ہزار مرد) أَلْفَا رَجُلٍ (دو ہزار مرد)

مِائَةُ امْرَأَةٍ (سو عورتیں) مِائَتَا امْرَأَةٍ (۲۰۰ عورتیں) أَلْفُ امْرَأَةٍ (ہزار عورتیں) أَلْفَا امْرَأَةٍ (دو ہزار عورتیں)

(قیاس)

پھر جب اَلف اور مائۃ پر زائد ہو جائے تو اس طریقہ پر استعمال کیا جائے گا۔

کئی اعداد جمع ہو جائیں تو بڑے عدد کو پہلے ذکر کیا جاتا ہے۔

(اکائیوں)

لکھتے وقت الف کو مائۃ پر مقدم کیا جائے گا۔ اور مائۃ کو احاد پر مقدم کیا جائے گا۔ اور احاد کو عشرات

پر۔ جیسے : (میرے پاس ایک ہزار ایک سو اکیس مرد ہیں) (میرے پاس 2222 مرد ہیں)

1121 عِنْدِي أَلْفٌ وَمِائَةٌ وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا عِنْدِي أَلْفَانِ وَمِائَتَانِ وَاثْنَانِ وَعِشْرُونَ رَجُلًا

اسی طرح عِنْدِي أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَتِسْعُ مِائَةٍ وَخَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ امْرَأَةً (میرے پاس 4945 عورتیں ہیں)

خَمْسٌ ، تِسْعُونَ ، (۱۰-3 جمع مجرور)

ایک اور 2 کے عدد کی تمییز کے لیے قاعدہ

واحد اور اثنین ان دونوں کے لیے کوئی تمییز نہیں ہے۔ اسلیے کہ مُمَیَّز کا لفظ ان دونوں میں عدد کے ذکر سے مستغنی کرتا ہے۔ جیسے تو کہے: عِندِی رَجُلٌ اور عِندِی رَجُلَانِ۔

عِندِی اَحَدٌ رَجُلٌ
معدود — مُمَیَّز

معدود کا لفظ ہی مُمَیَّز سے مستغنی کر دیتا ہے۔ الگ سے عدد (تمییز) لانے کی ضرورت نہیں

بہرحال باقی اعداد کے لیے مُمَیَّز کا ہونا ضروری ہے

نئے رجل تعداد ... نہیں کہیں گے

3 سے 10 تک کی تمییز کا قاعدہ

3 سے 10 تک کی تمییز جمع مجرور ہوگی۔ جیسے: ثَلَاثَةُ رِجَالٍ اور ثَلَاثُ نِسْوَةٍ۔

عدد — مُمَیَّز، معدود — تمییز

لفظ مِائَة جب تمیز واقع ہو

جب مُمَیَّز لفظ مِائَة ہو تو اسوقت تمییز مفرد مجرور ہوگی جیسے ثَلَاثُ مِائَةٍ اور تِسْعُ مِائَةٍ

مُمَیَّز — تمییز

قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ثَلَاثُ مِئَاتٍ یا ثَلَاثُ مِئِيْنَ آئے۔

اسم عدد مُمَیَّز ہوتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ یہ اسم عدد خود بھی تمییز بن جاتا ہے، جب لفظ مائة تمییز بن جائے تو یہ مفرد مجرور ہوگی۔

11 سے 99 تک اعداد کی تمییز (اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ)

11 سے 99 تک اعداد کی تمییز مفرد منصوب ہوگی۔ جیسے

(11) اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا (11 مرد) تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ رَجُلًا (99 مرد)

(11) اِحْدٰی عَشْرَةَ امْرَأَةً تِسْعٌ وَ تِسْعُوْنَ امْرَأَةً (99 عورتیں)

مُمَیَّز — تمییز؛ معطوف علیہ — معطوف — مُمَیَّز — تمییز

مِائَة، اَلْفٌ اور ان دونوں کی تثنیہ اور اَلْف کی جمع کی تمییز کا قاعدہ

مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ مِائَتَانِ اور اَلْفَانِ اور اَلْف کی جمع اٰلَافٌ، اُلُوْفٌ۔ ان سب کی تمییز مفرد مجرور ہوگی۔ جیسے

مِائَةُ رَجُلٍ مِائَتَا رَجُلٍ اَلْفُ رَجُلٍ اَلْفَا رَجُلٍ ثَلَاثَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ

مِائَةُ امْرَأَةٍ مِائَتَا امْرَأَةٍ اَلْفُ امْرَأَةٍ اَلْفَا امْرَأَةٍ ثَلَاثُ اٰلَافِ امْرَأَةٍ

باقی کو ان پر قیاس ہے۔

اسم مذکر و مونث

اسم یا تو مذکر ہوگا یا مونث ۔

اسم کی 2 اقسام مذکر اور مونث کی تعریفات

مذکر کی تعریف ۔ مذکر وہ اسم ہے جس میں کوئی علامتِ تانیث موجود نہ ہو ۔

مونث کی تعریف ۔ وہ اسم جس میں علامتِ تانیث لفظاً موجود ہو یا تقدیراً

مونث کی علامات

علاماتِ تانیث 3 ہیں ۔

circle ة

1 • تاء ▲ تاءِ تانیث خواہ ظاہراً ہو ۔ جو اسماء کے آخر میں آتی ہے اور وقف کی حالت میں ہ بدل جاتی ہے جیسے طَلْحَةُ ۔ یا مقدرہ ہو جو اسم میں ظاہر نہ ہو بلکہ اسکی تصغیر لگانے سے ظاہر ہوتی ہے ۔ جیسے اَرْضٌ کی تصغیر اُرَيْضَةٌ اور دارٌ کی تصغیر دُوَيْرَةٌ ۔

2 • الف مقصورہ ▲ جیسے حُبْلٰی

3 • الف ممدودہ ▲ جیسے حَمْرَاءُ

مونث کی 2 اقسام

مونث حقیقی ▲ وہ جسکے مقابلے کوئی حیوان مذکر ہو ۔ جیسے اِمْرَأَةٌ ، نَاقَةٌ

مونث لفظی ▲ وہ جسکے مقابلے میں حیوان مذکر نہ ہو ۔ جیسے ظُلْمَةٌ ، عَيْنٌ

نور (حیوان نہیں)
اور تانیث لفظی موجود ہے ۔

فاعل مونثِ حقیقی ہو تو فعل ہمیشہ مونث لائیں گے

اگر فعل اور فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو تو فعل ہمیشہ مونث لایا جائے گا

اگر فعل اور فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ ہو تو تجھے اختیار ہے (فعل کو مذکر / مونث دونوں میں)

چوتھی فصل : مثنیٰ

مثنیٰ کی تعریف اور اقسام

مثنیٰ وہ اسم ہے جسکے آخر میں الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور لاحق کیا گیا ہو۔ تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ اسکے ساتھ اس کا مثل دوسرا بھی ہے۔ جیسے رجلان اور رَجُلَيْنِ

رَجُل + ا + نِ
رَجُل + یْ + نِ

مثنیٰ کی 3 اقسام ہیں۔

① مثنیٰ صحیح :- وہ جسکے آخر میں حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے رَجُلانِ

② مثنیٰ اسم مقصورہ :- وہ جسکے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ اب اگر

(واؤ سے تبدیل / یاء سے تبدیل)

(i) اسم مقصور میں اگر اس کا الف واؤ سے تبدیل ہو کر آیا ہو اور وہ ثلاثی ہو تو اس کو مثنیٰ بناتے وقت وہ واؤ لوٹ آئے گی۔ جیسے عَصَا سے عَصَوانِ

(ii) اگر وہ الف یاء سے بدل ہوا۔ جیسے : رَحیٰ (یاء سے بدلا ہوا) اسکی تثنیہ رَحَیَانِ (رحی)

(iii) الف واؤ سے بدلا ہوا ہو اور ثلاثی سے زائد ہو جیسے مُلْقیٰ (اسم مفعول) اصل میں مُلْقَوٌ تھا پھر مُلْقَیٌ ہوا پھر مُلْقیٰ ہو گیا ← مُلْقَیَانِ

ان تینی صورتوں میں یاء سے تبدیل کریں گے

(iv) وہ کسی سے تبدیل ہو کر نہ آیا ہو یعنی الف اصلی ہو نہ واؤ سے تھا یاء سے تبدیل ہو کر آیا ہو۔ جیسے حُبَارٰی کی تثنیہ حُبَارَیَانِ ، حُبْلیٰ کی تثنیہ حُبْلَیَانِ۔

③ مثنیٰ اسم ممدودہ :- وہ ہے جسکے آخر میں الف ممدودہ ہو جیسے : حَمْرَاءُ اسکی چند صورتیں ہیں۔

(i) اگر اس (الف ممدودہ) کا ہمزہ اصلی ہو تو تثنیہ بناتے وقت باقی رکھا جائے گا جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ

(ii) اگر الف ممدودہ کا ہمزہ تانیث کے لیے تھا تو وہ واؤ سے بدل جائے گا جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ

(iii) اگر الف ممدودہ اصل میں واؤ سے یا یاء سے تبدیل ہو کر آیا ہو تو تثنیہ بناتے وقت دو وجہیں جائز ہیں

① ہمزہ اصلی حالت میں برقرار رکھیں جیسے کِسَاوٌ تھا پھر کِسَاءٌ ہوا تو اسے کِسَاءَانِ پڑھنا جائز ہے

② اسے واؤ سے تبدیل کر دیں۔ کِسَاءٌ سے کِسَاوَانِ

(یہاں نہیں لکھا) اگر یاء سے بدل کر آیا ہو رِدَاءٌ اصل رِدَایٌ تھا۔ رِدَاءَانِ / رِدَاوَانِ

مثنیٰ سے اضافت کے وقت نونِ اعرابی کا گر جانا اور تاء کو حذف کر دینا

* تثنیہ کا نون اضافت کے وقت حذف کر دینا واجب ہے۔ جیسے: جَاءَنِي غُلَامَا زَيْدٍ (میرے پاس زید کے دو غلام آئے) اور جَاءَنِي مُسْلِمَا مِصْرٍ (میرے پاس مصر کے دو مسلمان آئے)

* اسی طرح تاء تانیث بھی حذف کر دی جاتی ہے۔ الْخُصْيَةُ اور الْأَلْيَةُ کی تانیث میں خاص کر کے جیسے تو کہے: خُصْيَانِ (دو خصیے) أَلْيَانِ (دو سُرین)۔ کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم ہیں۔ پس گویا وہ دونوں شی واحد ہیں۔

(خصیتان ہی بولا جاتا ہے — الیتان ہی)

مثنیٰ کی اضافت مثنیٰ کی طرف

جب مثنیٰ کا مثنیٰ کی جانب اضافت کا ارادہ کیا جائے تو اوّل کو جمع سے تعبیر کیا جائے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول

فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا　　فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا

لفظاً اور معناً

اور یہ دو تثنیہ کے اجتماع کے ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس مقام پر جہاں دونوں کا اتصال مؤکد ہو (ضروری)

(تاکہ اتصال میں کمی نہ آئے — موجب ہیں)

یہ واجب نہیں

یہ تثنیہ آتے ہیں واحد استعمال ہی نہیں ہوتے تثنیہ بناتے وقت گول تا کا درمیان میں آنا لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں اس لیے خصیتان نہیں کہیں گے۔

اصل میں قلبا کما تھا تثنیہ تثنیہ یدا ھما تھا۔

م + م الیہ کے درمیان اتصال میں تاکید ہوتی ہے مضاف مضاف الیہ کے درمیان شدید اتصال ہوتا ہے۔ لفظی اعتبار سے بھی (م + م الیہ اکٹھے جڑے ہوتے ہیں) اور معنوی بھی کہ مضاف کا معنی م الیہ کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا م الیہ کا محتاج ہے

فَعلٌ : مجموع

مجموع وہ اسم ہے جو ایسے افراد پر دلالت کرے جو حروفِ مُفردہ سے مقصود ہو معمولی تغیر کے ساتھ

– تغیر لفظی ہو جیسے رِجالٌ رَجُلٌ میں ، یا

– تغیر تقدیری ہو جیسے فُلکٌ اُسُدٌ کے وزن پر (فُلکٌ رَکْبٌ) واحد میں فُلکٌ آتا ہے اور جمع بھی فُلکٌ (لفظاً تغیر نہیں)

اسلیے کہ اس کا مفرد بھی فُلکٌ ہے لیکن وہ قُفْلٌ کے وزن پر ہے۔ (اُسُدٌ تاالا)

پس قَومٌ اور رَهْطٌ اور اسکے مانند اگرچہ وہ افراد پر دلالت کرتے ہیں لیکن وہ جمع کے صیغے نہیں ہیں اسلیے کہ ان کا کوئی مفرد نہیں ہے۔
(3-15)

جمع کی اقسام (لفظ کے اعتبار سے)

جمع کی دو قسمیں ہیں ① جمع صحیح / جمع سالم ② جمع مکسر

① جمع صحیح / جمع سالم

وہ جمع ہے جس کے واحد کا وزن متغیر نہ ہوا ہو ۔ اور جمع صحیح کی دو قسمیں ہیں ① جمع مذکر سالم ② جمع مؤنث سالم

① جمع مذکر سالم صحیح

جمع مذکر وہ ہے جسکے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح لاحق کیا گیا ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ (حالتِ رفعی)

یاء ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح لاحق کیا گیا ہو ۔ تاکہ دلالت کرے کہ اسکے ساتھ اس جیسے اور ہیں جیسے مُسْلِمِیْنَ

بہر حال اسم منقوص تو اسمیں یاء کو حذف کر دیا جاتا ہے ۔ جیسے قَاضُوْنَ اور دَاعُوْنَ

اور اسم مقصور میں اس کا الف حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کا ماقبل مفتوح باقی رکھا جاتا ہے تاکہ الف محذوف پر دلالت کرے جیسے مُصْطَفَوْنَ اور یہ جمع ذوی العقول کے لیے خاص ہے۔

بہر حال ان کا قول : سِنُوْنَ اور اَرَضُوْنَ اور ثُبُوْنَ اور قُلُوْنَ ۔ تو یہ شاذ ہیں
P.194

اسم صفت کی جمع سالم بنانے کی شرائط
(واؤ نون کے ساتھ)

واجب ہے کہ وہ اسم جسکی جمع لانے کا ارادہ کیا گیا ہو اس :

1) اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو جسکی مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے جیسے اَحْمَرُ کی مؤنث حَمْرَاءُ آتی ہے ۔ اَحْمَرُوْنَ ×

2) نہ اس فَعْلَانُ کے وزن پر ہو جسکی مؤنث فَعْلٰی آتی ہے جیسے سَکْرَانُ کی مؤنث سَکْرٰی آتی ہے۔ سَکْرَانُوْنَ ×

⊙ جبکہ انکو جمع مذکر سالم کی طرح استعمال کرتے ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے ہم غیر ذوی العقول پر جمع مذکر سالم کا قاعدہ apply نہیں کر سکتے

3) نہ وہ اسم اس "فَعِیْلٌ" کے وزن پر ہو جو مفعول کے معنی میں ہو۔ جیسے "جَرِیْحٌ" یہ "مَجْرُوْحٌ" کے معنی میں ہے۔

4) نہ وہ ایسے "فَعُوْلٌ" کے وزن پر ہو جو فاعل کے معنی میں آتا ہو۔ جیسے "صَبُوْرٌ"۔ یہ صَابِرٌ کے معنی میں ہے۔

جمع مذکر سالم کے نون کو اضافت کے وقت حذف کرنا واجب ہے جیسے: مُسْلِمُوْ مِصْرَ

② جمع مؤنث سالم

جمع مؤنث وہ جمع ہے جسکے آخر میں الف اور تاء کو لاحق کیا گیا ہو۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ

جمع مؤنث سالم بنانے کی شرط اوّل :- اگر صفت کا صیغہ ہو اور اسکے لیے مذکر بھی ہو تو شرط یہ ہے کہ اسکے مذکر کی جمع واؤ اور نون کے ساتھ آتی ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ

دوسری شرط :- اگر اس اسم کے لیے مذکر نہ ہو تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم ایسا مؤنث کا صیغہ نہ ہو جو تاء سے خالی ہو جیسے: اَلْحَائِضُ اور اَلْحَامِلُ

تیسری شرط :- اگر وہ مؤنث ایسا اسم ہو جو صفت کا صیغہ نہ ہو تو اسکی جمع بغیر کسی شرط کے الف اور تاء کے ساتھ لائی جائے گی۔ جیسے هِنْدَاتٌ

③ جمع مکسر

جمع مکسر کے صیغے ثلاثی میں زیادہ ہیں۔ جو سماع سے معلوم ہوتے ہیں جیسے: رِجَالٌ، اَفْرَاسٌ اور فُلُوْسٌ اور غیر ثلاثی میں "فَعَالِلُ" اور "فَعَالِیْلُ" کے وزن پر آتے ہیں قیاسًا جیسے

جمع کی معنی کے اعتبار سے تقسیم

جمع مطلقًا دو قسم پر ہے

1) جمع قلت :- جمع قلت وہ جمع ہے جو دس اور اس سے کم پر بولی جاتی ہے اور اسکے اوزان یہ ہیں۔ اَفْعُلٌ، اَفْعَالٌ، فِعْلَةٌ، اَفْعِلَةٌ اور صحیح کی دونوں جمع یعنی جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم

2) جمع کثرت :- یہ وہ جمع ہے جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے اسکے اوزان جمع قلت کے اوزان کے علاوہ ہیں۔

اسم فاعل جمع

المسلمات

المسلمون

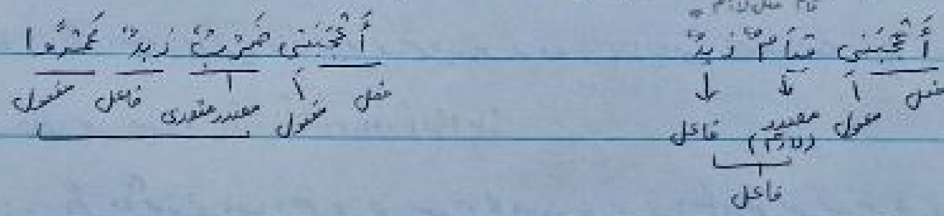
فصل : المصدر

تعریف :- مصدر ایسا اسم ہے جو صرف حدوث پر دلالت کرے۔ اور اس سے افعال مُشتق ہوتے ہیں۔ جیسے :
اَلضَّرْبُ اور اَلنَّصْرُ

مصدر کے اوزان :- ثلاثی مجرد سے مصدر کے اوزان مقرر اور طے شدہ نہیں ہیں۔ سماع سے پہچانے جاتے ہیں
اور اسکے علاوہ (غیر ثلاثی مجرد) سے قیاسی ہیں۔ جیسے اِفْعَالٌ، اِنْفِعَالٌ، اِسْتِفْعَالٌ، مُفَاعَلَةٌ اور تَفَعُّلٌ وغیرہ

مصدر جب مفعول مطلق واقع نہ ہو

مصدر جب مفعول مطلق واقع نہ ہو تو یہ اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔ یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے اگر وہ لازم ہو۔ جیسے : أَعْجَبَنِي قِيَامُ زَيْدٍ (مجھ کو زید کے کھڑا ہونے نے تعجب میں ڈالا) اور مفعول کو نصب دیتا ہے اگر مصدر متعدی ہو۔ جیسے : أَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًوا (مجھ کو زید کے عمرو کو مارنے نے تعجب میں ڈالا)

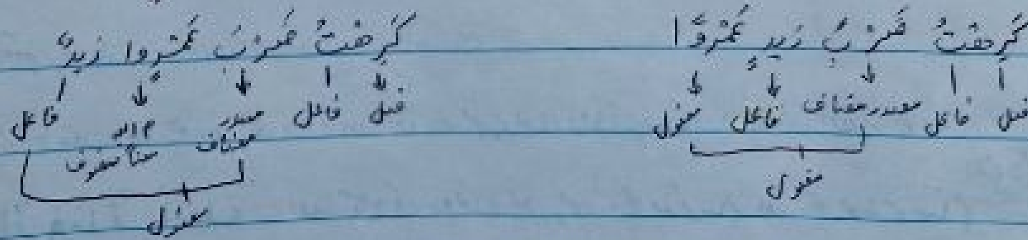


مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا

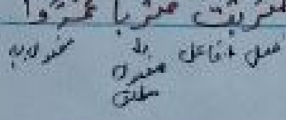
مصدر کے معمول کی مصدر پر تقدیم جائز نہیں۔ پس یہ نہیں کہا جائے گا۔ أَعْجَبَنِي زَيْدٌ ضَرْبُ عَمْرًوا
اور نہ ہی أَعْجَبَنِي عَمْرًوا ضَرْبُ زَيْدٍ کہنا درست ہوگا۔

مصدر کی اضافت فاعل اور مفعول کی طرف

مصدر کی اضافت فاعل کی طرف جائز ہے جیسے كَرِهْتُ ضَرْبَ زَيْدٍ عَمْرًوا (میں نے زید کے عمرو کو مارنے کو مکروہ جانا)
اور مصدر کی اضافت مفعول بہ کی طرف بھی جائز ہے جیسے : كَرِهْتُ ضَرْبَ عَمْرٍو زَيْدٌ



مصدر جب مفعول مطلق واقع ہو تو اس کا عمل : یہ عمل نہیں کرے گا۔ اس وقت عمل اُس فعل کا ہوتا ہے جو اس سے پہلے مذکور ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا عَمْرًوا۔ اسمیں عَمْرًوا ضَرَبْتُ کی وجہ سے منصوب ہے



اسم فاعل

تعریف :- اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہوتا ہے۔ تاکہ اُس ذات پر دلالت کرے جسکے ساتھ فعل حدوث کے معنی میں قائم ہے

[معنی حدوث :- کا مطلب یہ ہے کہ فعل اس ذات کے ساتھ 3 زمانوں میں سے کسی ایک زمانے کے ساتھ مُقید ہے]

اسم فاعل کا وزن

[اسم فاعل کی 2 صورتیں ہیں۔ ثلاثی مجرد سے ہوگا یا غیر ثلاثی مجرد سے]

ثلاثی مجرد سے :- ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے ضَارِبٌ اور نَاصِرٌ

غیر ثلاثی سے :- اُس فعل کے مضارع کے صیغہ کے مطابق ہوتا ہے۔ حرفِ مضارع کی جگہ میم مضموم لانے اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دینے کے ساتھ جیسے : مُدْخِلٌ ، مُسْتَخْرِجٌ

اسم فاعل کا عمل اور اسکی شرائط

اسم فاعل اپنے فعلِ معروف جیسا عمل کرتا ہے۔* [اسم فاعل کے عمل کرنے کے لیے 2 شرطیں ہیں]

1. اگر اسم فاعل حال یا مستقبل کے معنی میں ہو تو [6 چیزوں میں سے ایک پر سہارا لے کر عمل کرتا ہے]
2. [اسم فاعل 6 چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر سہارا پکڑے ہوئے ہو]

وہ 6 چیزیں یہ ہیں :-

1. مبتدا پر اعتماد ہو۔ جیسے : زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ
2. یا ذوالحال پر۔ جیسے : جَاءَنِیْ زَیْدٌ ضَارِبًا اَبُوْهُ عَمْرًوا (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا باپ عمرو کو ...)
3. یا موصول پر۔ جیسے : مَرَرْتُ بِالضَّارِبِ اَبُوْهُ عَمْرًوا (گزرا میں اس شخص کے پاس سے کہ اس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے)
4. یا موصوف پر۔ جیسے : عِنْدِیْ رَجُلٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًوا (میرے پاس مرد ہے جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے)
5. یا ہمزہ استفہام پر۔ جیسے : اَقَائِمٌ زَیْدٌ (کیا زید کھڑا ہونے والا ہے)
6. یا حرفِ نفی پر۔ جیسے : مَا قَائِمٌ زَیْدٌ (زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے) (زید نے عمرو کو گزشتہ کل مارا)

اسم فاعل اگر ماضی کے معنی میں ہو تو اضافتِ معنوی واجب ہے۔ جیسے : زَیْدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو اَمْسِ

یہ اُس وقت ہے جب اسم فاعل نکرہ ہو اور بہر حال جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اسمیں تمام زمانے برابر ہوں گے (تمام امور)

جیسے : زَیْدٌ الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًوا اَلْآنَ اَوْ غَدًا اَوْ اَمْسِ (زید جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے، آج یا کل یا گزشتہ کل)

مبتدا | یعنی الذی | اسم فاعل | مرفوع بہ فاعل | منصوب بہ | مفعول فیہ | حال / مستقبل | ماضی (اب اسم فاعل سے کوئی بھی معنی مراد لے سکتے ہیں کیونکہ اسم الف لام آ گیا ہے)

فعل تام ہے۔ فعل سے مراد معنی حدوثی والی معنی ہے۔ مراد ... الضارب ... ذات کو کہا جاتا ہے جس کے ساتھ ... ضرب معنی حدثی ہے۔

اسم فاعل اگر غیر ثلاثی مجرد ہو تو اس باب کے فعل مضارع کے وزن پر ہوگا ...

* یعنی فاعل کو رفع اور 6 اسماء کو نصب دیتا ہے

یعنی اگر اس کا فعل لازم ہے تو عمل لازم ہوگا اگر اس کا فعل متعدی ہے تو یہ عمل متعدی ہوگا۔

یعنی فاعل فعل سے مشتق ہے تو جیسے کہ ... جیسا عمل کرتا ہے ...

اضافت لفظی میں ... اضافت معنوی ...

زید ضارب عمرو امس
خبر | اسم فاعل | مضاف | مضاف الیہ

مَرَرْتُ بِالضَّارِبِ أَبُوْهُ عَمْرًوا

فعل + نائب فاعل — الف لام اسم موصول — اسم فاعل — فاعل — مفعول
صلہ — جار — مجرور — ظرف لغو — جملہ فعلیہ خبریہ

جَاءَنِي زَيْدٌ ضَارِبًا أَبُوْهُ عَمْرًوا

فعل + مفعول بہ — ذوالحال — اسم فاعل — فاعل — مفعول بہ
حال — فاعل

زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ

مبتدا — اسم فاعل — م + مضاف الیہ
فاعل — شبہ جملہ ہو کر خبر

مَا قَائِمٌ زَيْدٌ

اسم فاعل — فاعل

أَقَائِمٌ زَيْدٌ

اسم فاعل — فاعل قائم مقام خبر
مبتدا ای قسم ثانی
جملہ اسمیہ انشائیہ

عِنْدِي رَجُلٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًوا

خبر مقدم — موصوف — اسم فاعل — فاعل — مفعول بہ
صفت
مبتدا مؤخر

اسم مفعول

تعریف = اسم مفعول ایسا اسم ہے جو فعل متعدی سے مُشتق ہو تاکہ اُس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہو

اسم مفعول کا وزن

ثلاثی مجرد سے = اسم مفعول کا صیغہ ثلاثی مجرد سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے لفظاً جیسے مَضْرُوْبٌ یا تقدیراً جیسے مَقُوْلٌ اور مَرْمِيٌّ۔

ثلاثی مجرد کے علاوہ سے = اسم فاعل کی مانند ہے [یعنی رباعی اور خماسی سے اسم مفعول اسم فاعل کی طرح ہے] یہاں آخر سے پہلے والے حرف پر فتحہ آئے گا، جیسے مُدْخَلٌ اور مُسْتَخْرَجٌ

اسم مفعول کا عمل اور اسکی شرط

شرائط کے ساتھ جو اسم فاعل میں ذکر کی گئیں

اسم مفعول وہی عمل کرتا ہے جو فعل مجہول کرتا ہے [یعنی نائب فاعل کو رفع اور باقی مفاعیل کو نصب]

~~اسم مفعول اگر نکرہ ہو تو اسکے عمل کے لیے وہی شرطیں ہیں جو اسم فاعل میں تھیں~~

ان دو صورتوں میں عمل کرے گا

زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ الْآنَ أَوْ غَدًا أَمْسِ

اسم مفعول — م + م الیہ: نائب فاعل — حال — مستقبل

ماضی کی صورت میں عمل نہیں کرے گا اور ماضی جیسی کا

صفت مشبہ

صفتِ مشبہ کے شروع میں پایا جانے والا الف لام حرفی ہوتا ہے۔

صفت مشبہ کی تعریف = صفتِ مشبہ وہ اسم ہے جو فعلِ لازم سے مشتق ہو تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جسکے ساتھ فعل بطورِ ثبوت کے قائم ہے۔

صفت مشبہ کے اوزان = صفت مشبہ کا صیغہ اسم فاعل کے صیغہ اور اسم مفعول کے صیغوں کے خلاف ہوتا ہے۔ اور سماع سے پہچانا جاتا ہے جیسے: حَسَنٌ، صَعْبٌ اور ظَرِيفٌ (عقلمند)

صفت مشبہ کا عمل = صفتِ مشبہ مطلقاً اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔ مذکورہ اعتماد کی شرط کے ساتھ۔

صفت مشبہ کے 18 مسائل / 18 صورتیں

صفت مشبہ کے 18 مسائل ہیں۔ اسلیے کہ صفت یا لام کے ساتھ ہوگی یا بغیر لام کے ہوگی۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا معمول یا مضاف ہوگا یا لام کے ساتھ ہوگا یا ان دونوں کے بغیر ہوگا۔ اور مذکورہ صورتوں میں سے ہر ایک یا مرفوع ہوگا یا منصوب ہوگا یا مجرور ہوگا۔ پس یہ 18 صورتیں ہوئیں۔

ضمیر پانے کا قاعدہ :- یہ ہے کہ جب تو صفت مشبہ کے ذریعے اسکے معمول کو رفع دے گا تو اسوقت صفتِ مشبہ میں کوئی ضمیر نہ ہوگی۔ [اسلیے کہ اسوقت اسکا معمول خود اسکا فاعل ہے] اور جب تو نے صفت مشبہ کے ذریعے اسکے معمول کو نصب یا جر دیا تو اسوقت صفتِ مشبہ میں ایک ضمیر ہوگی۔ [جو موصوف کی طرف لوٹے گی اور صفت مشبہ کا فاعل بنے گی]

جیسے زیدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ

قسم معمول	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
صفت مشبہ معرف باللام — جبکہ معمول مضاف ہو	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهُهُ	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهَهُ	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهِهِ ؟
جبکہ معمول معرف باللام ہو	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهَ	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ
جبکہ معمول دونوں سے خالی ہو	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهٌ	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهًا	زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهٍ ؟
صفت مشبہ غیر معرف باللام — جبکہ معمول مضاف ہو	زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ	زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهَهُ	زَيْدٌ حَسَنُ وَجْهِهِ
جبکہ معمول معرف باللام ہو	زَيْدٌ حَسَنٌ الْوَجْهُ	زَيْدٌ حَسَنٌ الْوَجْهَ	زَيْدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ
جبکہ معمول دونوں سے خالی ہو	زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهٌ	زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهًا	زَيْدٌ حَسَنُ وَجْهٍ

صفتِ مشبہ کی 18 صورتیں حکم کے اعتبار سے 5 قسموں پر ہیں

کیونکہ معرفہ کی اضافت نکرہ کی طرف ناجائز ہے (اضافت معنویہ اور لفظیہ میں بھی)

① مُمْتَنِع جیسے اَلْحَسَنُ وَجْهِهِ اور اَلْحَسَنُ وَجْهٍ

② مُخْتَلَف فِيه = حَسَنُ وَجْهِهِ (اسمیں اختلاف ہے)

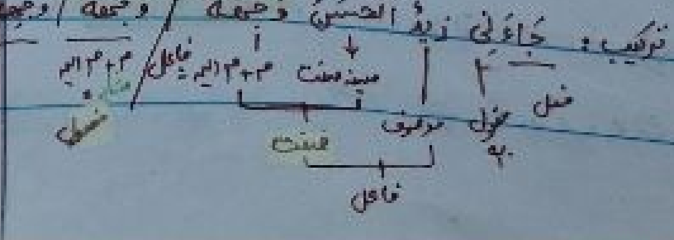
③ اَحْسَن = اگر ان میں ایک ضمیر موجود ہو

④ حَسَن = اگر ان میں دو ضمیریں ہوں۔

⑤ قبیح = اگر کوئی ضمیر نہ ہو

کیونکہ صفت مشبہ کا معمول مرفوع ہونے کی وجہ سے فاعل بن جاتا ہے اور صفت مشبہ میں کوئی ضمیر نہیں ہوتی اسکے معمول میں

ترکیب: جَاءَنِي زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهُهُ / وَجْهَهُ / وَجْهِهِ



صفت مشبہ = اَلْحَسَنُ
معمول = وَجْهُهُ

زَيْدٌ اَلْحَسَنُ وَجْهًا
مبتدا / خبر

زَيْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ
مبتدا / خبر / فاعل



اسم تفضیل کی تعریف

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو تاکہ موصوف پر دلالت کرے اپنے غیر میں زیادتی کے ساتھ۔

اسم تفضیل کا وزن

اسم تفضیل کا صیغہ صرف ثلاثی مجرد سے اَفْعَلُ (مذکر) کے وزن پر لایا جاتا ہے۔ اور وہ ثلاثی لَوْنٌ اور عَیْبٌ کے معنی میں نہ ہو۔ جیسے: زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ

پس اگر ثلاثی سے زائد ہو یا لون/عیب کے معنی میں ہو۔ تو واجب ہے کہ اس کا وزن ثلاثی مجرد سے اَفعل لایا جائے تاکہ مبالغہ اور شدت اور کثرت پر دلالت کرے۔ پھر اسکے بعد اس فعل کا مصدر ذکر کیا جائے تمیز کی بنا پر منصوب جیسے تو کہے: (وہ نکلنے کے اعتبار سے زیادہ سخت ہے) (وہ اس سرخی کے اعتبار سے زیادہ قوی ہے) (وہ اس لنگڑا ہونے کے اعتبار سے زیادہ قبیح ہے)

هُوَ اَشَدُّ اِسْتِخْرَاجًا ، هُوَ اَقْوٰی حُمْرَةً ، هُوَ اَقْبَحُ عَرَجًا

(هُوَ: مبتدا — اَشَدُّ: اسم تفضیل + ضمیر — اِسْتِخْرَاجًا: تمیز؛ اَقْوٰی: اسم تفضیل — حُمْرَةً: تمیز (مصدر کی بنا پر)؛ اَقْبَحُ: قبیح سے اسم تفضیل بنایا ہے (ثلاثی مجرد))

اسم تفضیل کا قیاسی استعمال

اسم تفضیل کا قیاسی استعمال یہ ہے کہ وہ فاعل کا معنی دینے کے لیے ہو۔ جیسا کہ گزر چکا۔ اور کبھی مفعول کے لیے بھی آتا ہے۔ قلت کے ساتھ۔ جیسے: اَعْذَرُ (زیادہ معذور) اَشْغَلُ (زیادہ مشغول) اَشْهَرُ (زیادہ مشہور)

اسم تفضیل کے استعمال کے 3 طریقے

① **مضاف کے ساتھ**: جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ ۔ اسم تفضیل کا استعمال اضافت کے ساتھ ہو تو اس کو مفرد لانا بھی جائز ہے۔ اور موصوف کے مطابق لانا بھی جائز ہے۔

مفرد لانے کی صورت میں مثالیں: زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ ، اَلزَّیْدَانِ اَفْضَلُ الْقَوْمِ ، اَلزَّیْدُوْنَ اَفْضَلُ الْقَوْمِ

موصوف کے مطابق لانے کی مثالیں: زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ ، اَلزَّیْدَانِ اَفْضَلَا الْقَوْمِ ، اَلزَّیْدُوْنَ اَفْضَلُوْا الْقَوْمِ

(اسم تفضیل اپنے معنی کے لحاظ سے ماقبل موصوف کی صفت بنتا ہے — کیونکہ موصوف صفت میں مطابقت ہوتی ہے)

② **الف لام کے ساتھ**: اسمیں مطابقت واجب ہے (یعنی اسم تفضیل معرف باللام کو موصوف کے مطابق لانا واجب ہے) افراد، تثنیہ، جمع، مذکر و مونث میں)

جیسے : زَيْدٌ الأفْضَلُ اَلزَّيْدَانِ الأَفْضَلَانِ اَلزَّيْدُوْنَ الأَفْضَلُوْنَ

③ مِن کے ساتھ

تیسری قسم میں واجب ہے کہ اسم تفضیل ہمیشہ مُفرد مذکر ہو۔ جیسے :

زَيْدٌ وَ هِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو اَلزَّيْدَانِ وَالْهِنْدَانِ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو اَلزَّيْدُوْنَ وَالْهِنْدَاتُ اَفْضَلُ۔

اسم تفضیل — جار مجرور — ضمیر فاعل — مل کر

* تینوں صورتوں میں اسم تفضیل میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے (مُستتر) اور وہ اسی ضمیر پر عمل کرتا ہے۔

* اسم تفضیل اسم ظاہر پر کبھی عمل نہیں کرتا ہے۔ مگر اہل عرب کے اس قول جیسے میں :

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي عَيْنِهِ الْكُحْلُ مِنْهُ فِي عَيْنِ زَيْدٍ (میں نے کوئی آدمی نہیں دیکھا کہ اسکی آنکھ میں سرمہ زیادہ اچھا ہو اُس سرمہ سے جو زید کی آنکھ میں ہے)

اسم تفضیل — اسم ظاہر (اَحْسَنُ کا فاعل)

واحد مذکر کی وجہ
وجہ : مِنْ اتصال کی وجہ سے مِن اسم تفضیل کا جزء بن جاتا ہے اگر مِن سے پہلے اَفْضَلُوْنَ پڑھتے ہیں تو واؤ نون کی وجہ سے فاصلہ آئے گا جس سے اتصال نہیں ہوگا۔

جہاں یہ چار چیزیں پائی جائیں وہاں اسم ظاہر اسم تفضیل کا فاعل بن سکتا ہے۔

معنیٰ کے اعتبار سے اچھا رجل نہیں ہے بلکہ رجل کی آنکھ میں موجود سرمہ ہے۔ سرمہ کو فعل رجل کے لحاظ سے

① اس مثال سے مُراد یہ ایسا مقام ہے جہاں اسم تفضیل لفظوں کے اعتبار سے ایک شے کی صفت ہو اور معنیٰ کے اعتبار سے اس شے کے متعلق کی صفت ہو۔

(جیسے اَحْسَنُ رَجُلًا کی صفت ہے)
(اسم تفضیل رجل کے متعلق کی صفت ہو رہا ہے یعنی اَحْسَنُ (اسم تفضیل) معنیٰ کے اعتبار سے کحل کی صفت ہے)

② مُتعلق اُس شے میں اور کسی دوسری شے میں مُشترک ہو (جیسے سرمہ رجل اور زید میں مشترک ہے)

③ وہ شے جو متعلق ہے ایک اعتبار سے مُفَضَّل (جسکو فضیلت دی گئی ہو) اور دوسرے اعتبار سے مُفَضَّل علیہ (جس پر فضیلت دی گئی ہو) ہو۔
(رجل کی آنکھ میں سرمہ کو زید کی آنکھ میں سرمہ پر فضیلت دی گئی ہے)

④ (وہ اسم تفضیل منفی ہونا چاہیے) ما نافیہ کے داخل ہونے کی وجہ سے مُفَضَّل اور مُفَضَّل علیہ کی ترتیب اُلٹ ہو جائے گی

کلمہ کی دوسری قسم فعل

فعل کی 3 قسمیں ہیں : ماضی مضارع امر

① فعل ماضی کی تعریف اور اعراب

ماضی وہ فعل ہے جو ایسے زمانے پر دلالت کرے جو تمہارے زمانے سے پہلے ہو ۔ اور

فعل ماضی مبنی برفتحہ ہوتا ہے ۔ اگر اسکے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک لگی ہوئی نہ ہو اور نہ اسکے آخر میں واؤ ہو

جیسے : ضَرَبَ

اور ضمیر مرفوع متحرک کے ساتھ مبنی بر سکون ہوگا ۔ جیسے : ضَرَبْتُ

اور واؤ کے ساتھ مبنی برضمہ ہوگا جیسے : ضَرَبُوْا

② فعل مضارع

دوسری قسم مضارع ہے اور مضارع (مشابہ) وہ فعل ہے جو اسم کے مشابہ ہو حروفِ اَتَیْن میں سے کسی ایک کے اسکے شروع میں آنے کیوجہ سے ۔ خواہ

(فعل اور اسم فعل کا دونوں کا پہلا حرف متحرک)

مشابہت لفظی ہو : ① حرکات و سکنات کے متفق ہونے میں ۔ جیسے یَضْرِبُ اور یَسْتَخْرِجُ مشابہ ہے ضَارِبٌ اور مُسْتَخْرِجٌ کے

② فعل مضارع اسم کے ساتھ مشابہ ہے ان دونوں کے شروع میں لام تاکید داخل ہونے کیوجہ سے جیسے تو کہے

اِنَّ زیدًا لَیَقُوْمُ جیساکہ تو کہتا ہے ۔ اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (اسم میں)

③ فعل مضارع اسم کے مشابہ ہے حروف کی تعداد کے برابر ہونے میں

مشابہت معنوی ہو : فعل مضارع کی اسم کے ساتھ مشابہت معنوی یہ ہے کہ جسطرح

اسم فاعل میں زمانہ حال اور مستقبل ہوتا ہے اسی طرح فعل مضارع میں بھی زمانہ حال اور مستقبل ہوتا

ہے ۔ اسی وجہ سے نحویوں نے اس کا نام مضارع رکھا ہے ۔

اسلیے کہ مضارع کا معنی مشابہ ہونا ہوتا ہے ۔

مستقبل بعید کے لیے ↓ مستقبل قریب کے لیے ↓

سین اور سَوْفَ فعل مضارع کو استقبال کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں۔ جیسے سَيَضْرِبُ اور سَوْفَ يَضْرِبُ میں۔ اور

حال کا معنی بن جاتا

لامِ مفتوحہ فعل مضارع کو حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ جیسے: لَيَضْرِبُ (وہ مارتا ہے)

علاوہ ازیں میں تاکید کے لیے تو جب تاکید اور حال تو معنوں میں

کا اعراب

حروفِ مضارع سب کے سب رُباعی (مزید) میں مضموم ہوتے ہیں۔ جیسے: يُدَحْرِجُ اور يُخْرِجُ کیونکہ اسکی اصل يُؤَخْرِجُ تھی۔ اور

ان کے علاوہ میں علامتِ مضارع مفتوح ہوتی ہے۔ جیسے يَضْرِبُ اور يَسْتَخْرِجُ

اسم میں اصل اس کا معرب ہونا ہے
اور فعل میں اصل مبنی ہونا ہے

بے شک فعل مضارع کو نحویوں نے معرب کہا ہے۔ باوجود یہ کہ فعل میں اصل مبنی ہونا ہے فعل مضارع کی اسم کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے (فعل میں معرب کی خصوصیات پائی جاتی ہیں) جیساکہ آپ پہچان چکے اور اسم کی اصل (اس کا) معرب ہونا ہے

جیسے کہ اسم ہوتا ہے

اور یہ اسوقت ہے جبکہ فعل مضارع کے ساتھ نونِ تاکید* اور نونِ جمع مونث متصل نہ ہوں۔ (کیونکہ پھر مبنی ہیں)

جب یہ مضارع میں لگتا ہے تو یہ نون تاکید ہے
مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے اور فعل کو مبنی کر دیتا ہے

(نون خفیفہ / ثقیلہ) لَيَضْرِبَنْ لَيَضْرِبَنَّ (ثقیلہ و خفیفہ) يَضْرِبْنَ (نونِ جمع مونث)

فعل مضارع کے اعراب تین قسم کے ہیں۔ رفع، نصب اور جزم جیسے، يَضْرِبُ، لَنْ يَضْرِبَ اور لَمْ يَضْرِبْ

فعل مضارع کے اعراب کی 4 قسمیں

پہلی قسم: یہ ہے کہ حالتِ رفعی ضمہ کے ساتھ هُوَ يَضْرِبُ / أَنَا أَضْرِبُ / نَضْرِبُ

حالتِ نصبی فتحہ کے ساتھ لَنْ يَضْرِبَ

حالتِ جزم سکون کے ساتھ لَمْ يَضْرِبْ ↑

اور یہ مختص ہے مفرد صحیح غیر مخاطب کے ساتھ۔ تو کہے گا

واحد مونث مخاطب کے علاوہ جیسے (تَضْرِبِيْنَ)
کا یہ اعراب نہیں ہے

تثنیہ اور جمع پر نہیں
اور جو متکلم معنی کے اعتبار سے جمع ہوتا ہے مگر لفظاً مفرد ہوتا ہے۔ اس کے لیے بھی مفرد کے احکام لگتے ہیں

نحویوں اور صرفیوں کے صحیح میں فرق ہے۔
صرفی = ف ع ل حرفِ علت نہ ہو
نحوی = صحیح وہ ہے جسکے لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو۔ ف اور ع میں بے شک ہو
کے مقابلے

پہلی قسم :- مفرد صحیح غیر مخاطب کے ساتھ خاص ہے۔

فعل مضارع صحیح، مثال، اجوف، ناقص، لفیف، مہموز، مضاعف
یہ ساری 7 قسمیں اعراب کے اعتبار سے 4 میں تقسیم ہوں گی۔

14 میں سے 2 صیغے مبنی باقی 12 صیغے ان 4 قسموں میں کسی نہ کسی پر داخل ہوں گے

دوسری قسم :-

اعراب کے اعتبار سے یہ ہے کہ حالتِ رفعی ثبوتِ نون کے ساتھ

حالت نصب و جزم نون کو حذف کرنے کے ساتھ

اور یہ مختص ہے تثنیہ اور جمع مذکر اور مفرد (واحد) مؤنث مخاطبہ کے ساتھ۔ خواہ صحیح ہو یا غیر صحیح۔

تثنیہ یدعوان
جمع یدعون

اور تو یہ گا۔ هما

(رفعی) هُمَا يَفْعَلَانِ   هُمْ يَفْعَلُوْنَ   اَنْتِ تَفْعَلِيْنَ

لَنْ يَفْعَلَا (يدعوا)   لَنْ يَفْعَلُوْا (يدعوا)   لَنْ تَفْعَلِيْ

لَمْ تَفْعَلَا   لَمْ تَفْعَلُوْا   لَمْ تَفْعَلِيْ

تیسری قسم :-

اعراب کے اعتبار سے یہ ہے کہ حالتِ رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ (اصل میں ضمہ ہے ثقیل کی وجہ سے تلفظ میں نہیں پڑھا)

حالت نصب فتحہ لفظی کے ساتھ

حالتِ جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ

اور یہ مختص ہے ناقص یائی اور واوی کے ساتھ جبکہ وہ تثنیہ، جمع اور واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ نہ ہو۔ جیسے

هُوَ يَرْمِيْ وَ يَغْزُوْ   لَنْ يَرْمِيَ وَ لَنْ يَغْزُوَ   لَمْ يَرْمِ وَ لَمْ يَغْزُ

اصل يَرْمِيُ

چوتھی قسم

اعراب کے اعتبار سے یہ ہے کہ حالتِ رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ

حالت نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ

حالتِ جزم لام حذف کے ساتھ (یعنی لام کلمہ) (حرفِ علت الف جو)

اور یہ مختص ہے ناقص الفی کے ساتھ اور وہ ناقص الفی جو تثنیہ اور جمع اور واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ نہ ہو۔ جیسے:

هُوَ يَشْقٰى اور لَنْ يَشْقٰى اور لَمْ يَشْقَ

نصب ہے لیکن نظر نہیں آیا

اصل يَشْقَيُ تھا
باب فتح
قال والا قاعدہ لگا
یاء سے بدل کر آیا جو تم یاد نقلوں میں موجود رکھتے ہو

باقی صیغوں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر غائب، واحد متکلم، جمع متکلم
سارا یہ اعراب پہ ہیں۔
پہلی قسم اور دوسری قسم

فصل : فعل مضارع مرفوع کا عامل معنوی

فعل مضارع مرفوع کا عامل معنوی ہوتا ہے۔ اور وہ فعل کا عامل معنوی ناصب و جازم سے خالی ہونا ہے۔ جیسے

هُوَ يَضْرِبُ اور يَغْزُوْ اور يَرْمِيْ اور يَخْشٰى

مبتدا خبر

اس کا عامل معنوی ہے۔ ناصب و جازم نہیں اس لیے مرفوع ہے

فصل : فعل مضارع کے عامل ناصب

فعل مضارع منصوب کے عامل 5 حروف ہیں۔ أَنْ لَنْ كَيْ إِذَنْ أَنْ مُقَدَّرَہ

أُرِيْدُ أَنْ تُحْسِنَ إِلَيَّ (میں ارادہ کرتا ہوں کہ تو مجھ سے احسان کرے)

أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں)

أَنَا لَنْ أَضْرِبَكَ (میں ہرگز تمہیں نہیں ماروں گا)

فعل + انا فاعل — ناصبہ مصدریہ — فعل + انت فاعل — جار + مجرور متعلق — جملہ فعلیہ

فعل + فاعل — حرف ناصب — فعل + فاعل — مفعول — جملہ فعلیہ متعلق

مبتدا — حرف ناصب — فعل + فاعل — مفعول — خبر

إِذَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكَ (اس وقت اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے گا)

فعل — فاعل — ظرف لغو — جملہ فعلیہ

أَنْ سات جگہوں میں مقدر رہ کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے

أَنْ مقدرہ

أَنْ 7 مواقع میں مقدر ہوتا ہے

1) حَتّٰى کے بعد۔ جیسے: أَسْلَمْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں نے اسلام قبول کیا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

2) لامِ كَيْ کے بعد قَامَ زَيْدٌ لِيَذْهَبَ (زید کھڑا ہوا تاکہ وہ جائے)

3) لامِ جحد کے بعد وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ (اور نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے)

4) اس فاء کے بعد جو امر، نہی، استفہام، نفی، تمنی اور عرض کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے: ←

میں اَن چھپا ہوتا ہے

۹) اس فاء کے بعد جو امر، نہی، استفہام، نفی، تمنی، عرض کے جواب میں واقع ہو

امر — أَسْلِمْ فَتَسْلَمَ (تو اسلام قبول کرلے پس تو محفوظ رہے گا)

نہی — لَا تَعْصِ فَتُعَذَّبَ (نافرمانی مت کر (اللہ کی) کہ تو عذاب دیا جائے)

استفہام — هَلْ تَعَلَّمُ فَتَنْجُوَ (کیا تو نے علم حاصل کیا کہ نجات پائے)

نفی — مَا تَزُوْرُنَا فَنُكْرِمَكَ (اور نہیں زیارت کرتا تو تاکہ ہم تیرا اکرام کریں)

تمنی — لَيْتَ لِي مَالًا فَأُنْفِقَهُ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اسکو خرچ کرتا)

عرض — أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (تم ہمارے پاس کیوں نہیں آتے تاکہ تم بھلائی کو پہنچو)

فاء ان ... جواب میں آتی ہے

اگر فاء ان چھ چیزوں کے جواب میں نہ آئے تو اس فاء کے بعد بھی اَن چھپا ہوتا ہے

فاء عرض کے جواب میں آتا ہے

① أَسْلَمْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ الْجَنَّةَ
فعل + فاعل، حرف جر، فعل، فاعل، مفعول بہ، اَن مقدرہ، موصول حرفی، جملہ فعلیہ، مجرور

② قَامَ زَيْدٌ لِيَذْهَبَ
فعل، فاعل، لام کَی، فعل، فاعل، جملہ فعلیہ

③ وَمَا كَانَ لِيُعَذِّبَهُمْ
حرف نفی، فعل ناقص، اسم، لام جحد، جار، فعل مجہول، فاعل، مفعول، اَن ناصبہ مقدرہ، موصول، جملہ، مجرور، خبر

4.1 أَسْلِمْ فَتَسْلَمَ
فعل امر + انت فاعل، فاء برائے جواب امر، فعل + انت فاعل، جملہ انشائیہ طلبیہ، جملہ فعلیہ خبریہ

4.2 لَا تَعْصِ فَتُعَذَّبَ
فعل نہی + انت فاعل، فاء برائے نہی، اَن مقدرہ، فعل مجہول + فاعل، جملہ انشائیہ برائے نہی، جملہ فعلیہ برائے جواب نہی

4.3 هَلْ تَعَلَّمُ فَتَنْجُوَ؟
حرف استفہام، فعل + فاعل، فاء برائے جواب استفہام، اَن مقدرہ موصول، فعل + فاعل، جملہ، جملہ فعلیہ برائے استفہام، جملہ فعلیہ ہوکر جواب استفہام

4.4 مَا تَزُوْرُنَا فَنُكْرِمَكَ

4.5 لَيْتَ لِي مَالًا فَأُنْفِقَهُ
حرف مشبہ بالفعل، جار، مجرور، اسم، ظرف مستقر، ثابت + ضمیر، خبر مقدم، فاء برائے جواب تمنی، متکلم، فعل، ضمیر فاعل، مفعول، جملہ فعلیہ ہوکر جواب تمنی، جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر تمنی

4.6 أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا
کلمہ عرض، فعل، فاعل، جار، مجرور، فاء برائے جواب عرض، فعل، انت فاعل، مفعول، جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر عرض، جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب عرض

5) اس واؤ کے بعد (أن مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے) (پوشیدہ ہوتا ہے) جو ان مذکورہ (6) مقامات کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے

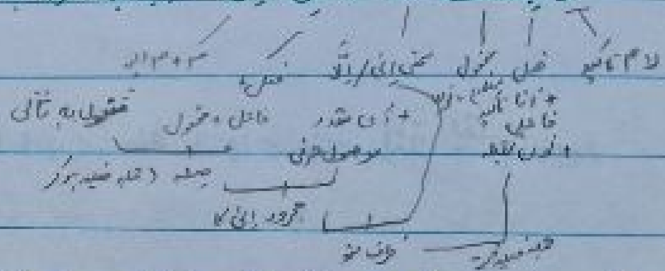
- أَسْلِمْ وَتَسْلَمَ (اسلام لے آ تاکہ تو سلامت رہے)

6) اس أَوْ کے بعد (أن پوشیدہ ہوتا ہے) جو إِلٰى أَنْ یا إِلَّا أَنْ کے معنی میں ہو۔ جیسے

(إلٰی کے بعد أن مقدر — إلّا کے بعد أن مقدر)

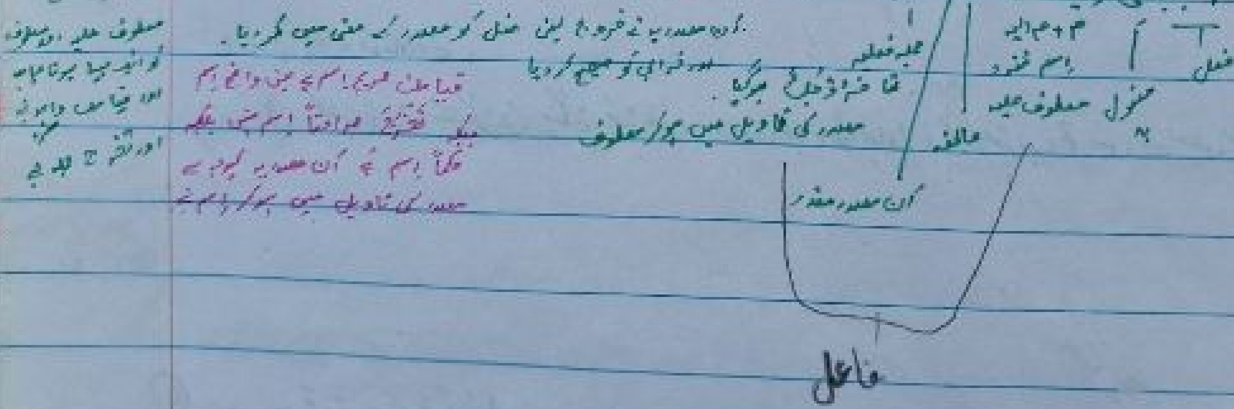
لَأَحْبِسَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي (میں تجھ کو ضرور بالضرور روکوں گا یا کہ تو میرا حق ادا کر دے)

تُعْطِی تھا تو أن نے یاء کو نصب دے دیا



7) واؤ عطف کے بعد (أن پوشیدہ ہوتا ہے) جب کہ معطوف علیہ اسم صریح ہو۔ جیسے

أَعْجَبَنِي قِيَامُكَ وَتَخْرُجَ (مجھ کو تیرے کھڑے ہونے اور نکلنے نے تعجب میں ڈالا)



أَن سے متعلق چند قاعدے

① اور جائز ہے

أَن کا ظاہر کرنا لامِ کَیْ کے ساتھ جیسے أَسْلَمْتُ لِأَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ
لامِ کَیْ

اور أَنْ کا ظاہر کرنا واؤِ عاطفہ کے ساتھ جیسے أَعْجَبَنِي قِيَامُكَ وَأَنْ تَخْرُجَ

② اور واجب ہے

أَن کا ظاہر کرنا لامِ کَیْ کے ساتھ جب وہ لَا نافیہ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے لِئَلَّا تَقُلَمَ لِأَنْ لَا تَقُلَمَ

③ اور جان لو! بے شک وہ أَنْ جو عَلِمَ (مادہ) کے بعد واقع ہو وہ فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا۔ بلکہ وہ أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة (مثقلہ سے مخفف) ہوتا ہے۔ جیسے عَلِمْتُ أَنْ سَيَقُومُ
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَى (جان لیا اللہ تعالیٰ نے کہ عنقریب تم میں سے بعض مریض ہونگے)

④ اور وہ أَنْ جو ظَنَّ يَظُنُّ کے بعد واقع ہونے والا ہو اسمیں دو وجہیں جائز ہیں۔

1۔ ایک یہ کہ أَنْ کو وجہ سے نصب ظَنَنْتُ أَنْ سَيَقُومَ

2۔ اور یہ کہ تو اسکو بنائے اس أَن کے مثل جو مادہ علم کے بعد واقع ہو جیسے:

ظَنَنْتُ أَنْ سَيَقُومُ (میں نے گمان کیا اس بات کا کہ عنقریب وہ کھڑا ہوگا)

فعل مضارع کے عواملِ جازمہ

فعل مضارع مجزوم کا عامل لَمْ اور لَمَّا اور لامِ امر اور لائے نہی اور کلماتِ مجازات یعنی کلماتِ شرط و جزا ہیں

۹ کلماتِ مجازات (۱۱)

کلماتِ مجازات دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں

(۵) کلماتِ مجازات یہ ہیں: اِنْ ـ مَهْمَا ـ اِذْمَا ـ حَيْثُمَا ـ اَيْنَ ـ مَتٰى ـ مَنْ ـ اَيٌّ ـ اَنّٰى ـ مَا

اور وہ اِنْ جو مقدر ہوتا ہے (شرط کے ساتھ) جیسے

لَمْ يَضْرِبْ ـ لَمَّا يَضْرِبْ ـ لِيَضْرِبْ لَا تَضْرِبْ اِنْ تَضْرِبْ اِضْرِبْ آخر تک

(1+2) لَمْ اور لَمَّا میں فرق

اور تو جان لے کہ

لَمْ فعل مضارع کو ماضی منفی بنا دیتا ہے اور لَمَّا بھی اسی طرح ہے مگر لَمَّا میں اسکے بعد توقع اور اس سے پہلے دوام ہوتا ہے. جیسے نَدِمَ الْاَمِيْرُ لَمَّا يَرْكَبْ (کھڑا ہوا امیر ابھی تک سوار نہیں ہوا)

اور اسی طرح خاص کر کے لَمَّا کے بعد فعل کا حذف کرنا جائز ہے. جیسے تو کہے

نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمَّا (شرمندہ ہوا زید اور نہیں) یعنی وہ نفع نہیں دیا اسکو شرمندگی نے) اور تو نہیں کہے گا نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمْ

بہرحال کلمہ مجازات حرف ہوں یا اسم وہ جملوں پر داخل ہوتے ہیں تاکہ اس بات پر دلالت کریں کہ پہلا جملہ دوسرے جملے کے لیے سبب ہے. اور پہلے جملہ کا نام شرط اور دوسرے کا نام جزا رکھا جاتا ہے۔

④ اِن شرطیہ (جازمات میں سے وہ اِن شرطیہ جو مقدر نہیں ہوتا)

جب شرط و جزا مضارع ہو یا ماضی ہو

اگر شرط و جزا دونوں فعل مضارع ہوں تو اُن دونوں میں لفظاً جزم واجب ہے۔ جیسے:
اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْکَ (اگر تو میری عزت کرے گا تو میں بھی تیری عزت کروں گا)

اگر شرط و جزا دونوں فعل ماضی ہوں تو کلمات جازمات ان دونوں پر لفظاً عمل نہیں کریں گے جیسے
اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ

اگر جزا اکیلا ماضی ہو تو شرط میں جزم واجب ہے۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ ضَرَبْتُکَ

اگر صرف شرط فعل ماضی ہو تو اسمیں (جزا میں) دو صورتیں جائز ہیں۔ جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمْکَ / اُکْرِمُکَ

جزا پر فاء کا داخل ہونا یا داخل نہ ہونا (فاء رابطہ)

اور تو جان لے کہ اگر جزاء فعل ماضی بغیر قد کے ہو تو اسمیں فاء کا لانا جائز نہیں ہے جیسے
اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ اَکْرَمْتُکَ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا

جواز کی 2 صورتیں

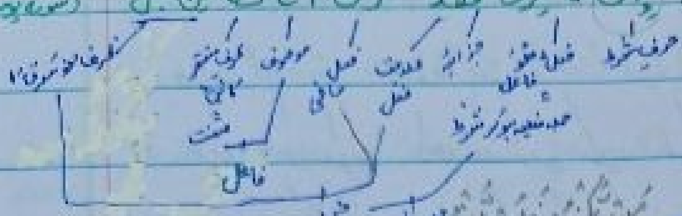
اگر جزاء فعل مضارع مثبت ہو ① یا منفی لا کے ساتھ ہو ② تو اسمیں دو وجہیں جائز ہیں جیسے
اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْکَ / فَاَضْرِبُکَ
اِنْ تَشْتِمْنِیْ لَا اَضْرِبْکَ / فَلَا اَضْرِبُکَ

اگر جزاء مذکورہ دونوں قسموں میں سے کوئی ایک نہ ہو تو اسمیں فاء کا لانا واجب ہے جیسے

اور یہ 4 صورتوں میں ہے۔

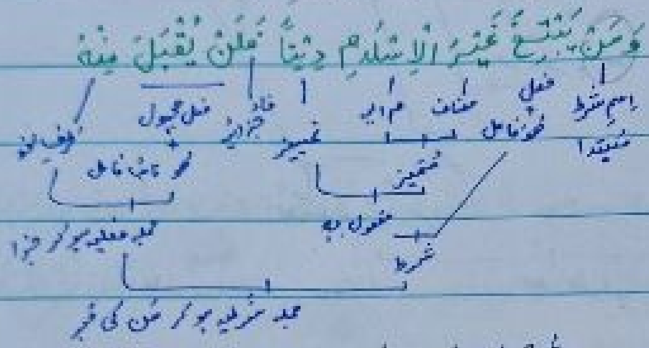
(اگر اس نے چوری کی ہو تو اس سے پہلے اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے)

جب
1) جزاء ماضی قد کے ساتھ ہو جیسے اللہ تعالی کا فرمان: إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ (سورہ یوسف 77)



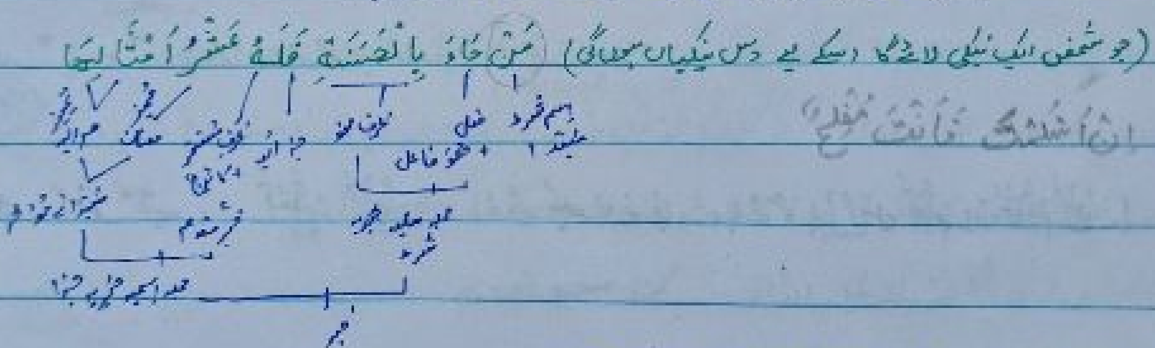
2) دوسری صورت یہ ہے کہ مضارع منفی بغیر لا کے ہو۔ جیسے

(اور جو اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا) وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ (سورہ آل عمران 85)



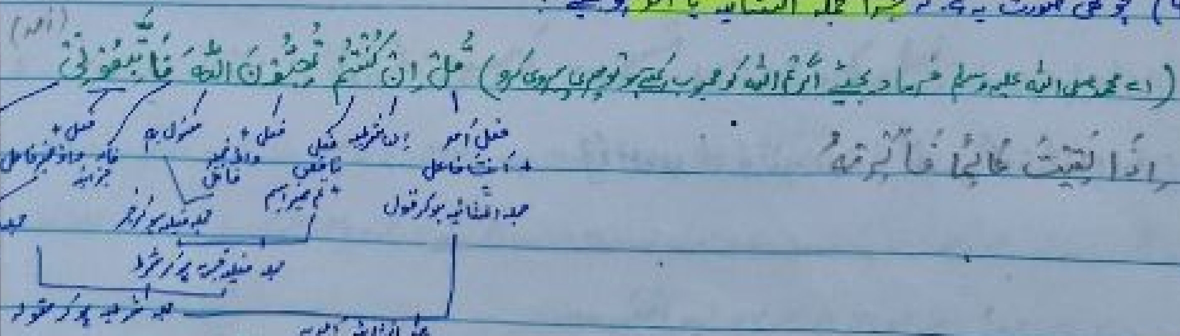
3) تیسری صورت یہ ہے کہ جزا جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(جو شخص ایک نیکی لائے گا اسکے لیے دس نیکیاں ہوں گی) مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا (سورہ انعام 160)

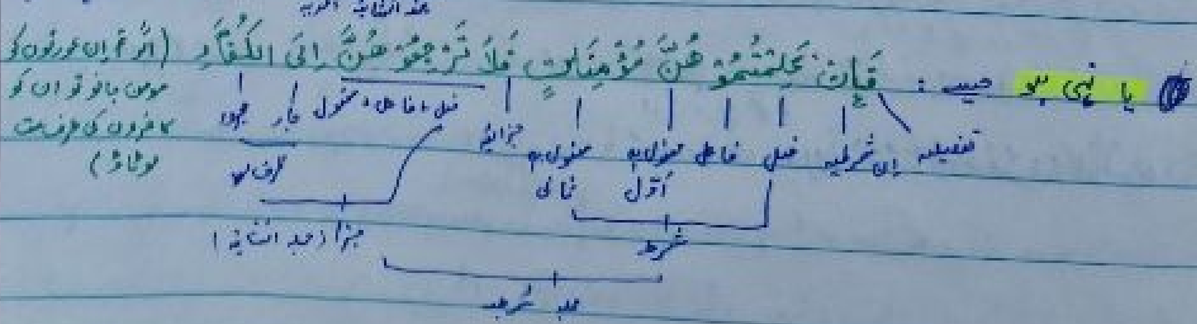


4) چوتھی صورت یہ ہے کہ جزا جملہ انشائیہ یا امر ہو جیسے:

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے اگر تم اللہ کو محبوب رکھتے ہو تو میری پیروی کرو) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي (سورہ آل عمران 31)



5) یا نہی ہو جیسے: فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ (اگر تم ان عورتوں کو مومن جانو تو ان کو کافروں کی طرف مت لوٹاؤ) (سورہ ممتحنہ 10)

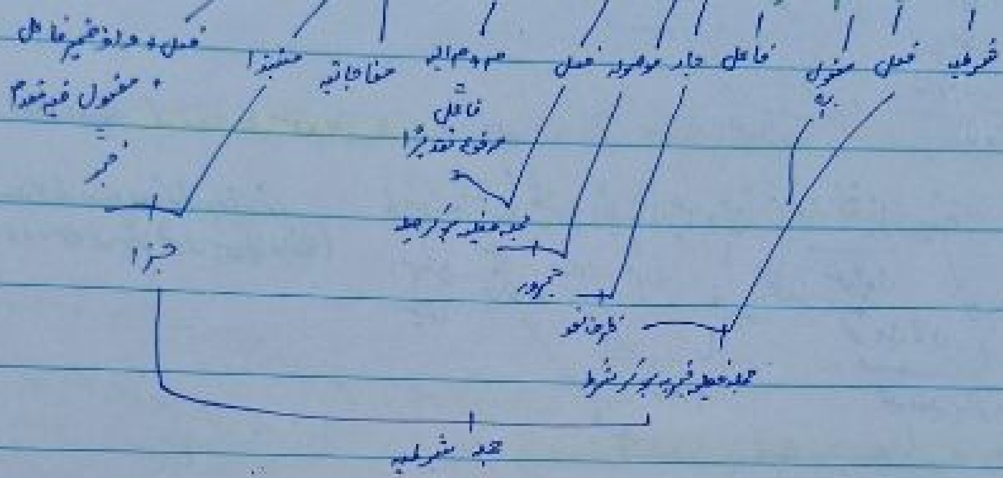


فاء کی جگہ اِذا کا آنا

اور کبھی جب جزاء جملہ اسمیہ ہو تو فاء کی جگہ اِذا (مفاجاتیہ) واقع ہوتا ہے۔ جیسے

اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے۔ ان کو ان کے عملوں (گناہوں) کے سبب ہوتی ہے، جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں تو وہ اچانک نا امید ہو جاتے ہیں

وَاِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ (سورہ روم ۔ 36)



کلمات مجازات جن کے بعد اِن مقدر ہوتا ہے

اور "اِن" پانچ افعال کے بعد مقدر ہوتا ہے۔ جیسے

1۔ امر کے بعد جیسے: تَعَلَّمْ تَنْجُ (تو اگر سیکھے گا تو نجات پائے گا) [اصل تَعَلَّمْ اِنْ تَتَعَلَّمْ تَنْجُ]

2۔ نہی کے بعد لَا تَكْذِبْ يَكُنْ خَيْرًا لَّكَ (جھوٹ مت بول اگر تو جھوٹ نہیں بولے گا تو تیرے لیے بہتر ہوگا)

[اصل عبارت لَا تَكْذِبْ اِنْ لَا تَكْذِبْ يَكُنْ خَيْرًا لَّكَ]

3۔ استفہام کے بعد هَلْ تَزُوْرُنَا نُكْرِمْكَ (کیا تو ہماری زیارت کرے گا اگر تو ہماری زیارت کرے گا تو ہم تیری عزت کریں گے) (ورنہ ہم تیرا اکرام کریں)

اصل عبارت = هَلْ تَزُوْرُنَا اِنْ تَزُوْرُنَا نُكْرِمْكَ

۴۔ تمنی کے بعد جیسے لَيْتَكَ عِنْدِي أُخْدِمَكَ (کاش تو میرے پاس ہوتا اگر تو میرے پاس ہوتا تو میں تیری خدمت کرتا)

[اصل عبارت: لَيْتَكَ عِنْدِي إِنْ تَكُنْ عِنْدِي أُخْدِمْكَ]

پاس ہونا خدمت کا سبب بن رہا ہے

۵۔ عرض کے بعد جیسے أَلَا تَنْزِلُ بِنَا تُصِبْ خَيْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں اترتے اگر آپ ہمارے پاس اترتے تو آپ بھلائی کو پہنچتے)

[اصل عبارت: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا إِنْ تَنْزِلْ بِنَا تُصِبْ خَيْرًا]

پاس آنا بھلائی کا سبب بن رہا ہے

إِنْ بعض مواقع پر نفی کے بعد بھی مقدر ہوتا ہے، جیسے لَا تَفْعَلْ شَرًّا يَكُنْ خَيْرًا (شر کا کام نہ کرو تیرے لیے بہتر ہوگا)

اصل عبارت لَا تَفْعَلْ شَرًّا إِنْ لَا تَفْعَلْ شَرًّا يَكُنْ خَيْرًا

اور یہ اس وقت ہے جب یہ قصد کیا جائے کہ اول ثانی کے لیے سبب ہے۔ جیسا کہ مثالوں میں دیکھا

اسی وجہ سے ہمارا قول "تَعَلَّمْ تَنْجُ" کا معنی إِنْ تَتَعَلَّمْ تَنْجُ ہے۔ اسی طرح باقی مثالیں۔

(اگر تو کفر کرو تو آگ میں داخل ہو جاؤ گے)

پس اسی وجہ سے تیرا یہ قول "لَا تَكْفُرْ تَدْخُلِ النَّارَ" کہنا صحیح نہیں ہے (ممتنع ہے) سببیت کے ممتنع ہونے کی وجہ سے۔ اس لیے کہ ["إِنْ" مقدر کرنے کی صورت میں عبارت یوں ہوگی]

"لَا تَكْفُرْ إِنْ لَا تَكْفُرْ تَدْخُلِ النَّارَ" کہنا صحیح نہیں ہے۔

فعل کی تیسری قسم : اَمر

امر وہ صیغہ ہے جس کے ذریعہ فاعل مخاطب سے فعل طلب کیا جاتا ہے۔ اس طور پر کہ فعل مضارع سے علامتِ مضارع کو حذف کر دیا جائے۔ پھر دیکھو پس اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف ساکن ہو تو ہمزہ وصل مضموم اس کے شروع میں اضافہ کر دے

اگر اس کا تیسرا حرف (یعنی عین کلمہ) مضموم ہو جیسے اُنْصُرْ۔

اور ہمزہ مکسور کا شروع میں اضافہ کر دے اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو۔ جیسے اِعْلَمْ، اِضْرِبْ اور اِسْتَخْرِجْ

اور اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف متحرک ہو تو ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں ہے، جیسے عِدْ اور حَاسِبْ

اور امر کا صیغہ باب افعال سے قسم ثانی سے آتا ہے | اور وہ علامتِ جزم پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے

اِضْرِبْ، اُنْصُرْ، اِرْمِ، اِسْعَ، اِضْرِبَا، اِضْرِبُوْا، اِضْرِبِيْ

واحد متکلم میں أُأَكْرِمُ ہو گیا دو ہمزہ آ گئے تو پڑھنا مشکل تھا تو ایک ہمزہ کو حذف کر دیا ... اور یہ ہمزہ وصل ہے ہی نہیں بلکہ ہمزہ قطعی ہے۔ کیونکہ ہمزہ وصل ... أَكْرِمْ تھا

فعل مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ (فعل مجہول)

تعریف :- یہ وہ فعل ہے جس کا فاعل کلام سے حذف کر دیا گیا ہو اور مفعول کو اسکے قائم مقام کر دیا گیا ہو
اور یہ فعل متعدی کے ساتھ خاص ہے۔

فعل مجہول کی علامت کے اعتبار سے 3 صورتیں ماضی میں

① اسکی علامت ماضی میں یہ ہے کہ اس کا اوّل حرف مضموم ہو فقط اور آخر سے پہلا حرف مکسور ہو ان ابواب میں
جن کے شروع میں ہمزہ وصل اور تاء زائدہ نہ ہو۔ جیسے : ضُرِبَ ، اُخْرِجَ ، اُکْرِمَ

② اور یہ کہ اس کا اوّل اور ثانی حرف مضموم ہو اور آخر کا ماقبل حرف مکسور ہو۔ ان ابواب میں
جن کے شروع میں تاء زائدہ ہو جیسے : تُفُعِّلَ اور تُضُورِبَ تَفَاعُل يَتَفَاعَلُ تُفُوعِلَ يُتَفَاعَلُ
تَفَعَّلَ يَتَفَعَّلُ

③ اور یہ کہ اس کا اوّل اور ثالث حرف مضموم ہو اور آخر کا ماقبل حرف مکسور ہو ان ابواب میں
جن کے شروع میں ہمزہ وصل ہو۔ جیسے : اُسْتُخْرِجَ اور اُقْتُدِرَ

اور ہمزہ حرفِ مضموم کا تابع ہوگا۔ اگر ہمزہ (تلفظ میں) ساقط نہ ہو۔

فعل مضارع مجہول کی علامت

فعل مضارع میں فعل مجہول کی علامت یہ ہے۔ کہ حرفِ مضارع
مضموم ہو۔ اور آخر سے ماقبل والا حرف مفتوح ہو۔ جیسے يُضْرَبُ اور يُسْتَخْرَجُ ۔
مگر باب مفاعلہ ، افعال ، تفعیل ، (فعللہ اور ان کے 8 ملحق ابواب) میں کیونکہ مجہول کی علامت
ان ابواب میں ماقبل آخر کا فتحہ ہے۔ جیسے يُحَاسَبُ اور يُدَحْرَجُ
اَجوف میں اسکے فعل مجہول کا ماضی قِيْلَ اور بِيْعَ ہے
اور اشمام کے ساتھ بھی قِيْلَ اور بِيْعَ ہے۔
اور واؤ کے ساتھ قُوْلَ اور بُوْعَ بھی پڑھا گیا ہے۔

اور اسی طرح اُخْتِيْرَ اور اُنْقِيْدَ کا باب ہے۔ مگر اُسْتُخِيْرَ اور اُقِيْمَ نہیں پڑھا گیا ہے۔

اِن دونوں میں فُعِلَ (وزن) کے مفقود ہونے کی وجہ سے اور ان کے مضارع میں عین کلمہ الف سے بدل جاتا ہے۔ جیسے یُقَالُ اور یُبَاعُ

فعل متعدی

یا فعل متعدی ہو گا۔

متعدی وہ فعل ہے۔ جس کے معنی کا سمجھنا اپنے متعلق پر موقوف ہو جو فاعل کے علاوہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ

یا فعل لازم ہو گا۔

لازم وہ فعل ہے۔ جو اسکے برخلاف ہو۔ جیسے قَعَدَ اور قَامَ (وہ بیٹھا، وہ کھڑا ہوا)

فعل متعدی کی 4 اقسام

1. وہ فعل جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا
2. وہ فعل جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو۔ جیسے أَعْطٰی زَیْدٌ عَمْرًا دِرْهَمًا اور اس میں دو مفعولوں میں سے ایک پر اختصار کرنا جائز ہے۔ جیسے أَعْطَيْتُ زَيْدًا یا أَعْطَيْتُ دِرْهَمًا بخلاف باب عَلِمْتُ کے (اس میں دو مفعولوں میں سے کسی کو حذف کرنا جائز نہیں)
3. اور کبھی فعل تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے۔ جیسے أَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا

* اور اسی قبیل سے أَرٰی، أَنْبَأَ، نَبَّأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، حَدَّثَ ہیں۔ (یہ ساتوں ابواب أَعْلَمَ کی طرح ہیں)

* اِن ساتوں افعال کا مفعول اول آخر کے دونوں مفعولوں کے ساتھ أَعْطَيْتُ کے دونوں مفعولوں کے مانند ہے۔

اِن تینوں میں سے کسی ایک پر اکتفا کے جائز ہونے میں۔ جیسے تو کہے أَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا

* اِن افعال کے مفعول ثانی اور مفعول ثالث باب عَلِمْتُ کے دونوں مفعولوں کی طرح ہے۔ ان دونوں میں سے کسی ایک مفعول پر اکتفا کے جائز نہ ہونے میں۔ پس تو یہ نہیں کہہ سکتا: أَعْلَمْتُ زَيْدًا خَيْرَ النَّاسِ

بلکہ تو کہے گا۔ أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا خَيْرَ النَّاسِ (میں نے زید کو بتایا کہ عمرو تمام لوگوں سے بہتر ہے)

مفعول اول، مفعول ثانی و ثالث

أفعالِ قلوب

أفعالِ قلوب 7 ہیں۔ عَلِمْتُ (یقینی) ظَنَنْتُ حَسِبْتُ خِلْتُ (ظنی) رَأَيْتُ (یقینی) زَعَمْتُ وَجَدْتُ (یقینی)

أفعالِ قلوب کا عمل: یہ أفعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں۔ جیسے: عَلِمْتُ زَيْدًا عَالِمًا (میں نے زید کو عالم یقین کیا)

أفعالِ قلوب کی خصوصیات

① أفعالِ قلوب کے دو مفعولوں میں سے کسی ایک پر اکتفا کرنا جائز نہیں۔ برخلاف باب أَعْطَيْتُ کے۔ لہٰذا عَلِمْتُ زَيْدًا نہیں کہہ سکتے۔

② ان کے عمل کو لغو کر دینا جائز ہے جب یہ أفعال (دونوں مفعولوں کے) وسط میں واقع ہوں۔ جیسے: زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ یا أفعالِ قلوب (جملے کے) آخر میں واقع ہوں۔ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ

③ جب أفعالِ قلوب استفہام، نفی اور لامِ ابتداء سے پہلے واقع ہوں تو یہ مُعَلَّق ہوں گے (یعنی لفظاً عمل نہیں کریں گے اور معناً عمل کریں گے) جیسے: عَلِمْتُ أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو؟ (فعل، فاعل، استفہام) اور نفی سے پہلے جیسے عَلِمْتُ مَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ

کیونکہ استفہام، لامِ ابتداء وغیرہ صدارت چاہتے ہیں۔

اور لامِ ابتداء سے پہلے جیسے: عَلِمْتُ لَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ

④ اور ان میں ایک خصوصیت اِن کے فاعل اور مفعول أ دونوں کا شئ واحد کے لیے ضمیر ہونے کا جائز ہونا ہے (شئ واحد کی دو ضمیر بن ہوں) جیسے: عَلِمْتُنِي مُنْطَلِقًا (میں نے اپنے آپ کو چلنے والا جانا) (فعل، فاعل، مفعول اول، مفعول ثانی) ظَنَنْتُكَ فَاضِلًا (تو نے اپنے آپ کو فاضل جانا)

باقی تمام افعال جیسے ضربَ وغیرہ میں فاعل اور مفعول کی ضمیریں ایک ہی شخص میں نہیں ہو سکتیں۔

اور جان لو کہ ظَنَنْتُ کبھی اِتَّهَمْتُ (تہمت) کے معنی میں ہوتا ہے اور عَلِمْتُ بمعنی عَرَفْتُ اور رَأَيْتُ بمعنی أَبْصَرْتُ (آنکھوں سے دیکھنا) اور وَجَدْتُ بمعنی أَصَبْتُ الضَّالَّةَ کے معنی میں آتا ہے (میں نے گمی ہوئی چیز کو پایا)

(دل سے دیکھنا)

ان کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ لیکن کبھی یہ دل سے ہٹ کر دوسرے کاموں کے معنی میں آتا ہے جیسے ظَنَنْتُ سے اتَّهَمْتُ

ان صورتوں میں دوسرے مفعول کی حاجت نہیں رہتی۔

پس اس صورت میں یہ مفعولِ واحد کو نصب دیتے ہیں۔ اور اس وقت یہ افعالِ قلوب میں سے نہیں ہوں گے۔

افعالِ ناقصہ

افعالِ ناقصہ وہ افعال ہیں جو فاعل کو ایسی صفت پر ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ جو ان کے مصدر کی صفت کے علاوہ ہو۔ اور افعالِ ناقصہ کان، صار، ظلّ، بات ... آخر تک ہیں۔ یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ تاکہ اپنے معنی کا حکم اور اثر اس کی نسبت کو عطا کریں۔ (یعنی افعالِ ناقصہ اپنے معنی کا حکم اور اثر خبر کو عطا کریں)

پس اوّل کو رفع دیتے ہیں اور ثانی کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

خبر
اب کان پر جملے

(حاشیہ:) قائم کی نسبت جملہ اسمیہ میں زید کی طرف تھی۔ مگر جب کَانَ اسمیہ (جملہ) پر داخل ہوا۔ تو ... دالا معنی ... مطلب یہ ... مطلب یہ ہے کہ زید کھڑا ہو گیا / زید کھڑا تھا

(حاشیہ:) وہ فعل فاعل کے ... کو ثابت کرتا ہے جیسے ... میں فعل ... فاعل زید کے ... کو ثابت کرتا ہے۔ مگر افعالِ ناقصہ میں کان زید قائما میں ... صفت کو ثابت کرتا ہے ... جو اپنے مصدر کے معنی ... کے علاوہ ہوتی ہے۔ یعنی یہاں کان زید کے لیے صفت قیام کو ثابت کرتا ہے

کلمہ کَانَ 3 قسم پر ہے۔

① **اوّل ناقصہ** : اور وہ اپنے فاعل کے لیے اپنی خبر کے زمانہ ماضی میں ثابت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

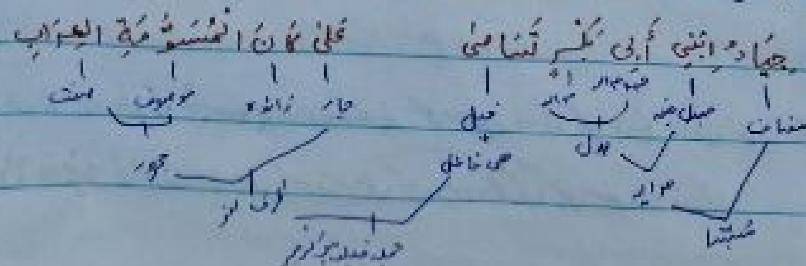
دائمًا : یا دائمًا جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان :

منقطعًا : یا منقطعًا۔ جیسے : کَانَ زَیْدٌ شَابًّا (زید جوان تھا)

② **دوسرا تامہ** : کان کی دوسری قسم تامہ ہے جو بمعنی ثَبَتَ اور حَصَلَ ہے۔ جیسے: کَانَ الْقِتَالُ یعنی حَصَلَ الْقِتَالُ (لڑائی ہوئی)

③ **تیسری زائدہ** : کان کی تیسری قسم زائدہ ہے۔ جس کے ساقط کرنے سے جملہ کا معنی نہیں بدلتا۔ جیسے شاعر کا قول۔ میرے بیٹے ابوبکر کے تیز رفتار گھوڑے اُن عربی گھوڑوں پر جن پر علامت ہوتے ہیں بلند ہوتے ہیں خوبصورت گھوڑے ہیں

جِيَادُ ابْنِي أَبِي بَكْرٍ تَسَامَى عَلَى كَانَ الْمُسَوَّمَةِ الْعِرَابِ



ناقصہ نام رکھنے کی وجہ: ان میں باقی افعال کی نسبت نقصان پایا جاتا ہے۔ مطلب کہ باقی افعال حدث اور زمان دونوں پر دلالت کرتے ہیں۔ اور یہ افعال صرف زمان پر دلالت کرتے ہیں۔ اور باقی افعال اپنے مرفوع (فاعل) کے ساتھ مکمل ہو جاتے ہیں۔ جبکہ یہ افعال اپنے مرفوع کے ساتھ مکمل نہیں ہوتے بلکہ اپنے منصوب (مفعول) کے محتاج ہوتے ہیں۔

أفعالِ ناقصہ کا استعمال

صَارَ انتقال کے لیے آتا ہے۔ جیسے صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا

أَصْبَحَ أَمْسَىٰ أَضْحَىٰ ① مضمونِ جملہ کو ان کے اوقات کے ساتھ ملانے پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے أَصْبَحَ زَيْدٌ ذَاكِرًا

یعنی زید صبح کے وقت میں ذکر کرنے والا تھا

② اور صَارَ کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ جیسے أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا)

(زید غنی ہو گیا)

③ اور یہ تینوں تامّہ بھی ہوتے ہیں جیسے دَخَلَ فِي الصَّبَاحِ - دَخَلَ فِي الضُّحَىٰ

اور دَخَلَ فِي الْمَسَاءِ

ظَلَّ - بَاتَ

یہ دونوں مضمونِ جملہ کو اپنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: ظَلَّ زَيْدٌ كَاتِبًا (زید دن کے وقت کاتب ہو گیا)

اور صَارَ کے معنی میں ہے۔ صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا)

مَا زَالَ مَا بَرِحَ مَا فَتِئَ مَا انْفَكَّ

یہ اپنے فاعل کے لیے اپنی خبر کے ثبوت کے استمرار اور دوام پر دلالت کرتے ہیں۔ جب سے فاعل نے خبر کو قبول کیا ہے۔ جیسے

مَا زَالَ زَيْدٌ أَمِيرًا (زید ہمیشہ سے امیر ہے۔ یعنی زید کی امیری اس زمانے جاری اور دائمی ہے جب سے زید امارت کے قابل ہوا ہے)

اور ان کو حرفِ نفی لازم ہے۔

مَا دَامَ

فاعل کو اپنی خبر کو وقت کے ساتھ ثابت کرتا ہے

مَا دَامَ اُس مدت میں شے کی تعیین پر دلالت کرتا ہے کہ جس میں اسکی خبر اسکے فاعل کے لیے ثابت ہے۔ جیسے:

۸ أَقُومُ مَا دَامَ الْأَمِيرُ جَالِسًا (میں اُس وقت تک کھڑا رہوں گا جب تک کہ امیر بیٹھنے والا ہے)

[illegible]

لَيْسَ

لیس منفی جملہ کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ زمانہ حال میں۔

اور بعض نے کہا ہے۔ کہ مطلقاً نفی پر دلالت کرتا ہے (چاہے ماضی اور مستقبل یا حال)

افعالِ مقاربہ

تعریف:- افعالِ مقاربہ وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے لیے خبر کے قریب ہونے پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں

عمل:- یہ افعال بھی افعالِ ناقصہ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

افعالِ مقاربہ کی اقسام

① لِلرَّجَاء (یعنی امید کے لیے) — رجاء امید کے لیے ہے۔ اور وہ عَسٰی ہے۔ اور عسٰی فعل جامد ہے۔
اس سے ماضی کے علاوہ دوسرے فعل استعمال نہیں کیا جاتا۔ اور فعل عسٰی کا عمل فعل کادَ کی طرح ہے (یعنی
وہ کادَ کی طرح اسم کو رفع دیتا ہے اور کادَ کی طرح اسکی خبر فعل مضارع ہوتی ہے، فرق یہ ہے عسٰی کی خبر فعل مضارع مع اَن اور اسکی بغیر اَن)
مگر یہ کہ اسکی خبر فعل مضارع مع اَن کے آتی ہے۔ جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ (امید ہے کہ زید عنقریب کھڑا ہو) عسٰی ناقصہ

اس مثال میں عسٰی کا اسم ہونے کی بنا پر مرفوع ہے۔ اور اَن یقوم محل نصب میں اس کی خبر ہے۔

اور خبر کا اسکے اسم پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے: عَسٰی اَنْ يَّقُوْمَ زَيْدٌ

تامہ (خبر کی ضرورت نہیں) — فاعل

عسٰی کا فاعل — اَنْ یَقُوْمَ عسٰی کا فاعل ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔

اور کبھی کبھی اَن کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: عَسٰی زَیْدٌ یَقُوْمُ (کادَ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے اَن کو حذف کر دیا جاتا ہے)

② لِلْحُصُوْلِ (حصول کے لیے) — دوسری قسم حصول کے لیے آتی ہے اور وہ کادَ ہے۔ اور اسکی خبر بغیر اَن کے
مضارع ہوتی ہے۔ جیسے: کَادَ زَیْدٌ یَقُوْمُ (زید کھڑے ہونے کے قریب ہے)۔ اور
کبھی کبھی اَن بھی داخل ہو جاتا ہے۔ جیسے کَادَ زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ (//)

یعنی یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خبر کا حصول فاعل کے لیے یقیناً قریب ہے، نہ کہ بطور امید۔

③ الأخذ اور الشروع في الفعل

تیسری قسم فعل کے کرنے شروع کرنے کے لیے ہے اور وہ طفق، جعل، کرب اور أخذ ہیں۔

اور ان کا استعمال کاد کی طرح ہے جیسے: طَفِقَ زیدٌ یکتبُ (زید نے لکھنا شروع کر دیا)۔

اور

أوشك بھی اور اس کا استعمال عسیٰ اور کاد کی طرح ہے۔ (یعنی کبھی خبر ان کے ساتھ فعل مضارع اور کبھی بغیر أن کے [illegible])

أفعال تعجب

فعل تعجب دو فعل (تعجب کے اظہار کے لیے نہ کہ تعجب کی خبر دینے کے لیے (جیسے میں نے تعجب کیا) حیرت کے اظہار کے لیے)

فعل تعجب وہ فعل ہے جو انشاء تعجب کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ (انشاء کی قید لگا کر وہ افعال نکال دیے جو تعجب کی خبر دیتے ہیں)

اور اسکے دو صیغے ہیں۔

① ما أفعله

جیسے ما أحسنَ زیدًا (کس چیز نے زید کو اچھا بنایا) اور أحسن میں ایک ضمیر ہے جو اس کا فاعل ہے۔

(ما: استفہامیہ مبتدا، أحسن: فعل تعجب، ضمیر فاعل، زیدا: مفعول)

② أفعِل به

دوسرا صیغہ أفعِل بہ ہے جیسے أحسِنْ بزیدٍ (زید کیا ہی حسین ہے)

(أحسن: فعل تعجب + ضمیر فاعل، ب: زائدہ، زید: مجرور لفظاً، مفعول)

فعل تعجب کے یہ دونوں صیغے انہی افعال سے بنائے جاتے ہیں جن سے أفعل التفضيل بنایا جاتا ہے

اور ممتنع میں وسیلہ بنایا جائے گا۔ اول میں ما أشدَّ استخراجًا ہے۔

ثانی میں أشدِدْ باستخراجه سے

جیسا کہ تم نے اسم تفضیل کی بحث میں جان لیا۔

اور ان دونوں میں تقدیم و تاخیر و فصل کے ساتھ تصرف جائز نہیں ہے

اور امام مازنی نے ظرف کے ساتھ فصل کو جائز رکھا ہے جیسے: ما أحسنَ اليومَ زيدًا (کس چیز نے زید کو آج اچھا کر دیا)

(ما: استفہامیہ مبتدا، أحسن: فعل تعجب + ضمیر فاعل، اليوم: مفعول فیہ، زيدا: مفعول)

یہ صرف امام مازنی کا قول ہے

اَفعالِ مَدح و ذَم

یہ وہ اَفعال ہیں۔ جو انشاء مدح و ذم کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ افعالِ مدح و ذم کے دو صیغے ہیں ① نِعْمَ ② حَبَّذَا

اَفعالِ مَدح

نِعْمَ — پہلا فعل نِعْمَ ہے

1) نِعْمَ کا فاعل: اس کا فاعل مُعَرَّف بِاللّام ہوتا ہے۔ جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ

2) یا اس کا فاعل مُعَرَّف بِاللّام کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے نِعْمَ غُلامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ

3) اور کبھی اس کا فاعل مضمر یعنی ضمیر مستتر ہوتا ہے اس وقت اسکی تمییز نکرہ منصوبہ کے ساتھ لانا واجب ہے۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ (زید مرد ہونے کے لحاظ سے اچھا ہے) یا اسکی تمییز لفظ مَا کے ساتھ ہوگی جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فَنِعِمَّا هِيَ (وہ کیا ہی اچھی بات ہے) یعنی نِعْمَ شَیْئًا هِيَ۔

اور زید کو مخصوص بالمدح کا نام دیا جاتا ہے۔ (یعنی مذکورہ مثالوں میں فاعل کے بعد جو زید واقع ہے اسکا)

حَبَّذَا — دوسرا فعل حَبَّذَا ہے

دوسرا فعل حَبَّذَا ہے۔ جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ (زید کیا ہی عمدہ ہے) — حَبَّ فعل مدح ہے۔ اور ذَا اس کا فاعل ہے۔ اور زید مخصوص بالمدح ہے۔ اور جائز ہے کہ مخصوص بالمدح سے پہلے یا اسکے بعد کوئی تمییز مذکور ہو جیسے حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ / حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلًا یا حال مذکور ہو جیسے: حَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ / حَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا

اَفعالِ ذَم

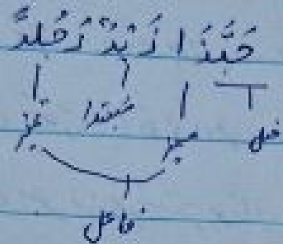
اَفعالِ ذم کے دو فعل ہیں۔ پہلا بِئْسَ ہے۔ جیسے بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو (برا ہے مرد عمرو)، بِئْسَ غُلامُ الرَّجُلِ عَمْرٌو (برا ہے مرد کا غلام عمرو)، بِئْسَ رَجُلًا عَمْرٌو (برا ہے عمرو باعتبار مرد ہونے کے)

دوسرا فعل سَاءَ ہے۔ جیسے سَاءَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (برا مرد ہے زید)، سَاءَ غُلامُ الرَّجُلِ زَیْدٌ (برا ہے مرد کا غلام زید)، سَاءَ رَجُلًا زَیْدٌ (برا ہے مرد کے لحاظ سے زید)

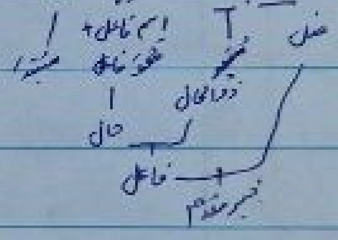
سَاءَ تمام احکام میں بِئْسَ کی مثل ہے۔

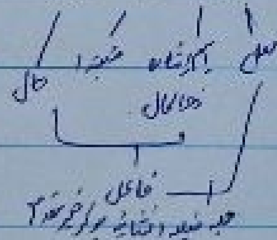
نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ — نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ — نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ — فَنِعِمَّا هِيَ

حَبَّذَا زَيْدٌ — حَبَّذَا رَجُلًا زَيْدٌ — حَبَّذَا زَيْدٌ رَجُلًا



حَبَّذَا رَاكِبًا زَيْدٌ — حَبَّذَا زَيْدٌ رَاكِبًا — بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ — بِئْسَ رَجُلًا عَمْرٌو





بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَمْرٌو — سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ — سَاءَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ

سَاءَ رَجُلًا زَيْدٌ — طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا — أَقُوْمُ مَا دَامَ الْأَمِيْرُ جَالِسًا

زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ

کلمہ کی تیسری قسم : حرف

حروف کی 17 اقسام ہیں ۔ کل 75 حروف

① حروفِ جارّہ 19	② حروف مشبّہ بالفعل 6	③ حروفِ عطف ١٠
④ حروفِ تنبیہ 3	⑤ حروفِ ندا 5	⑥ حروفِ ایجاب 6
⑦ حروفِ زیادہ 7	⑧ حروفِ تفسیر 2	⑨ حروفِ مصدر 3
⑩ حروفِ تحضیض 4	⑪ حروفِ توقع 1	⑫ حروفِ استفہام 2
⑬ حروفِ شرط 3	⑭ حرفِ ردع 1	⑮ تائے تانیث ساکنہ 1
⑯ نونِ تنوین 1	⑰ نونِ تاکید 1	

① حروفِ جارّہ

حروفِ جارہ وہ حروف ہیں ۔ جو فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کو اس اسم تک پہنچانے کے لیے وضع کیے گئے ہوں جس کے ساتھ یہ حروف ملے ہوئے ہوں ۔ جیسے :

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ — میں زید کے ساتھ گزرا

اَنَا مَارٌّ بِزَیْدٍ — میں گزرنے والا ہوں زید کے ساتھ
(اسم فاعل، حرفِ جر)

هٰذَا فِی الدَّارِ اَبُوْكَ یعنی اُشِیْرُ اِلَیْهِ فِیْهَا — یہ گھر میں تیرا باپ ہے (میں اس گھر میں اشارہ کرتا ہوں)
(معنی فعل: هٰذا اسم اشارہ، اُشِیْرُ فعل ماضی معنی ... اُشِیْرُ فعل؛ ظرفِ لغو؛ جملہ جاریہ فاعل؛ جملہ فعلیہ خبریہ)

هٰذا فی الدار ابوك — ظرفِ لغو، میں فی الدار، فاعل، خبر

حروفِ جارّہ تین قسموں پر ہیں

حروفِ جارہ 19 ہیں اور 3 قسموں پر ہیں۔

1. وہ جو فقط حروف ہیں اور وہ 15 ہیں : مِنْ اِلٰی حَتّٰی فِیْ بَاء لَام رُبَّ وَاوْ وَاوُالقسم تاءُالقسم باءُالقسم
2. وہ جو حرف اور اسم میں مشترک ہیں 5 ہیں : عَنْ عَلٰی کاف مُذْ مُنْذُ
3. وہ جو حرف اور فعل میں مشترک ہیں 3 ہیں : خلا عدا حاشا

1 حرف مِن اور اس کا استعمال

یہ ۴ معنوں کے لیے آتا ہے۔

1 - ابتدائے غایت کے لیے = یعنی اس چیز کی ابتداء بتانے کے لیے جس کی کوئی انتہا ہو۔ اسکی علامت یہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں اِلیٰ کا لانا صحیح ہو جو انتہائے غایت کے لیے ہے۔ جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ

2 - تبیین کے لیے = (مقصود کے اندر ابہام کی وضاحت کے لیے آتا ہے) اسکی علامت یہ ہے کہ اس (مِن) کی جگہ اَلَّذِی کا لانا صحیح ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ (الحج: ۳۰)

3 - تبعیض کے لیے = (یعنی فعل بعض مجرور کے ساتھ متعلق ہے) اسکی علامت یہ ہے کہ اسکی جگہ میں لفظِ بعض کا لانا صحیح ہو۔ جیسے اَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ

4 - زائدہ = اسکی علامت یہ ہے کہ اسکے ساقط کرنے سے معنی خراب نہ ہوں جیسے: مَا جَاءَنِیْ مِنْ اَحَدٍ (میرے پاس کوئی نہیں آیا)

(فاعل — زائدہ — مفعول — نفی)

بصریین کے نزدیک = مِن کلامِ موجب میں زائدہ نہیں ہوتا۔

کوفیین کے نزدیک = مِن کلامِ موجب میں زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے قَدْ کَانَ مِنْ مَطَرٍ (تحقیق بارش ہوئی)

اور اسکی مشابہ دوسری مثالیں۔ بصریوں میں تاویل کی گئی ہے۔

2 اِلیٰ جارہ اور اس کا استعمال

1 - انتہائے غایت کے لیے = یعنی مسافت کی انتہا کے لیے آتا ہے۔ جیسے اوپر گزر گیا

2 - مَعَ کے معنی میں آتا ہے بہت کم۔ جیسے اللہ عزوجل کا فرمان: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ (المائدہ: ۶)

3 - حتّٰی جارہ اور اس کا استعمال

1 - حتّٰی الٰی کی مثل ہے۔ (انتہائے غایت کے لیے آتا ہے) جیسے: نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّی الصَّبَاحِ (میں گذشتہ رات سویا صبح تک)

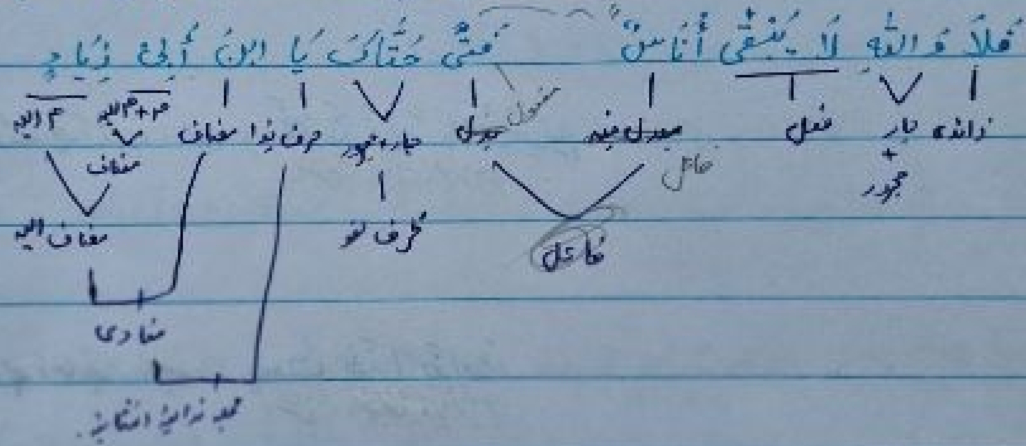
2 - اور مَعَ کے معنی میں کثرت سے آتا ہے۔ جیسے: قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّی الْمُشَاةِ

3 - حتّٰی صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے (ضمیر پر داخل نہیں ہوتا) پس حَتَّاهُ نہیں کہا جائے گا۔ بخلاف امام مبرّد کے۔ (امام مبرد کے نزدیک ضمیر پر بھی داخل ہو جاتا ہے)

اور شاعر کا قول شاذ ہے۔

اللہ کی قسم کوئی انسان مرد جوان باقی نہیں رہے گا یہاں تک کہ اے ابن ابو زیاد تو بھی باقی نہیں رہے گا

فَلَا وَاللّٰهِ لَا يَبْقَى أُنَاسٌ فَتًى حَتَّاكَ يَا ابْنَ أَبِي زِيَادٍ



4 - فی جارہ اور اس کا استعمال

فی ظرفیت کے لیے آتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّارِ، اَلْمَاءُ فِي الْكُوزِ

اور علیٰ کے معنی میں کم آتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ (طٰہٰ: 71)

5 ۔ باء جارہ اور اس کا استعمال ۔

الصاق استعانت
تعلیل تعدیہ
مصاحبت مقابلہ
ظرفیت

1. باء الصاق کے لیے آتا ہے جیسے : مَرَرْتُ بِزَيْدٍ

2. اور استعانت کے لیے آتا ہے جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (یعنی جس پر باء داخل ہے (باء کا مدخول) اس سے فعل میں مدد لی جا رہی ہے)

3. اور کبھی تعلیل کے لیے آتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول : (علت (وجہ) بیان کرنے کے لیے) إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ (بقرہ، ۵۴)

4. اور مصاحبت کے لیے آتا ہے۔ جیسے : خَرَجَ زَيْدٌ بِعَشِيرَتِهِ (زید اپنے کنبے کے ساتھ نکلا) باء اپنے ما قبل کو ما بعد سے متعلق کرنے میں مصاحبت بتلاتی ہے
اشتریت الفرس بسرجہ

5. اور مقابلہ کے لیے آتا ہے، جیسے بِعْتُ هٰذَا بِدَارٍ (میں نے یہ اس کے بدلے خریدا)
اشتریت العبد بالفرس

6. اور تعدیہ کے لیے آتا ہے جیسے ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ (فعل لازم کو متعدی کرتا ہے)

7. اور ظرفیت کے لیے آتا ہے، جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ اسم ظرف یعنی) ما بعد کو ما قبل کے لیے ظرف بنا دیتا ہے۔
یعنی باء کی جگہ فی بھی لگا سکتے ہیں

8. اور قیاسًا زائدہ ہوتا ہے، نفی کی خبر میں جیسے : مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ (اصول کے مطابق) کبھی لیس کی خبر اور ما مشابہ بلیس کی خبر پر باء زائدہ ہو جاتی ہے
اور استفہام میں جیسے : هَلْ زَيْدٌ بِقَائِمٍ
اور سماعًا زائدہ ہوتا ہے، مرفوع میں جیسے : بِحَسْبِكَ زَيْدٌ یعنی حَسْبُكَ زَيْدٌ (تجھے زید کافی ہے)

اور وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا ۝ یعنی کفی اللّٰہُ

اس نے اپنے ہاتھ کو ڈال دیا

اور منصوب میں جیسے : أَلْقَىٰ بِيَدِهِ یعنی أَلْقَىٰ يَدَهُ (اس نے اپنے ہاتھ کو ڈالا)

6- لام جارہ (5 معنوں کے لیے آتا ہے)

اختصاص کے لیے : جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ اَلْمَالُ لِزَيْدٍ (ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ خاص کرنا اور اس کی نسبت دوسرے کی طرف کر دینا)

اور تعلیل کے لیے : جیسے ضَرَبْتُهُ لِلتَّأْدِيبِ

اور زائدہ جیسے اللّٰہ تعالیٰ کا قول : رَدِفَ لَكُمْ (سورہ نمل : 72) یعنی

اور عَنْ کے معنی میں آتا ہے جب قول کے ساتھ استعمال کیا جائے جیسے اللّٰہ تعالیٰ کا فرمان : (علماء اس میں مختلف ہیں)

ایمان والوں کے بارے میں

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ [کہا ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا ان لوگوں کے حق میں جو ایمان لائے کہ اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ ہم سے آگے نہ نکل جاتے] (سورہ احقاف 11)

تعجب کے لیے قسم میں واؤ کے معنی میں آتا ہے ۔ جیسے : ہذلی کا قول شعر :

لِلّٰهِ يَبْقَىٰ عَلَى الْأَيَّامِ ذُو حِيَدٍ بِمُشْمَخِرٍّ بِهِ الظَّيَّانُ وَالْآسُ

(فعل — ظرف لغو — معطوف علیہ — معطوف)

(اللّٰہ کی قسم ۔ زمانہ پر کوئی بھی باقی نہیں رہے گا ...)

7 رُبَّ

رُبَّ وضع ہی تقلیل کے لیے ہوا ہے۔ پھر اس کا استعمال کثرت بیان کرنے کے لیے ہو گیا۔ اب یہ کثرت ہی بیان کرتا ہے

① رُبَّ تقلیل کے لیے آتا ہے جسطرح کم خبریہ تکثیر کے لیے آتا ہے

② اور صدرِ کلام کا مستحق ہوتا ہے (کلام اس سے شروع ہوتا ہے)

③ اور صرف نکرہ موصوفہ پر داخل ہوتا ہے جیسے : رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيتُهُ

④ یا ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے۔ جو کہ ہمیشہ مفرد مذکر ہوگی جسکی تمییز نکرہ منصوبہ کے ساتھ لائی گئی ہو۔

جیسے : رُبَّهُ رَجُلًا - رُبَّهُ رَجُلَيْنِ - رُبَّهُ رِجَالًا - رُبَّهُ امْرَأَةً ... اسیطرح

⑤ اور کوفیین کے نزدیک مطابقت واجب ہے۔ جیسے۔

رُبَّهُمَا رَجُلَيْنِ - رُبَّهُمْ رِجَالًا - رُبَّهَا امْرَأَةً -

⑥ اور کبھی رُبَّ کے ساتھ مَا کافّہ لاحق ہوتا ہے۔ پس وہ اسوقت دو جملوں (اسمیہ، فعلیہ) پر داخل ہوتا ہے جیسے

رُبَّمَا قَامَ زَيْدٌ رُبَّمَا زَيْدٌ قَائِمٌ

رُبَّ: مکفوفۃ عن العمل — ما: کافہ — قام: فعل — زید: فاعل — جملہ فعلیہ خبریہ

⑦ اس (فعل جو رُبَّ کے ساتھ ہو) کا فعل ماضی ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ رُبَّ تقلیلِ واقعی کے لیے آتا ہے۔ اور وہ ماضی کے ساتھ ہی متحقق ہوتی ہے۔ اور اس فعل کو اکثر (قرینہ کی صورت میں) حذف کر دیا جاتا ہے جیسے تمہارا قول : رُبَّ رَجُلٍ أَكْرَمَنِي اس شخص کے جواب میں جس نے کہا هَلْ لَقِيتَ مَنْ أَكْرَمَكَ ؟

لیعنی رُبَّ رَجُلٍ أَكْرَمَنِي لَقِيتُهُ جس میں أكرمنی رجل کی صفت ہے۔ اور لقیتہ اس کا فعل ہے اور وہ محذوف ہے۔

رُبَّ: حرف جر شبیہ بالزائد — رجل: مجرور لفظاً مرفوع محلاً — اکرمنی: جملہ فعلیہ ہو کر صفت — مبتدا — لقیتہ: جملہ فعلیہ ہو کر خبر

8 - واوِ رُبَّ

یہ وہ واؤ ہے جسکے ذریعہ اوّل کلام میں ابتدا کی جاتی ہے۔ جیسے شاعر کا قول:

اور میں نے بہت سے شہروں کو طے کیا اور ان میں سوائے یعافیر اور عیس کے اور کوئی انیس (دوست) نہیں ہے

(بہت سے شہر) وَبَلْدَةٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسُ (انیس: دوست) إِلَّا الْيَعَافِيْرُ (ہرن کے بچے) وَإِلَّا الْعِيْسُ (سفید اونٹ)

واوِ رُبّ

مثال - وَعَالِمٍ (تقلیل) يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ

٩ - واؤ قسم (وسعت میں دوسرے نمبر پر) 9

واؤ قسم اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے وَاللّٰهِ ۔ وَالرَّحْمٰنِ لَأَفْعَلَنَّ (ضمیر پر داخل نہیں ہوتا)

پس وَکَ لَأَفْعَلَنَّ نہیں کہا جائے گا

١٠ - تاءِ قسم (وسعت میں سب سے کم)

یہ صرف اللّٰہ کے ساتھ خاص ہے۔ پس تَالرَّحْمٰنِ نہیں کہا جائے گا۔ اور اہلِ عرب کا قول

تَرَبِّ الْكَعْبَةِ شاذ ہے۔

١١ - باءِ قسم (سب سے زیادہ وسعت پائی جاتی ہے) اللّٰہ کی قسم ہی لگا سکتے ہیں اور اللّٰہ کے نام (صفتی) میں پہلے درجہ پر)

بَاءِ قسم اسمِ ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل ہوتی ہے۔ جیسے بِاللّٰهِ بِالرَّحْمٰنِ اور بِكَ

(استعمال اسم رب، رحمن رحیم، اور مثل کی قسم بھی کھا سکتے ہیں۔)

جوابِ قسم ≈ قسم کے لیے جوابِ قسم ضروری ہے اور جوابِ قسم ایک جملہ ہوتا ہے جس کا نام الْمُقْسَمُ

عَلَيْهِ رکھا جاتا ہے۔ پس اگر وہ جملہ موجبہ ہو تو جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں لامِ تاکید کا داخل ہونا واجب ہے۔

جیسے: وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِمٌ ۔ وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا

جوابِ قسم
- جملہ موجبہ
  - جملہ فعلیہ — لام تاکید داخل
  - جملہ اسمیہ — لام تاکید داخل / اِنَّ داخل
- منفی — مَا / لَا کا داخل ہونا ضروری (فعلیہ / اسمیہ)

جملہ اسمیہ میں اِنَّ کے داخل ہونے کی مثال (اگر جملہ اسمیہ میں اِنَّ آرہا ہو تو)

(واجب ہے)
→ اور اِنَّ صرف جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا۔ جیسے وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ

واجب
اور اگر جوابِ قسم منفی ہو تو جواب میں مَا اور لَا میں سے کسی ایک کا داخل ہونا ضروری ہے
(اللہ کی قسم زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے)
جیسے: وَاللّٰهِ مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ (جملہ اسمیہ) وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ زَيْدٌ (جملہ فعلیہ) (اللہ کی قسم زید نہیں کھڑا ہوگا)
نافیہ

اور کبھی حرفِ نفی کو (مثبت سے) التباس کے زائل ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے
اللہ کا قول: تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ (سورہ یوسف: 85) یعنی لَا تَفْتَؤُا [اللہ کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہتے ہیں]
حرفِ نفی محذوف ہے

تفتؤا — ما فتئ سے مضارع بنا ہے۔ اسکے ساتھ حرفِ نفی ما کا ہونا چاہیے
منفی کا معنی نہیں دے رہا تھا۔ جیسے یہ مضارع ہے۔ یعنی جوابِ قسم
جملہ موجبہ ہو تو لام کا داخل ہونا ضروری ہوتا ہے
لیکن تاکہ لام سے التباس نہ ہو لہٰذا حذف کر دیا گیا

جوابِ قسم پر دال کرے
اور کبھی جوابِ قسم کو حذف کر دیا جاتا ہے اس وقت جبکہ قسم پر ایسا جملہ مقدم ہو جو جوابِ قسم پر دلالت کر رہا ہو جیسے
زَيْدٌ قَائِمٌ وَاللّٰهِ (یہاں حذف ہے جوابِ قسم) یا قسم وسط کلام میں ہو جیسے زَيْدٌ وَاللّٰهِ قَائِمٌ
مبتدا — خبر
دال پر جوابِ قسم

12۔ مِنْ جارہ

(وہیں سے تیر کمان سے شکار کی طرف پھینکا)
مِنْ مجاوزت کے لیے آتا ہے۔ (یعنی ایک مجرور سے دوسرے کو دور کرنا) رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ اِلَى الصَّيْدِ

13۔ عَلٰى جارہ

عَلٰى استعلاء کے لیے آتا ہے۔ (یعنی بلندی طلب کرنا) جیسے۔ زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)

4 — علی اور عن کا اسم بن جانا جب فوق و جانب کے معنی میں ہو تو اسم بن جاتا ہے

کبھی عَنْ اور علی اسم بن جاتے ہیں جب ان پر مِنْ داخل ہو جائے۔ (مِن کا داخل ہونا ان کے اسم ہونے کی علامت ہے)

جیسے: جَلَسْتُ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ (میں اسکے داہنی جانب بیٹھا) نَزَلْتُ مِنْ عَلَى الفَرَسِ

(علی: بمعنی فوق) (جَلَسْتُ: فعل و فاعل، مِنْ: جار، عَنْ: حرفِ جر تھا، اب اسم ہو گیا، یہاں عَن بمعنی جانب کے ہے، مضاف؛ يَمِينِهِ: مضاف الیہ؛ مجرور)

14. کاف تشبیہ

① کاف تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ جیسے زَيْدٌ كَعَمْرٍو (زید عمرو کی طرح ہے)

② اور زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (اسکی مثل کوئی چیز نہیں ہے)

(لَيْسَ: فعل ناقص، كَ: زائدہ، مِثْلِهِ: مضاف + مضاف الیہ، خبر مقدم، شَيْءٌ: اسم مؤخر)

(حاشیہ: تو یہاں اس کا معنی بنتا ہے کہ مثل جو اس کی مثل ہے جو غلط ہے، اس لیے کاف زائدہ ہے)

③ اور کاف مانند کے معنی میں اسم ہوتا ہے۔ جیسے شاعر کا قول: يَضْحَكْنَ عَنْ كَالْبَرَدِ الْمُنْهَمِّ (عورتیں ان دانتوں سے ہنستی ہیں جو مانند (بارش) اولوں کی طرح صاف شفاف ہیں)

جب اسم بنتا ہے تو مثل کے معنی میں ہو جاتا ہے

(يَضْحَكْنَ: فعل + فاعل، عَنْ: جار، كَ: بمعنی مثل، مضاف؛ الْبَرَدِ: موصوف، الْمُنْهَمِّ: صفت، مضاف الیہ؛ مجرور)

مُذْ اور مُنْذُ — 14 + 15

یہ دونوں زمانہ کے لیے آتے ہیں۔

ماضی — یا زمانہ ماضی میں فعل کی ابتداء کو بیان کرنے کے لیے آتے ہیں۔ جیسے شعبان کے مہینے میں تو کہے مَا رَأَيْتُهُ مُذْ رَجَبٍ

حاضر — یا حاضر میں ظرفیت کے لیے آتے ہیں جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ شَهْرِنَا / مُنْذُ يَوْمِنَا (میں نے اس کو مہینہ میں یا آج کے دن سے نہیں دیکھا)

یعنی فی شَهْرِنَا اور فی یومنا

(حاشیہ: یعنی مہینہ شروع ہونے سے لے کر اب تک نہیں دیکھا یا موجودہ دن میں نہیں دیکھا، یعنی جس مہینہ میں ہم ہیں)

خَلَا عَدَا حَاشَا (یہ افعال بھی ہوتے ہیں)

یہ تینوں استثناء کے لیے آتے ہیں۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدٍ / حَاشَا عَمْرٍو / عَدَا بَكْرٍ

② حروفِ مشبہ بالفعل

* حروفِ مشبہ بالفعل ۶ ہیں۔ إِنَّ أَنَّ كَأَنَّ لٰكِنَّ لَيْتَ اور لَعَلَّ

* یہ تمام حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ

* یہ حروف فعل پر داخل نہیں ہوتے۔ فعل پر اسوقت داخل ہوتے ہیں جب ان حروف کے بعد مَا کافہ آجائے۔ اسوقت مَا کافہ ان حروف کو عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔ جیسے إِنَّمَا قَامَ زَيْدٌ

إِنَّ اور أَنَّ میں فرق [(إِنَّ مکسورہ اور أَنَّ مکسورہ) المعجزہ]

اور تو جان لے۔ کہ إِنَّ مکسورۃ الھمزہ جملہ کے معنی کو نہیں بدلتا۔ بلکہ اس کو مؤکد کر دیتا ہے۔
اور أَنَّ مفتوح الھمزہ اپنے مابعد اسم اور خبر سے مل کر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے۔

إِنَّ کے مقامات

1) إِنَّ جب ابتدائی کلام میں ہو تو اس پر کسرہ واجب ہے۔ جیسے إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ
2) اور قول (قَالَ يَقُولُ) کے بعد۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ
3) اسم موصول کے بعد جیسے۔ مَا رَأَيْتُ الَّذِي إِنَّهُ فِي الْمَسَاجِدِ
4) جب اسکی خبر میں لام ہو۔ إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ

أَنَّ کے مقامات

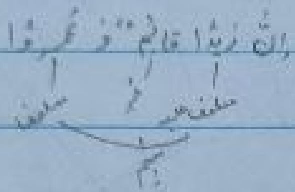
1) أَنَّ پر فتحہ واجب ہے جسوقت وہ فاعل واقع ہو جیسے: بَلَغَنِي أَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ
2) جسوقت مفعول واقع ہو۔ كَرِهْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ
3) جسوقت مبتدا واقع ہو۔ عِنْدِي أَنَّكَ قَائِمٌ
4) جسوقت مضاف الیہ واقع ہو۔ عَجِبْتُ مِنْ طُولِ أَنَّ بَكْرًا قَائِمٌ (میں بکر کے طول قیام سے متعجب ہوا)
5) جسوقت مجرور واقع ہو۔ عَجِبْتُ مِنْ أَنَّ بَكْرًا قَائِمٌ

6) اور لَوْ کے بعد جیسے: لَوْ أَنَّكَ عِنْدَنَا لَأَكْرَمْنَاكَ (اگر تحقیق تو ہمارے پاس ہوتا البتہ ہم تیرا اکرام کرتے)

7) لَوْلَا کے بعد - لَوْلَا أَنَّهُ حَاضِرٌ لَغَابَ زَيْدٌ (اگر وہ حاضر نہ ہوتا تو زید غائب ہو جاتا)

إِنَّ کے اسم پر رفع اور نصب کے ساتھ عطف کرنا جائز ہے، محل اور لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے

جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَعَمْرٌو وَعَمْرًا یا إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَعَمْرًا



اور تو جان لے!

إِنَّ مکسورہ کی خبر پر لام کا داخل ہونا جائز ہے۔

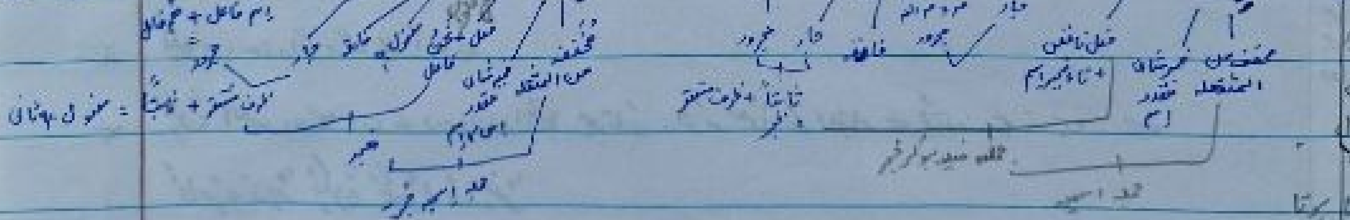
کبھی إِنَّ مکسورہ کو مخفف کر دیا جاتا ہے۔ پس اسکو لام لازم ہے۔ جیسے وَإِنْ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ (ھود ۱۱)

اسوقت اسکو لغو (باطل) کر دینا بھی جائز ہے۔ جیسے:

وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ (یٰس: 32)

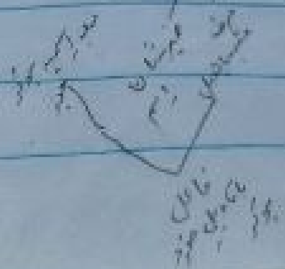
إِنْ مخففہ کا اُن افعال پر داخل ہونا جائز ہے جو مبتدا اور خبر پر داخل ہوں۔ جیسے اللہ کا قول:

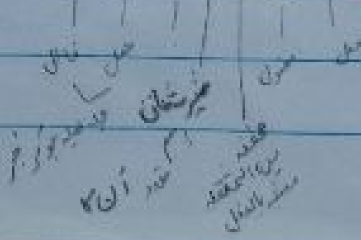
وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ (یوسف: 3) اور وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ (شعراء: 186)



اسی طرح أَنْ مفتوحہ بھی کبھی مخفف کر دیا جاتا ہے۔ پس اسوقت اسکو ضمیر شان مقدر میں عامل بنانا واجب ہے۔ پس وہ اسوقت جملہ پر داخل ہوتا ہے۔ چاہے وہ جملہ اسمیہ ہو جیسے: بَلَغَنِي أَنْ زَيْدٌ قَائِمٌ (مجھ تک بات پہنچی کہ تحقیق زید کھڑا ہے)

یا وہ جملہ فعلیہ ہو: بَلَغَنِي أَنْ قَدْ قَامَ زَيْدٌ



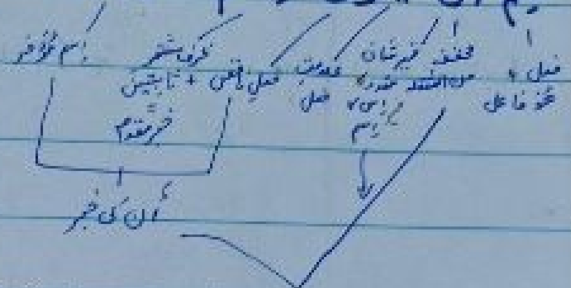


سین کے شروع میں لام داخل نہیں کرسکتے سوف کے شروع میں لام داخل کرسکتے ہیں۔

عمل مشددہ میں

اَنْ مفتوحہ مخففہ جب فعل پر واقع ہو تو اسوقت سین/سوف/قد یا حرف نفی کا فعل پر داخل ہونا ضروری ہے۔ (تاکہ مخففہ اور اَن مصدریہ میں فرق ہوجائے) جیسے اللہ کا قول:

عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ (سورہ مزمل: ۲۰)



ضمیر شان مستتر اَن مخففہ کا اسم ہے جملہ اسکی خبر ہوگا۔

اَن + اسم + خبر = دو مفعولوں کے قائم مقام

كَأَنَّ :

* كَأَنَّ تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ جیسے كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ ۔ اور یہ کافِ تشبیہ اور اِنَّ مکسورہ سے مرکب ہے۔
* اور بے شک اسکو کاف کے اسکے مقدم ہونے کی وجہ سے فتحہ دیا گیا ہے۔ اسکی تقدیری عبارت اِنَّ زَيْدًا كَالأَسَدِ ہے۔
(کیونکہ اِنَّ آپ شروع کلام میں نہیں دیا)
* كَأَنَّ کبھی مخففہ ہوتا ہے، پس اسوقت یہ عمل نہیں کرے گا، جیسے كَأَنْ زَيْدٌ أَسَدٌ
(معلق ہوجاتا ہے)

لٰكِنَّ

یعنی کلام سابق سے جو وہم پیدا ہوا ہے اسے دور کرنے کے لیے

* لٰكِنَّ استدراک (وہم کو دور کرنا) کے لیے آتا ہے۔
* لٰكِنَّ ایسے دو کلاموں کے درمیان واقع ہوتا ہے، جو کہ معنی کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے

غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ

* لٰكِنَّ کے ساتھ واؤ کا لانا جائز ہے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ وَلٰكِنَّ عَمْرًا قَاعِدٌ
* لٰكِنَّ کبھی مخففہ (نون) ہوتا ہے۔ پس عمل سے لغو کر دیا جاتا ہے۔ جیسے مَشَى زَيْدٌ وَلٰكِنْ بَكْرٌ عِنْدَنَا
(مخففہ)

تمام میں منصوب ہوتا ہے لیکن وہ عمل / ناعمل پر سکتی ہے

لَیْتَ

تمنی کے لیے آتا ہے، جیسے لَیْتَ هِنْدًا عِنْدَنَا

امام فراء نے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمًا کو اَتَمَنّٰی کے معنی میں جائز قرار دیا ہے۔

(حاشیہ: ان کے نزدیک لَیْتَ فعل ہے اور یہ دونوں اس کے مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب)

(لَیْتَ: بمعنی اَتَمَنّٰی، فعل بہ فاعل — زَیْدًا: مفعول بہ اوّل — قَائِمًا: مفعول بہ ثانی)

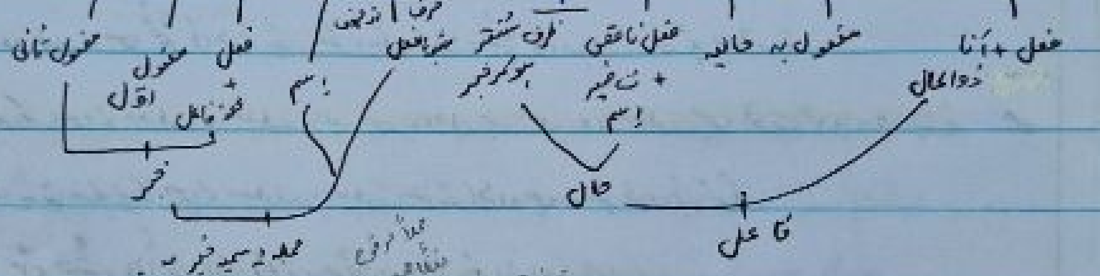
لَعَلَّ

(ممکن شے کی امید)

* لَعَلَّ ترجّی کے لیے آتا ہے، جیسے شاعر کا قول شعر:

(حاشیہ: میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں ان میں سے نہیں ہوں ۔۔۔ امید ہے کہ شاید اللہ پاک مجھے نیکی کی توفیق عطا فرما دے۔)

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا



* لَعَلَّ کو جارہ بنا کر مابعد کو جر دینا شاذ ہے جیسے لَعَلَّ زَیْدٍ قَائِمٌ کہنا شاذ ہے۔

* لَعَلَّ میں چند لغات ہیں - عَلَّ عَنَّ أَنَّ لَأَنَّ اور لَعَنَّ

* امام مبرّد کے نزدیک لَعَلَّ کی اصل عَلَّ ہے جس میں لام کو زائد کیا گیا ہے۔ اور باقی لغات اسکی فرع ہیں۔

③ حروفِ عطف

حروفِ عطف ۱۰ ہیں۔

واؤ فاء ثُمَّ حَتّٰی أَوْ إِمَّا أَمْ لَا بَلْ لٰكِنْ

1) پہلے 4 جمع کے لیے آتے ہیں۔

2) واؤ تو مطلقاً جمع کے لیے آتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو۔ برابر ہے کہ آنے میں زید مقدم ہو یا عمرو۔

3) فاء ترتیب کے لیے آتا ہے۔ بلا مہلت ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو جبکہ زید مقدم ہو اور عمرو مؤخر ہو بغیر مہلت کے

4) ثُمَّ ترتیب کے لیے آتا ہے مہلت کے ساتھ جیسے دَخَلَ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو جبکہ زید مقدم ہو اور ان دونوں کے درمیان مہلت ہو

5) حَتّٰی ترتیب اور مہلت میں ثُمَّ کی طرح ہے۔ مگر اسکی مہلت ثُمَّ کی مہلت سے کم ہوتی ہے۔

شرط : یہ ہے کہ اس کا معطوف معطوف علیہ میں داخل ہو اور وہ معطوف میں قوت کا فایدہ دیتا ہے۔ جیسے

(یعنی یہ بتانے کے لیے کہ جس کا معطوف معطوف علیہ کے اجزاء میں سے اکثر قوی ترین ہے)

مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الْأَنْبِيَاءُ (لوگ مر گئے یہاں تک کہ انبیاء کرام بھی)

یا ضعف کا فایدہ دیتا ہے جیسے قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّى الْمُشَاةُ (حاجی آگئے حتی کہ پیدل چلنے والے بھی آگئے)

أَوْ إِمَّا اور أَمْ

یہ تینوں حروف دو اُمور میں سے ایک کے لیے حکم کو ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ مبہم طور پر نہ کہ معین طور پر۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ أَوْ امْرَأَةٍ

إِمَّا حرفِ عطف ہوتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے دوسرا إِمَّا مذکور ہو۔ جیسے هٰذَا الْعَدَدُ إِمَّا زَوْجٌ وَإِمَّا فَرْدٌ

حرف إِمَّا کو أَوْ پر مقدم کرنا جائز ہے۔ جیسے: زَیْدٌ إِمَّا كَاتِبٌ أَوْ أُمِّيٌّ

أَمْ دو قسموں پر ہے۔

1) مُتصلہ : جس کے ذریعہ کلام میں مذکور دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کیا گیا ہو۔ اور اَم کے ذریعہ سوال کرنے والا اُن دونوں میں سے ایک کے ثبوت کو مبہم طور پر جانتا ہے۔ برخلاف اَوْ اور إمَّا کے کہ بے شک ان دونوں کے ذریعہ سوال کرنے والا دونوں میں سے ایک کے ثبوت کو بالکل نہیں جانتا۔

أمْ مُتصلہ تین شرطوں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

(i) اس سے پہلے ہمزہ واقع ہو۔ جیسے : أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو (أحسن، أفصح)

(ii) اس (اَم متصلہ) کے ساتھ ایسا لفظ ملا ہوا ہو جو اس لفظ کے مثل ہو جو ہمزہ سے ملا ہوا ہے۔ جس کی مراد یہ ہے کہ اگر ہمزہ کے بعد اسم ہو تو اَم کے بعد بھی اسی طرح اسم واقع ہو جیسا کہ گزر چکا اور اگر ہمزہ کے بعد فعل واقع ہو تو اَم کے بعد بھی اسی طرح فعل واقع ہو جیسے أَقَامَ زَيْدٌ أَمْ قَعَدَ۔ پس نہیں کہا جائے گا۔ أَرَأَيْتَ زَيْدًا أَمْ عَمْرًا

(iii) تیسری شرط یہ ہے کہ وہ متساوی اُمور میں سے ایک مُحقّق (یعنی ثابت) ہو اور استفہام صرف تعیین کے لیے کیا گیا ہو۔ پس اسی لیے واجب ہے کہ اَم کا جواب تعیین کے ساتھ دیا جائے نہ کہ نَعَمْ یا لَا کے ساتھ۔ پس جب کہا جائے أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو۔ تو اس کا جواب دونوں میں سے ایک کی تعیین کے ساتھ ہوگا۔ بخلاف جب اَوْ یا إمَّا سے سوال کیا جائے تو اس کا جواب نَعَمْ یا لَا کے ساتھ ہوگا۔

2) منقطعہ = دوسرا اَم منقطعہ ہے۔ "اَمْ منقطعہ" وہ حرف ہے جو بَلْ کے معنی میں ہو ہمزہ کے ساتھ "

جیسے جب تو نے دور سے کوئی شبیہ (صورت) دیکھی تو تو نے کہا: "اِنَّهَا لَاِبِلٌ" ۔ وہ یقینی طور پر اونٹ ہے۔ پھر تجھے شک واقع ہوا کہ وہ بکری ہے۔ تو تو نے کہا "اَمْ هِيَ شَاةٌ" (کیا وہ بکری ہے) اب تو اَم منقطعہ کے ذریعے پہلے والی خبر سے اعراض کا ارادہ کرتا ہے۔

اور دوسرے سوال کے ساتھ استیناف (نئے سوال) کا ارادہ کرتا ہے۔ اسکے معنی ہیں بَلْ هِيَ شَاةٌ

اَمْ هِيَ شَاةٌ اَیْ بَلْ هِيَ شَاةٌ

اور تو جان لے کہ اَمْ منقطعہ صرف خبر میں اور استفہام میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

أَعِنْدَكَ زَيْدٌ أَمْ عَمْرٌو کہ تو نے پہلے زید کے حصول کا سوال کیا پھر تو نے سوالِ اوّل سے اعراض کیا اور عمرو کے حصول کے بارے میں سوال اختیار کیا

لَا بَلْ لٰكِنْ

* یہ تینوں دو امروں میں سے کسی ایک کے لیے بطورِ تعیین کے حکم کو ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں۔

* بہر حال لَا۔ پس وہ ثانی سے اس چیز کی نفی کے لیے ہے جو اوّل کے لیے ثابت ہوا ہے جیسے

جَاءَنِيْ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو

* اور بَلْ اوّل (معطوف علیہ) سے حکم کو پھیرنے اور ثانی (معطوف) کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے آتا ہے

جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ بَلْ عَمْرٌو اس کا معنی ہے بَلْ جَاءَنِيْ عَمْرٌو اور مَا جَاءَ بَكْرٌ بَلْ خَالِدٌ

اسکے معنی ہیں بَلْ مَا جَاءَ خَالِدٌ

* اور لٰكِنْ استدراک کے لیے آتا ہے۔ اور اسکو اس سے پہلے نفی لازم ہے جیسے: مَا جَاءَنِيْ زَيْدٌ لٰكِنْ عَمْرٌو جَاءَ

یا اسکے بعد جیسے: قَامَ بَكْرٌ لٰكِنْ خَالِدٌ لَمْ يَقُمْ

⑥ حروفِ تنبیہ

آگاہ کرنے سامع کی غفلت کو دور کرنے کے لیے لائے جاتے ہیں تاکہ متکلم کے خطاب کا سامع کلام سے کوئی ٹکڑا رہ جائے اور قائلہ کے ذہن میں کلام راسخ ہو جائے

حروفِ تنبیہ 3 ہیں۔ أَلَا أَمَا هَا

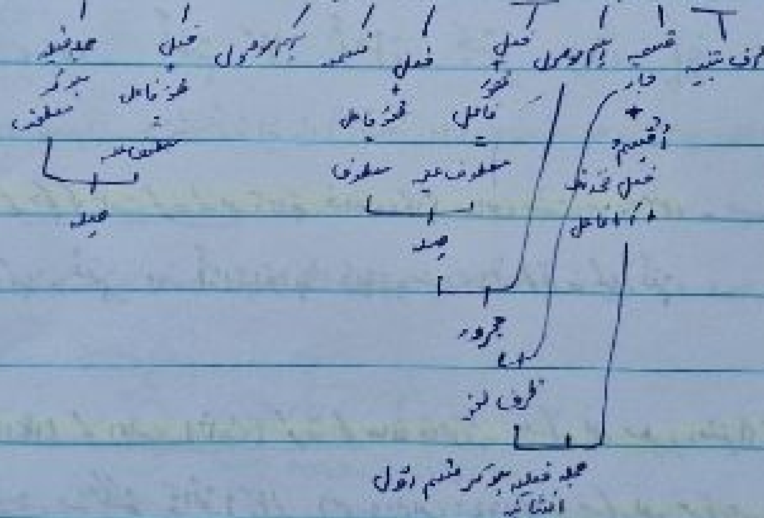
جو مخاطب کو متنبہ کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں تاکہ اس سے کلام میں سے کوئی بات فوت نہ ہو

(1+2) پس أَلَا اور أَمَا صرف جملہ پر داخل ہوتے ہیں۔ وہ جملہ اسمیہ ہو جیسے اللہ عزوجل کا قول:

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ (سورہ بقرہ ، 12)

خبردار قسم ہے اُس ذات کی جو رُلاتی ہے اور ہنساتی ہے۔ اور قسم ہے اُس ذات کی جو مارتی ہے اور زندہ کرتی ہے۔

اور شاعر کا قول: أَمَا وَالَّذِي أَبْكَى وَأَضْحَكَ وَالَّذِي أَمَاتَ وَأَحْيَى وَالَّذِي أَمْرُهُ الْأَمْرُ



یا وہ جملہ فعلیہ ہو جیسے: أَمَا لَا تَفْعَلْ (خبردار تو مت کر) اور أَلَا لَا تَقْرَبْ

③ تیسرا هَا ہے۔ جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے هَا زَيْدٌ قَائِمٌ

اور مفرد پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسے: هٰذَا اور هٰؤُلَاءِ

حرفِ تنبیہ

5 حروفِ ندا

حروفِ ندا 5 ہیں۔ یَا اَیَا ھَیَا اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ

اَیْ اور اَ قریب کے لیے آتے ہیں

اَیَا اور ھَیَا بعید کے لیے آتے ہیں۔

اور یَا دونوں (قریب و بعید) اور متوسط کے لیے آتا ہے۔

6 حروفِ ایجاب

حروفِ ایجاب 6 ہیں۔ نَعَمْ بَلٰی أَجَلْ۔ جَیْرِ اِنَّ إِيْ

نَعَمْ کلامِ سابق کے حکم کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے۔ خواہ وہ کلام سابق مثبت ہو یا منفی۔ جیسے أَجَاءَ زَیْدٌ۔ تو تو نے جواب میں کہا۔ نَعَمْ اور أَمَا جَاءَ زَیْدٌ (کیا زید نہیں آیا) تو تو نے کہا۔ نَعَمْ

Same

بَلٰی اس چیز (کلام) کے ایجاب (ثابت) کرنے کے ساتھ خاص ہے جسکی نفی بطورِ استفہام کے کی گئی ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول، اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی (سورہ اعراف 172) یا جسکی نفی خبر کی صورت میں کی گئی ہو جیسے کہا جائے لَمْ یَقُمْ زَیْدٌ تو تو نے کہا۔ بَلٰی

یعنی قَدْ قَامَ (بطورِ ثابت)

إِيْ استفہام کے بعد اثبات کے لیے آتا ہے۔ اور اسکو قسم لازم ہے۔

جیسے جب کہا جائے۔ ھَلْ کَانَ کَذَا (کیا ایسا تھا) تو تو کہے اِیْ وَ اللّٰہِ (ہاں اللہ کی قسم ایسا تھا)

أَجَلْ جَیْرِ اور اِنَّ خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں۔ جیسے جب کہا جائے۔ جَاءَ زَیْدٌ تو تو کہے أَجَلْ / جَیْرِ / اِنَّ یعنی میں اس خبر میں تیری تصدیق کرتا ہوں۔

حروفِ زیادت (7)

حروفِ زیادت 7 ہیں۔ إِنْ أَنْ مَا لَا مِنْ بَا لَامْ

إِنْ کبھی مَا نافیہ کے ساتھ زائد ہوتا ہے جیسے مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ

کبھی مَا مصدریہ کے ساتھ جیسے اِنْتَظِرْ مَا إِنْ يَجْلِسُ الْأَمِيْرُ (تو امیر کے بیٹھنے تک انتظار کر)

کبھی لَمَّا کے ساتھ۔ جیسے لَمَّا إِنْ جَلَسْتَ جَلَسْتُ (جس وقت تو بیٹھا میں بیٹھا)

أَنْ لَمَّا کے ساتھ زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالی کا قول: فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ (یوسف:96)

اور أَنْ زائد ہوتا ہے جب وہ لَوْ اور اُس قسم کے درمیان واقع ہو جو اس لَوْ پر مقدم ہو جیسے وَاللّٰهِ أَنْ لَوْ قُمْتَ قُمْتُ

مَا زائد ہوتا ہے۔ جب یہ حروفِ شرط "إِذَا، مَتٰى، أَيٌّ، أَنّٰى، أَيْنَ اور إِنْ" کے ساتھ استعمال ہو۔

جیسے إِذَا مَا قُمْتَ قُمْتُ اور اسی طرح باقی ہیں

کلمہ "مَا" بعض حروفِ جر (بامِن میں) کے ساتھ بھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے اللہ کا فرمان: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ (سورہ آل عمران:159)

اور عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نَادِمِيْنَ (سورہ مومنون:40)

اور مِمَّا خَطِيْئَاتِهِمْ أُغْرِقُوْا فَأُدْخِلُوْا نَارًا (سورہ نوح: 25) اور زَيْدٌ صَدِيْقِيْ كَمَا أَنَّ عَمْرًوا أَخِيْ

1) **لَا** یہ کلمہ ایسی واؤ کے ساتھ زائد ہوگا جو نفی کے بعد واقع ہے جیسے مَا جَاءَنِي زَيْدٌ وَلَا عَمْرٌو

2) اور اَنْ مصدریہ کے بعد زائد ہوتا ہے جیسے مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ (سورہ اعراف : 12)

(اسمیں لَا زائد ہے صرف أَنْ لا کے معنی میں ہے)

3) اسی طرح قسم سے پہلے بھی زائد ہوتا ہے جیسے اللہ کا قول : لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ (سورہ بلد : 1)

أُقْسِمُ کے معنی میں ہے۔

بہرحال مِنْ، باء اور لام کا ذکر حروفِ جارّہ میں گزر چکا ہے۔

8 حروفِ تفسیر

حروفِ تفسیر دو ہیں۔ ① أَيْ ② أَنْ

أَيْ = مبہم چیز کی تفسیر کے لیے آتا ہے۔ جیسے اللہ کا فرمان : وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ (یوسف 82) یعنی أَيْ: أَهْلَ الْقَرْيَةِ

گویا کہ اسکی تفسیر أَهْلَ الْقَرْيَةِ سے کر رہا ہے۔

لفظ قول نہ ہو بلکہ

أَنْ = أَنْ کے ذریعے اس فعل کی تفسیر کی جاتی ہے جو قول کے معنی میں ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول :

وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ (الصافات 104) (اسمیں ندا بمعنی قول ہے) لیکن نہیں کہا جائے گا قُلْتُ لَهُ أَنِ اكْتُبْ

تفسیر

اسلئے کہ یہ لفظ قول ہے نہ کہ معنی قول

لفظ قول کے بعد اَنْ تفسیر کے لیے نہیں لا سکتے

٩ حروفِ مصدر

حروفِ مصدر 3 ہیں : مَا أَنْ أَنَّ

(مَا، أَنْ: جملہ فعلیہ — أَنَّ: جملہ اسمیہ)

مَا أَنْ

حروفِ مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں

یہ دو (جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں) جملہ فعلیہ کے لیے آتے ہیں۔ جیسے :

فَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (التوبہ : 118) یعنی بِرُحْبِهَا (ان پر زمین باوجود کشادہ ہونے کے تنگ ہو گئی)

(مَا: مصدریہ)

آدمی کو راتوں کا گزرنا خوش کرتا ہے (یعنی وہ راتیں عیش و سرور میں گزر جائیں) حالانکہ راتوں کا گزرنا اسکے لیے گزرنا ہے (عمر کا گزرنا)

اور شاعر کا قول : يَسُرُّ الْمَرْءَ مَا ذَهَبَ اللَّيَالِي وَكَانَ ذَهَابُهُنَّ لَهُ ذَهَابًا

(يَسُرُّ: فعل — الْمَرْءَ: مفعول بہ — مَا: مصدریہ — ذَهَبَ: فعل — اللَّيَالِي: ذوالحال — كَانَ: فعل ناقص — ذَهَابُ: مصدر مضاف — هُنَّ: مضاف الیہ — ذَهَابُهُنَّ: اسم)

اور أَنْ کی مثال = فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا (النمل : 56) یعنی قَوْلُهُمْ

اور أَنَّ جملہ اسمیہ کے لیے آتا ہے جیسے عَلِمْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ أَيْ قِيَامَكَ

۱۵ حروفِ تخفیض

حروفِ تخفیض چار ہیں۔ هَلَّا أَلَّا لَوْلَا لَوْمَا

ان کے لیے صدرِ کلام ضروری ہے۔

ان کا معنی فعل پر اُبھارنا ہے اگر یہ فعلِ مضارع پر داخل ہوں۔ جیسے هَلَّا تَأْكُلُ (تو کیوں نہیں کھاتا ہے)

ان کا معنی ملامت کرنا ہے۔ اگر یہ ماضی پر داخل ہوں۔ جیسے هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا (تو نے زید کو کیوں نہیں مارا)

جب یہ ماضی پر داخل ہوں تو اسوقت تخفیض نہیں ہوگی مگر ما فات کے اعتبار سے۔

صرف فعل پر داخل ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ان حروف کے بعد اسم واقع ہو تو فعل کے اضمار کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے تو اُس شخص سے کہے جس نے کسی قوم کو مارا۔ هَلَّا زَيْدًا یعنی هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا۔

تمام حروفِ تخفیض مرکب ہوتے ہیں ان کا دوسرا جز حرفِ نفی ہوتا ہے۔ اور پہلا جز حرفِ شرط یا حرفِ استفہام یا حرفِ مصدر ہوتا ہے۔

لَوْلَا کے لیے ایک دوسرے معنی بھی آتے ہیں اور وہ پہلے جملہ کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرے جملہ کا ممتنع ہونا ہے۔ جیسے لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے) - اسوقت وہ (لولا) دو جملوں کا محتاج ہوتا ہے۔ ان میں سے پہلا جملہ ہمیشہ اسمیہ ہوتا ہے

۱۱ حرفِ توقع

تقریب

حرفِ توقع قَدْ ہے۔ اور وہ ماضی پر داخل ہوتا ہے ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لیے جیسے قَدْ رَكِبَ الْأَمِيرُ (تحقیق امیر سوار ہو چکا ہے۔ یعنی اب سے تھوڑا دیر پہلے امیر سوار ہو چکا ہے) یعنی قُبَيْلَ هٰذَا معنی اس سے ذرا پیشتر۔ اسی وجہ سے اس کا نام حرفِ تقریب بھی رکھا جاتا ہے۔

حال کے قریب ہونے

(قد ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے) اسی وجہ سے یہ فعل ماضی کو لازم ہو تا ہے۔ کیونکہ اسمیں حال واقع ہونے کی (مراد) صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

قَدْ کبھی تاکید کے لیے بھی آتا ہے جبکہ اس شخص کے جواب میں واقع ہو جو سوال کرے۔ هَلْ قَامَ زَيْدٌ تو تو اسکے جواب میں کہے۔ قَدْ قَامَ زَيْدٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

قَدْ فعل مضارع میں تقلیل کے لیے آتا ہے۔ جیسے: إِنَّ الْكَذُوبَ قَدْ يَصْدُقُ (تحقیق جھوٹ بولنے والا کبھی سچ بھی بولتا ہے)

اور إِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَبْخَلُ بیشک سخی بھی کبھی بخل کرتا ہے۔

قَدْ کبھی تحقیق کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِينَ (احزاب ۱۸) تحقیق اللہ تعالیٰ روکنے والوں کو جانتا ہے)

قَدْ اور فعل کے درمیان قسم کے ساتھ فصل لانا جائز ہے۔ جیسے قَدْ وَاللّٰهِ أَحْسَنْتَ (اللہ کی قسم تحقیق تو نے اچھا کیا)
کیونکہ فعل ماضی استمرار پر دلالت

حرف ترقع | مقسم | فعل + انت فاعل
لا محل

اور کبھی قد کے بعد قرینہ موجود ہونے کے وقت فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے [illegible] کا قول:
قریب ہو گیا کوچ کرنا مگر ہماری سواری کے اونٹ [illegible]

أَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ أَنَّ رِكَابَنَا لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَكَأَنْ قَدِ [illegible]

[illegible] اسی کی [illegible] فعل میں [illegible]

(12) حروفِ استفہام

استفہام کے 2 حروف ہیں۔ ھمزہ ھَلْ

* اِن دونوں کے لیے صدرِ کلام ضروری ہے۔
* یہ دونوں جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جیسے أَزَیْدٌ قَائِمٌ ؟ یا جملہ فعلیہ پر جیسے ھَلْ قَامَ زَیْدٌ ؟
* اِن دونوں کا جملہ فعلیہ پر داخل ہونا اکثر ہے۔ اِسلیے کہ فعل کے ذریعہ استفہام اَولیٰ ہے۔
* کبھی ھمزہ اُن مقامات میں داخل ہوتا ہے، جن میں ھل کا داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ جیسے

[اور وہ 4 مقامات ہیں۔

1) فعل کے ہوتے ہوئے ھمزہ کا اسم پر داخل ہونا جائز ہے۔ جبکہ ھَلْ کا جائز نہیں۔ جیسے أَزَیْدًا ضَرَبْتَ ؟

2) ہمزہ کو انکار، فعل کے لیے لانا جائز ہے ھَلْ کا لانا جائز نہیں۔ أَتَضْرِبُ زَیْدًا وَھُوَ أَخُوْكَ ؟

3) ہمزہ کو أَمْ متصلہ کے ساتھ لانا جائز ہے جبکہ ھَلْ کا لانا جائز نہیں۔ أَزَیْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو ؟

4) ہمزہ حروفِ عطف پر داخل ہو سکتا ہے۔ جبکہ ھل حروفِ عطف پر داخل نہیں ہوسکتا۔ أَ وَ مَنْ كَانَ اور أَفَمَنْ كَانَ

اور أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ

ھَلْ اِن جگہوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ اور اس کی بحث ہے

تراکیب

أَزَیْدًا ضَرَبْتَ   أَتَضْرِبُ زَیْدًا وَھُوَ أَخُوْكَ   أَزَیْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو

⑬ حروفِ شرط

حروفِ شرط 3 ہیں۔ إِنْ لَوْ أَمَّا

* ان کے لیے صدرِ کلام ضروری ہے

* ان میں سے ہر ایک دو جملوں پر داخل ہوتا ہے خواہ دونوں اسمیہ ہوں یا دونوں فعلیہ ہوں یا دونوں مختلف ہوں۔

(مستقبل کے معنی دیتا)

* پس إِنْ استقبال کے لیے آتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے إِنْ زُرْتَنِي أَكْرَمْتُكَ

(اگر تو میری زیارت کرے گا تو میں تیرا اکرام کروں گا)

(اگر تو نے میری زیارت کی ہوتی تو [illegible] میں تیرا اکرام کرتا)

* لَوْ ماضی کے لیے آتا ہے۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔ جیسے لَوْ تَزُوْرُنِي أَكْرَمْتُكَ

ان دونوں (إن + لو) کے لیے فعل کا ہونا لازمی ہے (یعنی یہ دونوں ہمیشہ فعل پر ہی داخل ہوتے ہیں) فعل

(اگر تو میری زیارت کرنے والا ہوتا)

خواہ لفظاً ہو (جیسہ مثالوں سے واضح ہے) یا تقدیراً جیسے : إِنْ أَنْتَ زَائِرِي فَأَنَا أُكْرِمُكَ

(کنت تھا)

اور تو جان لے کہ

(میں تیرے پاس آؤں گا اگر سورج طلوع ہوگا)

إِنْ کا استعمال اُمورِ مشکوکہ میں ہوتا ہے۔ پس یہ نہیں کہا جاتا کہ آتِيْكَ إِنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

(میں تیرے پاس آؤں گا جب سورج طلوع ہوگا)

بلکہ کہا جائے گا۔ آتِيْكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

اور لَوْ جملہ اُولیٰ کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے :

[illegible] میں فساد [illegible] ممکن نہیں [illegible] جب [illegible] پر داخل (سورہ انبیاء 22)

جواب [illegible] کی نفی پر دلالت کرتا ہے پہلے جملہ کی نفی کی وجہ سے

* جب قسم اوّل کلام میں واقع ہو اور حرفِ شرط پر مقدم ہو تو واجب ہے کہ وہ فعل جس پر حرفِ شرط داخل ہے ماضی ہو۔ لفظاً جیسے وَاللّٰهِ إِنْ أَتَيْتَنِي لَأُكْرِمَنَّكَ

(قسم، مجرور، حرفِ شرط، جملہ فعلیہ، لامِ تاکید، جملہ فعلیہ ہوکر جوابِ قسم)

یا معنًا جیسے وَاللّٰهِ إِنْ لَمْ تَأْتِنِي لَأَهْجُرَنَّكَ (اللہ کی قسم اگر تو میرے پاس نہیں آئے گا تو میں تجھ کو بیہودہ الفاظ کہوں گا)

(جملہ فعلیہ ہوکر قسم، حرفِ شرط، فعل + فاعل، لام تاکید، فعل، فاعل، مفعول، جوابِ قسم)

اس میں لَمْ تَأْتِنِي معنًا ماضی ہے اسلئے کہ لَمْ مضارع کو ماضی کے معنی میں کر دیتا ہے

* اور اس وقت جملہ ثانیہ باعتبارِ لفظ کے قسم کا جواب ہوگا نہ کہ شرط کا۔ یعنی شرط کی جزاء نہیں ہوگا

* پس اسی وجہ سے اس پر ان چیزوں کا آنا واجب ہے جن کا جوابِ قسم پر داخل ہونا واجب ہے۔ یعنی لام اور اسکے مثل۔ جیسا کہ تو نے مذکورہ دونوں مثالوں میں دیکھ لیا۔

* بہر حال اگر قسم وسطِ کلام میں واقع ہو تو جائز ہے کہ قسم کا اعتبار کر لیا جائے۔ اس طور پر کہ اس کا جواب واقع ہو (یعنی جواب کو جزاء قرار دیا جائے)۔ جیسے إِنْ أَتَيْتَنِي وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّكَ

(حرفِ شرط، جملہ فعلیہ ہوکر شرط، جملہ فعلیہ ہوکر قسم، جوابِ قسم — جزاء)

* اور جائز ہے کہ قسم کو لغو (ملغی) قرار دیا جائے۔ جیسے إِنْ تَأْتِنِي وَاللّٰهِ آتِكَ

(حرفِ شرط، جملہ فعلیہ ہوکر شرط، ملغی، جملہ فعلیہ ہوکر جزاء)

أَمَّا

تفصیلیہ

شرطیہ اس چیز کی تفصیل کے لیے آتا ہے جسکو مجملاً ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے

اَلنَّاسُ شَقِيٌّ وَ سَعِيدٌ أَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ

(شرط، سبب، جزا)

أَمَّا کے جواب میں فاء کا لانا واجب ہے۔ اور یہ کہ اسمیں پہلا (جملہ) دوسرے (جملے) کے لیے سبب ہو (واجب)

اور امّا کے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ باوجود اسکے کہ

اور یہ واجب ہے کہ اَمّا کے فعل کو اَنْ شرطیہ کے ساتھ حذف کر دیا جائے باوجود اسکے کہ اَمّا شرط کے لیے فعل کا ہونا ضروری ہے۔ اور یہ اسلیے کہ اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ (اَمّا سے جو نفی ہوتی ہے) اس سے مقصود اُس اسم کا حکم ہے جو اَمّا کے بعد واقع ہے۔ جیسے؛ أَمَّا زَيْدٌ فَمُنْطَلِقٌ ۔ اسکی تقدیری عبارت یوں ہوگی

مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ

پس فعل اور جار مجرور سب کو حذف کر دیا گیا۔ اور اَمّا کو مهما کی جگہ قائم کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ

أَمَّا زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ باقی رہ گیا

جب حرفِ شرط کا جزاء کی واو پر داخل ہونا مناسب نہیں تھا تو فاء کو جزء ثانی کی طرف منتقل کر دیا اور جزء اول کو اَمّا اور فاء کے درمیان فعلِ محذوف کے عوض رکھ دیا

پھر اگر وہ جزءِ اول ابتداء میں آنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو پس وہ مُبتدا ہوگا جیسا کہ گزر چکا۔

ورنہ اُس کا عامل وہ ہوگا جو فاء کے بعد مذکور ہے جیسے أَمَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ

پس مُنْطَلِقٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ میں ظرفیت کی بناء پر عامل ہے۔

أَمَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ

حرف شرط — مفعول فیہ مقدم — جزاء — اسم فاعل مع فاعل

جملہ اسمیہ خبریہ

14 حرفِ ردع

ڈانٹ ڈپٹ کے لیے

كَلَّا ہے

(عموماً خبر کے بعد واقع ہو تو)

یہ متکلم کو زجر کرنے (جھڑکنے ڈانٹنے) اور اس چیز سے روکنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ جس کا وہ تکلم (کر رہا) کر رہا ہے۔ جیسے: لیکن جب وہ اسکی آزمائش کرتا ہے پس وہ اسپر اسکا رزق تنگ کر دیتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ میرے رب نے میری اہانت (ذلیل کیا) کی۔ وہ ہرگز ایسا نہیں ہے) وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ كَلَّا (الفجر ١٦)

منع کیا جا رہا ہے کہ ایسا کلام نہ کرو

یعنی متکلم کو ایسا کلام نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ واقعہ ایسا نہیں ہے

یہ خبر کے بعد ہوگا اور کبھی امر کے بعد بھی آتا ہے۔ جیسا کہ مجھ سے کہا جائے۔ اِضْرِبْ زَيْدًا تو تو کہے كَلَّا۔ یعنی میں یہ کام ہرگز نہ کروں گا۔

* کبھی حَقًّا کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (التکاثر: 3)

(یعنی قطع کی تحقیق کے لیے) (یہ بات ثابت ہے کہ تم عنقریب جان لوگے)

* (اسوقت جب كَلَّا حَقًّا کے معنی میں آتا ہے تو وہ اسم ہوتا ہے نہ کہ حرف) اور اسوقت وہ (كَلَّا) اسم مبنی ہوگا اسکے كَلَّا حرف کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے۔

* اور کہا گیا ہے کہ كَلَّا (جب حقًّا کے معنی میں ہوتا ہے تو)

اسوقت وہ حرف ہوتا ہے بمعنی إِنَّ جو تحقیق جملہ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے:

كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ (تحقیق انسان سرکشی کرتا ہے) سورہ العلق: 6

تاکید 1، تاکید 2، پر تاکید

كَلَّا:
- خبر کے بعد — ڈانٹ ڈپٹ کے لیے / متکلم کو اس چیز سے روکنے کے لیے جس کا وہ تکلم کر رہا ہے
- اسم مبنی (حقًّا کے معنی میں ہو تو)
- حرف (بمعنی إِنَّ) — خبر کے بعد / امر کے بعد — تحقیق جملہ کے لیے۔ جملہ کے بعد

15 تاء التانیث ساکنہ

تاء تانیث ساکنہ ماضی میں لاحق ہوتی ہے (ماضی کے آخر میں آتی ہے) تاکہ اس تانیث پر دلالت کرے جسکی طرف فعل کی اسناد کی گئی ہے۔ (یعنی فعل کا مسند الیہ مؤنث ہے) جیسے ضَرَبَتْ هِنْدٌ۔ تاء تانیث کا یہاں لانا واجب ہے اسکی علت کو لوٹے پہچان ہوا ہے۔

* جب تاء تانیث ساکنہ کے بعد کوئی ساکن حرف اس سے ملا ہو تو اسکو (تاء تانیث کو) کسرہ کے ساتھ حرکت دینا واجب ہے۔ اسلئے کہ ساکن کو جب حرکت دی جاتی ہے تو کسرہ کی حرکت دی جاتی ہے۔ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ اور اسکی حرکت اس چیز کے لوٹانے کو واجب نہیں کرتی جسکو اسکے سکون کی وجہ سے

(رَمَتِ الْمَرْاَةُ کو یہ پڑھیں گے)

P.293 حذف کیا گیا ہے۔ پس رَمَاتِ الْمَرْأَةُ نہیں کہا جائے گا کیونکہ اسکی حرکت عارضی ہے جو التقاء ساکنین کو دور کرنے کے لیے واقع ہوتی ہے۔

(اس الف کو واپس نہیں لائیں گے)

پس عرب کا قول اَلْمَرْأَتَانِ رَمَاتَا (جس میں الف جو التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا تھا لوٹ آیا) ضعیف ہے۔

* اور بہرحال تثنیہ، جمع مذکر اور جمع مؤنث کی علامت کا لاحق کرنا پس وہ ضعیف ہے۔ لیکن کہا جائے

(یہ ضمیر نہیں ہوں گے بلکہ علامت ہیں گے)

گا۔ قَامَا الزَّيْدَانِ قَامُوا الزَّيْدُوْنَ قُمْنَ النِّسَاءُ

اور (علامت تانیث اور جمع فعل کے ساتھ) لاحق کرنے کی صورت میں یہ ضمیریں نہیں ہوں گی (جبکہ فاعل اسم ظاہر ہو) تاکہ اضمار قبل الذکر لازم نہ آئے۔ بلکہ علامات ہوں گی جو فاعل کے احوال پر دلالت کرنے والی ہیں۔ جیسے تاء تانیث

(تاء تانیث ساکنہ مسند الیہ کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اگر یہ تاء تانیث ضمیر ہوتی تو فاعل کے اسم ظاہر ہونے کی صورت میں اسکا حذف لازمی تھا)

تنوین 16

دائرہ کرنا انھوں نے نون خفیفہ کو لکھا ہے

تنوین نون ساکنہ ہے۔ جو کلمہ کے آخری حرکت کے تابع ہوتی ہے۔ اور فعل کی تاکید کے لیے نہیں ہوتی۔

تنوین کی 5 اقسام ہیں۔ پہلی 4 اسم کے ساتھ خاص ہیں

1) تنوینِ تمکن

وہ تنوین ہے جو اس بات پر دلالت کرے۔ کہ اسم اسمیت کے تقاضے میں مضبوط ہے۔ یعنی وہ (اسم) منصرف ہے۔ جیسے زیدٌ اور رَجُلٌ

2) تنوینِ تنکیر

وقتوں میں سے کسی وقت لفظ وقت محذوف ہے

تنوین تنکیر وہ تنوین ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرے کہ اسم نکرہ ہے۔ جیسے صَہٍ (نکرہ) یعنی : کسی نہ کسی وقت میں خاموش ہو جا۔ اور ہر حال صَہْ (حرف) سکون کے ساتھ ہو تو اسکے معنی ہیں : اس وقت (اب ، فوراً) خاموش ہو جا

3) تنوینِ عوض

یہ وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے عوض میں لائی جائے۔ جیسے : حِیْنَئِذٍ یہ حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا

یعنی حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا۔

مضاف الیہ حذف کیا گیا تو اذ کو تنوین دے دی گئی

سَاعَتَئِذٍ یہ سَاعَۃَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا

یَوْمَئِذٍ یہ یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا

4) تنوینِ مقابلہ

یہ وہ تنوین ہے۔ جو جمع مونث سالم میں ہوتی ہے۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ

5) تنوینِ ترنم

یہ ترنم کے لیے ہے۔ اور تنوین ترنم وہ تنوین ہے جو ابیات (شعروں) اور مصرعوں کے آخر میں آتی ہے۔

جیسے شاعر کا قول :

(تنوین ترنم)

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ   وَقُولِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

اور جیسے شاعر کا یہ قول: يَا أَبَتَا عَلَّكَ أَوْ عَسَاكَنْ (تنوین ترنم) اصل میں عَلَّكَ تَجِدُ رِزْقًا أَوْ عَسَاكَ تَجِدُهُ (عَلَّكَ: حرف تعلق؛ يَا: حرف ندا)

(اے میرے باپ! قریب ہے کہ تو رزق کو پا لے گا)

تنوین کا حذف: اور کبھی تنوین کو (علم) سے حذف کر دیا جاتا ہے (اٹھا دیا) جب کہ وہ ایسے 'ابن' یا 'ابنۃ' کا موصوف واقع ہو جو دوسرے علم کی طرف مضاف ہوں۔ جیسے

جَاءَنِي زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو   هِنْدُ ابْنَةُ بَكْرٍ

(جَاءَ: فعل؛ نِي: مفعول؛ زَيْدُ: موصوف؛ بْنُ: مضاف؛ عَمْرٍو: مضاف الیہ؛ بْنُ عَمْرٍو: صفت؛ زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو: فاعل)

نونِ تاکید (17)

نونِ تاکید وہ نون ہے جسے امر اور مضارع کی تاکید کے لیے وضع کیا گیا ہے جبکہ اسمیں طلب کے معنی ہوں. اور وہ اُس قدْ کے مشابہ نہیں ہے جو ماضی کی تاکید کے لیے ہے.

نونِ تاکید کی دو اقسام ہیں

1) نونِ تاکید خفیفہ

یعنی جو ہمیشہ ساکن ہوتا ہے. جیسے اِضْرِبَنْ

2) نونِ تاکید ثقیلہ

یعنی جو ہمیشہ مشدّد اور مفتوح ہوتا ہے. اگر اس سے پہلے الف نہ ہو. جیسے اِضْرِبَنَّ
اور مکسور ہوتا ہے اگر اس سے پہلے الف ہو. جیسے اِضْرِبَانِّ . اِضْرِبْنَانِّ

نونِ تاکید (خواہ ثقیلہ ہو یا خفیفہ) امر نہی استفہام تمنّی اور عرض پر جوازًا داخل ہوتا ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں طلب والا معنی موجود ہے. جیسے

امر اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار) نہی لَا تَضْرِبَنَّ (تو ہرگز مت مار)

استفہام هَلْ تَضْرِبَنَّ (کیا تو البتہ مارے گا)

تمنی لَيْتَ تَضْرِبَنَّ (کاش کہ تو مارے)

عرض أَلَا تَنْزِلَنَّ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا (تم ہمارے پاس کیوں نہیں اترتے تاکہ تم بھلائی کو پہنچو)

کیونکہ جب کوئی قسم کھا رہا ہوتا ہے تو وہ جو مطلوب ہوتی ہے اسی پہ قسم کھا رہا ہے

نونِ تاکید جوابِ قسم پر کبھی وجوباً داخل ہوتا ہے۔ جب کہ جوابِ قسم متکلم کو اکثر مطلوب ہو۔ (یہاں قسم سے مراد جوابِ قسم ہے ورنہ قسم پر تاکید داخل نہیں ہوتی) (گویا کہ قسم میں تاکید ہوتی ہے) تو نحویوں نے ارادہ کیا کہ قسم کا آخر بھی (یعنی جوابِ قسم بھی) تاکید سے خالی نہ ہو۔ جیسا کہ اس کا اول اس سے خالی نہیں۔ جیسے وَاللّٰہِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا

نونِ تاکید کے ماقبل کا حال

اور تو جان لے۔ کہ

* جمع مذکر میں نونِ تاکید کے ماقبل کا ضمہ واجب ہے۔ جیسے اِضْرِبُنَّ تاکہ یہ ضمہ واؤ محذوف پر دلالت کرے۔

* اور مؤنث مخاطبہ کے صیغے میں ماقبل کا کسرہ واجب ہے جیسے اِضْرِبِنَّ تاکہ یہ یاء محذوفہ پر دلالت کرے۔

* اور ان کے علاوہ میں ماقبل کا فتحہ واجب ہے

واحد کے صیغوں میں نونِ تاکید سے پہلے والے حرف کو فتحہ دینا اسلیے واجب ہے کہ اگر ضمہ دیں گے تو جمع مذکر کے صیغے کے ساتھ مشابہت ہو جائے گی اور اگر کسرہ دیں گے تو واحد مؤنث حاضر کے صیغے کے ساتھ مشابہت ہو جائے گی۔

اور بہر حال تثنیہ اور جمع مؤنث میں نونِ تاکید سے پہلے والے حرف کو فتحہ دینا اسلیے ضروری ہے کہ ان کے ماقبل (نونِ تاکید کے) الف واقع ہے۔ جیسے اِضْرِبَانِّ اور اِضْرِبْنَانِّ

اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نونِ تاکید سے پہلے الف زیادہ کیا گیا ہے تین نونوں کے اجتماع کی کراہت کی وجہ سے۔ ایک ضمیر کا نون اور دو تاکید کے نون۔

اِضْرِبْنَانِّ
2 + 1

نونِ خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث میں بالکل داخل نہیں ہوتا۔ اسلیے کہ اگر تو نے نون کو حرکت دی تو وہ خفیفہ باقی نہ رہے گا۔ پس اپنی اصل پر نہ رہے گا۔ اور اگر اسکو ساکن باقی رکھا (جو کہ اسکی اصل ہے) تو التقاء ساکنین علی غیر حدہٖ لازم آئے گا اور وہ اچھا نہیں ہے۔

یعنی التقاء ساکنین کے جواز کے غیر محل

اسم مبنی کی تعریف کے اعتبار سے 7 قسمیں

اسم مبنی (7 اقسام)

- 1 مضمرات
  - مُتصل
    - مرفوع
      - ماضی کے 2 اور مضارع کے 5 صیغوں پر داخل
      - ضمیر مرفوع مُتصل صیغہ صفت میں
    - منصوب
    - مجرور
  - مُنفصل
    - مرفوع مُنفصل
    - منصوب مُنفصل
  - ضمیر الشان اور ضمیر القصّہ
- 2 اسماء اشارہ
  - اسمائے اشارہ کے شروع میں ھاء تنبیہ لانا
  - 5 الفاظ 6 معانی کے ساتھ
  - اسماء اشارہ کے آخر میں کاف خطاب لانا (5 الفاظ 6 معنی کے ساتھ ۔ ٹوٹل 25)
- 3 اسماء موصولات
  - الف لام بمعنی اَلّذِی
  - اَیٌّ اَیَّةٌ مَنْ مَا بمعنی اَلّذِی ہیں
  - ذُو بمعنی اَلّذِی (بنی طی کی لغت میں)
- 4 اسماءِ افعال
  - بمعنی ماضی
  - بمعنی امر
    - ثلاثی سے قیاس کے مطابق (اسم فعل) فعال کے وزن پر
    - فعال مصدری / فعال صفتی / فعال علمی } اسمائے افعال میں سے نہیں ہے
- 5 اسمائے اصوات ۔ ہر وہ لفظ جس کے ذریعے کسی آواز کی حکایت کی گئی ہو
- 6 اسمائے مرکبات ۔ اعراب کے اعتبار سے حکم
- 7 اسمائے کنایات
  - مبہم بات پر دلالت
  - مبہم عدد پر دلالت (کم کی اقسام)
    - کَم خبریہ
    - کَم استفہامیہ
      - کم کے مابعد کے اعراب کا حکم
      - کم خبریہ اور استفہامیہ میں مِن بیانیہ کا آنا
      - تمییز کو قرینہ کی وجہ سے حذف کرنا
      - کم استفہامیہ اور کم خبریہ کا اعراب
      - کم کا محلاً منصوب ہونا
      - کم کا محلاً مجرور ہونا
      - کم کا محلاً مرفوع ہونا

8 أسمائے ظروف 1 ① وہ ظروف جو مقطوع عن الاضافۃ ہوں (قبلُ بعدُ فوقُ تحتُ = مبنی علی الضم)

2 ۔ حَیْثُ = غایات کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مبنی ۔ اسکی اضافت جملے کیطرف لازمی ہے ۔ کبھی ظرف و کبھی مضاف بھی حذف کر دیا جاتا ہے

3 ۔ إذَا = مستقبل کے لیے آتا ہے ۔ جب ماضی پر داخل ہو تو اسے مستقبل ... شرط کے معنی ۔ اسکے بعد جملہ اسمیہ لانا جائز ہے ۔ کبھی مفاجات کے لیے بھی آتا ہے

4 ۔ إذْ = ماضی کے لیے آتا ہے ۔ اسکے بعد دونوں قسم کے جملے واقع ہوتے ہیں (اسمیہ / فعلیہ)

5،6 ۔ أیْنَ + أنّٰی = مکان کے لیے استفہام کے معنی میں آتے ہیں ۔ کبھی شرط کے معنی کے لیے آتے ہیں

7 ۔ مَتٰی = زمان کے لیے آتا ہے ۔ استفہام اور شرط کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔

8 ۔ کَیْفَ = حالت دریافت کرنے کے لیے آتا ہے

9 ۔ أیَّانَ = استفہامِ زمان کے لیے آتا ہے

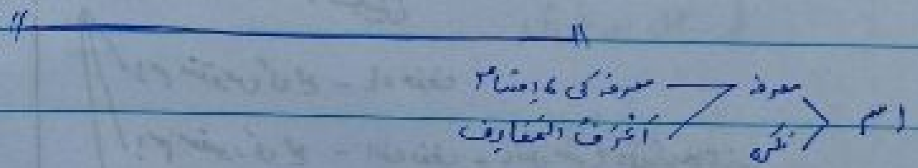
10،11 ۔ مُذْ + مُنْذُ = کبھی پوری مدت کو بیان کرتے ہیں (اگر کلام کا جواب بنے کی صلاحیت رکھیں) کبھی ابتدائے مدت بیان کرتے ہیں (اگر کلام کا جواب بنے کی صلاحیت رکھیں)

12،13 ۔ لَدٰی + لَدُنْ = عِنْدَ کا معنی دیتے ہیں ۔ عِنْدَ اور لَدٰی لَدُنْ میں فرق ۔ لَدٰی لَدُنْ کی دیگر لغات

14 ۔ قَطُّ = ماضی منفی کے لیے آتا ہے

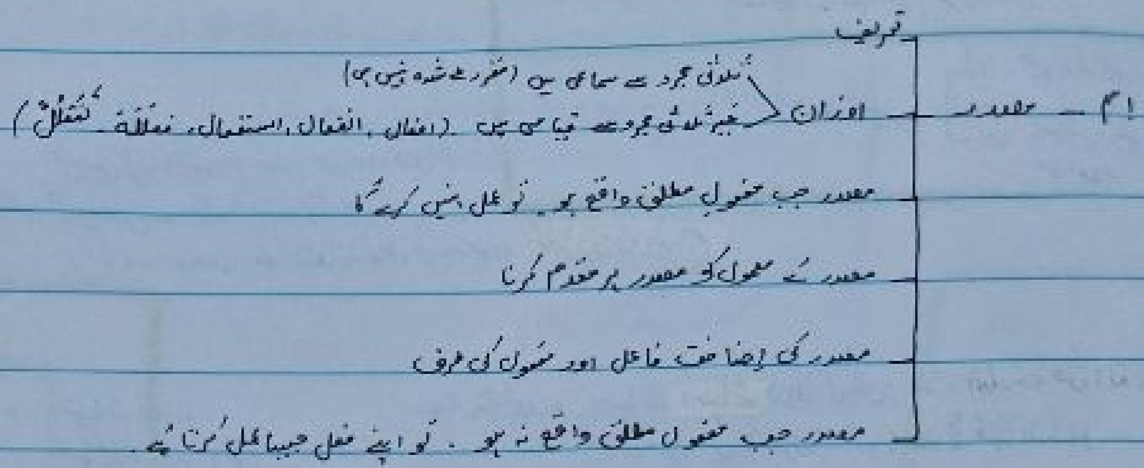
15 ۔ عَوْضُ = مستقبل کی نفی کے لیے آتا ہے

16 ۔ أمْسِ = اہلِ حجاز کے نزدیک ظروف مبنیہ میں سے ہے ۔

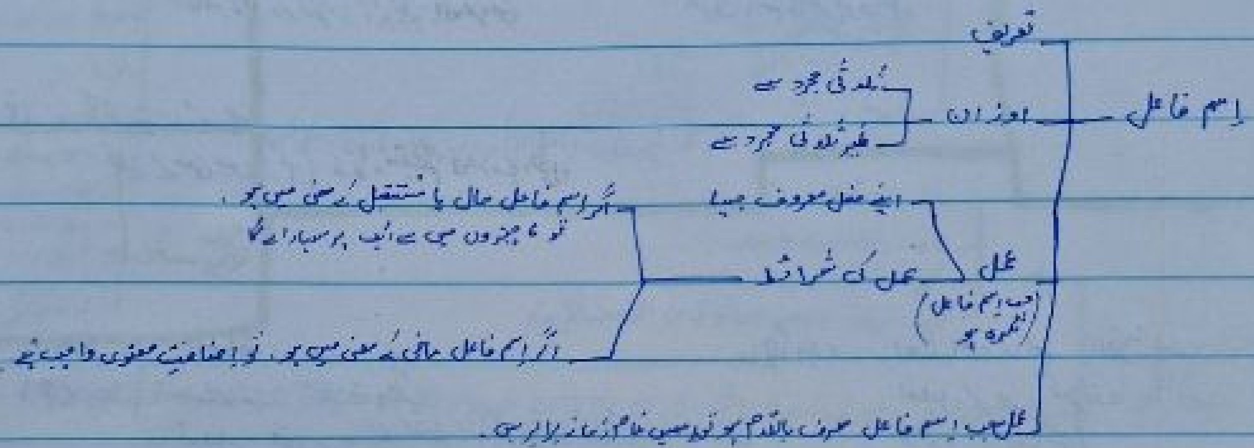


أسمائے اعداد ـــــ اسم عدد کی تعریف
أصول عدد
ایک اور دو کا قاعدہ
3 سے 10 تک کا قاعدہ
11 سے 19 تک کا قاعدہ
20 - 90 تک کی عقود (دہائیوں) کا قاعدہ
20 - 99 تک ہر دہائی کے بیچ اور دوسرے عدد کا قاعدہ
20 - 99 تک ہر دہائی میں 3 - 9 تک کا قاعدہ
100, 200, 1000 کا قاعدہ
کئی عدد جمع ہو جائیں تو بڑے عدد کو پہلے ذکر کیا جاتا ہے ۔

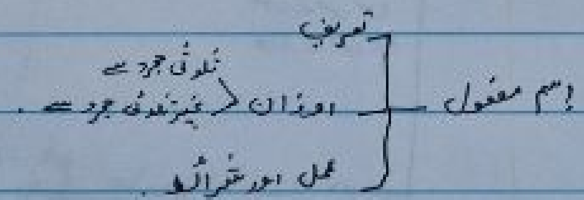
ایک اور 2 کے عدد کی تمییز کے لیے قاعدہ
3 - 10 تک کی تمییز کا قاعدہ
لفظ مِائَۃ جب تمییز واقع ہو ۔
11 - 99 تک کے اعداد کی تمییز
مِائَۃ ۔ ألف کی تثنیہ کا قاعدہ
مائۃ اور الف کا قاعدہ
الف کی جمع کی تمییز کا قاعدہ



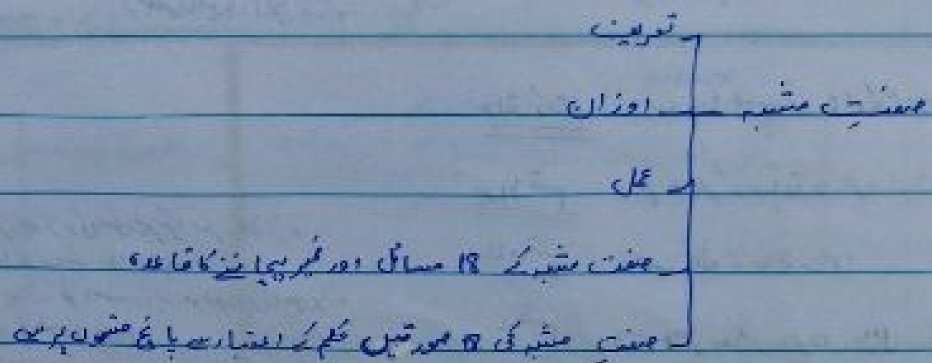
اسم ـ مصدر
تعریف
اوزان
ثلاثی مجرد سے سماعی ہیں (مقرر شدہ نہیں ہیں)
غیر ثلاثی مجرد سے قیاسی ہیں (افعال، انفعال، استفعال، مفاعلة، تفعّل)
مصدر جب مفعولِ مطلق واقع ہو، تو عمل نہیں کرے گا
مصدر کے معمول کو مصدر پر مقدم کرنا
مصدر کی اضافت فاعل اور مفعول کی طرف
مصدر جب مفعولِ مطلق واقع نہ ہو۔ تو اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔



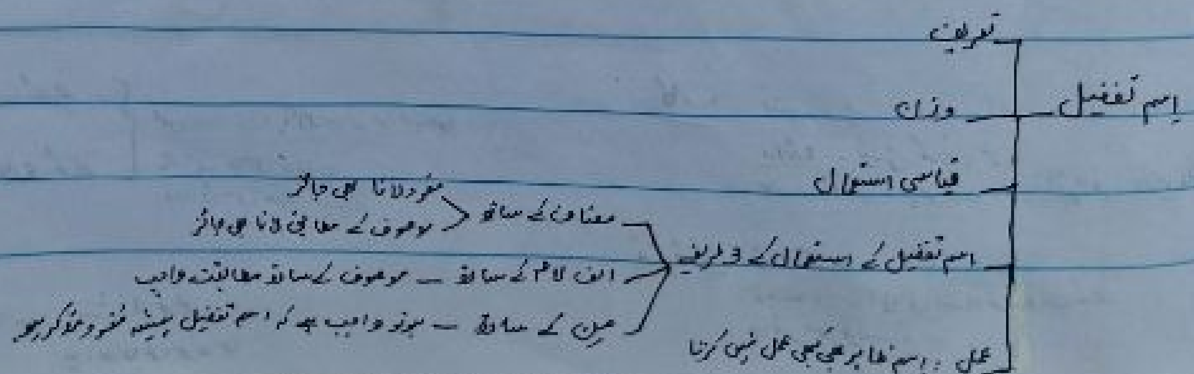
اسم فاعل
تعریف
اوزان
ثلاثی مجرد سے
غیر ثلاثی مجرد سے
عمل
اپنے فعل معروف جیسا
عمل کی شرائط
(جب اسم فاعل نکرہ ہو)
اگر اسم فاعل حال یا مستقبل کے معنی میں ہو، تو 6 چیزوں میں سے ایک پر سہارا کرے گا
اگر اسم فاعل ماضی کے معنی میں ہو، تو اضافتِ معنوی واجب ہے۔
عمل جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو مطلقاً عمل کرتا ہے (زمانہ برابر ہے)۔



اسم مفعول
تعریف
اوزان
ثلاثی مجرد سے
غیر ثلاثی مجرد سے۔
عمل اور شرائط۔



صفتِ مشبہ
تعریف
اوزان
عمل
صفت مشبہ کے 18 مسائل اور ان کو پہچاننے کا قاعدہ
صفتِ مشبہ کی 18 صورتیں حکم کے اعتبار سے پانچ قسموں پر ہیں



اسم تفضیل
تعریف
وزن
قیاسی استعمال
اسم تفضیل کے استعمال کے 3 طریقے
مضاف کے ساتھ
مفرد لانا بھی جائز
موصوف کے مطابق لانا بھی جائز
الف لام کے ساتھ ـ موصوف کے ساتھ مطابقت واجب
مِن کے ساتھ ـ یہ واجب ہے کہ اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہو۔
عمل : اسم ظاہر میں بھی عمل نہیں کرتا

حروفِ تنبیہ
- أَلَا / أَمَا — حرف جملہ پر داخل (اسمیہ ہو یا فعلیہ)
- هَا — جملہ اسمیہ / مفرد پر داخل

حروفِ تفسیر
- أَيْ — مبہم چیز کی تفسیر کے لیے
- أَنْ — اس فعل کی تفسیر جو قول کے معنی میں ہو

حروفِ جارّہ

مِن = ابتدائے غایت
تبیین (فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ)
تبعیض — أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ
زائدہ — علامت: اگر ساقط کرنے سے معنی خراب نہ ہوں۔ مَا جَاءَنِي مِنْ أَحَدٍ

إِلَى = انتہائے غایت
مع کے معنی میں (کم)
فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ

حَتّٰی = انتہائے غایت (إلى کی طرح) بِعْتُ الْجَارِيَةَ حَتَّى الثِّيَابَ
مع کے معنی میں (کثرت) قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّى الْمُشَاةُ
صرف اسم ظاہر پر داخل

فِي = ظرفیت کے لیے
علی کے معنی میں (کم) وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ

با جارہ = (8)
الصاق — مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
استعانت — كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ
تعلیل / تعدیہ — ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ / ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ
مصاحبت — خَرَجَ زَيْدٌ بِعَشِيرَتِهِ
مقابلہ — بِعْتُ هٰذَا بِذَاكَ
ظرفیت — جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ
زائدہ:
- قیاساً: (نفی کی خبر میں) مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ؛ (استفہام میں) هَلْ زَيْدٌ بِقَائِمٍ
- سماعاً: (مرفوع میں) وَكَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا؛ (منصوب میں) أَلْقَى بِيَدِهِ

لام جارہ
اختصاص کے لیے — الْجُلُّ لِلْفَرَسِ
تعلیل کے لیے — ضَرَبْتُهُ لِلتَّأْدِيبِ
زائدہ (ردیفِ کلام)
عن کے معنی میں
واؤ کے معنی میں

رُبَّ — تقلیل کے لیے
صدرِ کلام کا مستحق
صرف نکرہ موصوفہ پر داخل ہوتا ہے
یا ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے جو ہمیشہ مفرد مذکر ہوگی جس کی تمیز نکرہ منصوبہ لائی جاتی ہے
کوفیوں کے نزدیک مطابقت واجب ہے
کبھی رُبَّ کے ساتھ ما کافہ لاحق ہوتا ہے تو اس صورت میں یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے
اسمیہ / فعلیہ (ماضی)
اس فعل کو قرینہ کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے

واؤِ رُبَّ — وہ واؤ جس سے اول کلام میں ابتداء کی جائے
واؤِ قسم — اسم ظاہر کے ساتھ خاص
تاءِ قسم — صرف اللّٰہ کے ساتھ خاص
باءِ قسم — اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل — بِاللّٰهِ - بِكَ

عَن — مجاوزت کے لیے
عَلٰی — استعلاء کے لیے
کبھی یہ دونوں اسم بن جاتے ہیں جب ان پر مِن داخل ہو جائے
جَلَسْتُ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ

کاف — تشبیہ کے لیے
زائدہ — لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
کاف جارہ کبھی اسم ہوتا ہے — يَضْحَكْنَ عَنْ كَالْبَرَدِ الْمُنْهَمِّ

مُذْ مُنْذُ — زمانہ کے لیے
زمانہ ماضی میں فعل کی ابتداء کو بیان کرنے کے لیے
حاضر میں ظرفیت کے لیے

خَلَا عَدَا حَاشَا — استثناء کے لیے
یہ افعال بھی ہوتے ہیں

حروفِ مشبہ بالفعل

- اِنَّ
  - اِنَّ کے مقامات
  - جملہ معنی کو جیسی ہو قائم موکد
  - اِنَّ کے اسم پر رفع اور نصب کے ساتھ عطف کرنا جائز ہے محلاً + لفظاً
  - اِنَّ کی خبر پر لام داخل کرنا جائز ہے
  - اِنَّ مخفف ہو تو لام لازم ، سوقت اسکو لغو کر دینا بھی جائز ہے
  - اِنَّ مخففہ کا اُن افعال پر داخل ہونا جائز ہے جو مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں
- اَنَّ — کبھی مخفف — ضمیر شان مقدر — جملہ پر داخل
  - فعلیہ — سین / سوف / قد / حرف نفی کا داخل ہونا ضروری ہے
  - اسمیہ
- کَاَنَّ
  - کاف تشبیہ + اِنَّ
  - مخفف (عمل نہیں کرے گا)
- لٰکِنَّ
  - استدراک
  - دو کلاموں کے درمیان واقع جن کے معنی مختلف
  - اسکے ساتھ واؤ لانا جائز
  - مخفف (عمل نہیں کرے گا)
- لَیْتَ
  - تمنی
  - اَتمنّی
- لَعَلَّ
  - ترجی
  - جائز (شک)
  - چند لغات (اصل عَلَّ + لام زائد) باقی لغات اسکی فروع

حروفِ مصدر

- مَا
- اَنْ — جملہ فعلیہ کے لیے
- اَنَّ — جملہ اسمیہ کے لیے

حروفِ تحضیض

- هَلَّا
  - صدرِ کلام ضروری
  - حروفِ فعل پر داخل
    - مضارع — ابھارنے کے معنی
    - ماضی — ملامت کے معنی فعل چھوڑنے پر ملامت
  - اگر اسم پر داخل تو فعل کا پوشیدہ ہونا ضروری
- لَوْلَا — پہلے جملہ کی وجہ سے دوسرے جملے کا ممتنع ہونا
- لَوْمَا
- اَلَا

حرفِ توقع

- قَدْ
  - ماضی پر داخل ہو حال کے قریب کرنے کے لیے
  - تاکید کے لیے
  - فعل مضارع میں تقلیل کے لیے
  - تحقیق کے لیے
  - قد اور فعل کے درمیان قسم کا فاصلہ جائز ہے
  - قد کے بعد قرینہ ہو تو فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے

حروفِ عطف

- جمع
  - واؤ — مطلقاً جمع
  - فاء — ترتیب کے لیے بلا مہلت
  - ثُمَّ — ترتیب کے لیے مہلت کے ساتھ
  - حَتّٰی — ترتیب اور مہلت میں ثُمَّ کی طرح مگر مہلت ثُمَّ سے کم
- دو امور میں سے ایک کو ثابت کرنے کے لیے مبہم طور پر
  - اَوْ
  - اِمَّا — حرفِ عطف جب اس سے پہلے دوسرا اِمَّا مذکور ہو۔ اس کو اَوْ پر مقدم کرنا جائز ہے
    - جواب نعم / لا کے ساتھ
  - اَمْ
    - متصلہ — تین شرائط
      - اس سے پہلے ہمزہ ہو
      - اس کے ساتھ جو ملا ہوا ہو جیسا ہمزہ کے ساتھ
      - واجب ہے کہ اَمْ کا جواب تعیین کے ساتھ ہو نہ کہ نعم / لا کے ساتھ
    - منقطعہ
      - بل کے معنی میں ہمزہ (سوالیہ) کے ساتھ
      - یہ حرف خبر اور استفہام میں استعمال ہوتا ہے
- دو امور میں سے ایک کو ثابت کرنے کے لیے تعیین کے طور پر
  - لَا — دوسرے سے اس چیز کی نفی کے لیے جو اول کے لیے ثابت ہو
  - بَلْ — اول سے حکم کو پھیر کر دوسرے کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے
  - لٰکِنْ — استدراک کے لیے ۔ اسکو اس سے پہلے یا اسکے بعد نفی لازم ہے

حروفِ زیادت

- اِنْ
  - مَا نافیہ کے ساتھ
  - مَا مصدریہ کے ساتھ
  - لَمَّا کے ساتھ
- اَنْ
  - لَمَّا کے ساتھ
  - جب لَوْ اور اس قسم کے درمیان واقع ہو جو لَوْ پر مقدم ہو
- مَا
  - جب یہ حروفِ شرط (اِذَا مَتٰی اَیْ اَیْنَ اِنْ) کے ساتھ استعمال ہو
  - بعض حروفِ جر کے ساتھ (باء عن من)
- لَا
  - ایسی واؤ کے ساتھ جو نفی کے بعد واقع ہو
  - اَنْ مصدریہ کے بعد
  - قسم سے پہلے
- باء
- لام
- من

حروفِ ایجاب

- نَعَمْ — کلام سابق کے حکم کو ثابت کرنے کے لیے خواہ وہ کلام مثبت ہو یا منفی
- بَلٰی — اس چیز کو ثابت کرنے کے لیے جس کی نفی
  - بطور استفہام کی گئی ہو
  - یا خبری صورت میں
- اِیْ — استفہام کے بعد اثبات کے لیے ۔ اسکو قسم لازم ہے
- اَجَلْ جَیْرِ اِنَّ — خبر کی تصدیق کے لیے

حروفِ شرط

- اِنْ
  - صدرِ کلام ضروری
  - دو جملوں پر داخل خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ
  - استقبال کے لیے اگرچہ ماضی پر داخل ہو — فعل لازم ہے خواہ ملفوظ ہو یا مقدر
    - لفظاً / تقدیراً
- لَوْ
  - ماضی کے لیے اگرچہ مضارع پر داخل ہو — فعل لازم + پہلے جملہ کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی
  - جب قسم اول کلام میں آ جائے تو فعل کا ماضی ہونا ضروری ہے لفظاً / معنًا
- اَمَّا — اس چیز کی تفصیل کے لیے جسکو مجملاً ذکر کیا گیا ہو
  - اَمَّا کے جواب میں فاء کا لانا واجب ہے
  - اَمَّا شرطیہ کے فعل کا اَمَّا شرطیہ کے ساتھ حذف کرنا واجب ہے ۔ اسکے بعد ظاہری ہونا ضروری ہے

اسم کا نحوی اجراء

1. لفظ
2. موضوع الکلمہ
3. مفرد / الکلمہ
   - معنی پر دلالت / زمانہ کے اعتبار سے (تین اقسام) — اسم / فعل / حرف
   - مادہ کے اعتبار سے (چھ اقسام)
   - حروف علت اور صحیح کے اعتبار سے (سات اقسام)
   - یا مرکب
     - مرکب تام / جملہ / کلام
       - جملہ اسمیہ
       - جملہ فعلیہ
       - جملہ خبریہ
       - جملہ انشائیہ
     - مرکب ناقص
       - مرکب اضافی
       - مرکب توصیفی
       - مرکب بنائی
       - مرکب اشاری
       - مرکب جاری
4. اسم فعل حرف
5. واحد تثنیہ جمع
6. مذکر مؤنث
7. معرفہ نکرہ
8. معرفہ ہے تو کون سی قسم
9. معرب ہے یا مبنی
10. معرب ہے تو کون سی قسم
11. مبنی ہے تو کون سی قسم
12. اعراب بالحرکت/بالحرف
13. اعراب لفظی / تقدیری
14. اصلی یا شبہ

اسم
- بناوٹ کے اعتبار سے
  - جامد
    - اسم معرفہ — اسم علم، اسم اشارہ، اسم موصول، معرف باللام، معرف بالاضافہ، معرف بالنداء
    - اسم نکرہ
  - مصدر
  - مشتق
- معنی کے اعتبار سے
  - اسم ذات
  - اسم صفت
- معین / غیر معین ہونے کے اعتبار سے
  - معرفہ
  - نکرہ
- علامت تانیث پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے
  - مذکر
  - مؤنث — حقیقی، لفظی — سماعی / قیاسی
- تعداد کے اعتبار سے
  - واحد
  - تثنیہ
  - جمع — سالم، مکسر
    - افراد کے اعتبار سے — جمع قلت، جمع کثرت

مبنی (اسم غیر متمکن)
- فعل مضارع جس کے آخر میں نون ضمیری یا نون تاکید ہو
- جملہ
- مبنی الاصل
  - فعل ماضی
  - امر حاضر معروف
  - تمام حروف
- مشابہ مبنی الاصل (اسمائے غیر متمکنہ)
  1. اسم ضمیر
  2. اسم اشارہ
  3. اسم موصول
  4. اسم استفہام
  5. اسم شرط
  6. اسم ظرف
  7. اسمائے کنایہ
  8. اسم فعل

کلمہ کے آخر کی کیفیت کے اعتبار سے
- مبنی
- معرب
  - اسم متمکن (جب اکیلا نہ ہو بلکہ ترکیب میں ہو)
  - فعل مضارع (جمع مؤنث غائب و حاضر اور نون تاکید سے خالی)

اعراب
- مفرد منصرف صحیح
- قائم مقام صحیح
- جمع مکسر منصرف
- جمع مؤنث سالم
- غیر منصرف
- اسم منقوص
- اسم مقصور / مضاف الی الیاء
- اسمائے ستہ
- تثنیہ اور کلا کلتا اثنان اثنتان
- جمع مذکر سالم، اولو اور عشرون سے تسعون تک دہائیاں
- جمع مذکر سالم (جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو)

"مَا کے استعمالات"

عربی زبان میں سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ عربی زبان میں جب مَا داخل

جملہ اسمیہ میں : جملہ اسمیہ کو منفی بنانے کے لیے مَا کا استعمال سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ مثال : مَا ھٰذَا بَشَرًا
ہوتا ہے۔ تو یہ مبتدا کو کچھ نہیں کرتا۔ لیکن خبر کو منصوب بنا دیتا ہے۔

مَا کا استعمال فعل ماضی میں : فعل ماضی کو منفی بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے مَا ذَھَبَ

مَا کا استعمال فعل مضارع میں : فعل مضارع کے ساتھ مَا نظر آئے تو فعل مضارع کا ترجمہ صرف حال (منفی) میں کرتا ہے۔ مستقبل میں نہیں کرتا۔ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ (نہیں وہ دھوکہ دے رہے مگر اپنے آپ کو)

نوٹ : قرآن مجید میں جہاں بھی مَا ہو اور اس کے آگے اِلَّا نظر آئے تو پکی بات ہے مَا نافیہ ہے۔

لفظ (مَا)

ما حرفیہ
6 اقسام

① ما نافیہ — اسکی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد عموماً اِلَّا ہوتا ہے۔ اسی طرح ماضی کے شروع میں بھی عموماً ما نافیہ ہوتا ہے۔ یہ ما نافیہ غیر عاملہ ہوتا ہے۔

② ما مشابہ بلیس — اسکی علامت یہ ہوتی ہے کہ اسکی خبر پر اکثر با زائدہ ہوتی ہے۔ لیکن یہ ما نافیہ عاملہ ہوتا ہے۔

③ ما مصدریہ غیر زمانیہ — یہ اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اور اس میں وقت کا معنی نہیں ہوتا۔

④ ما مصدریہ زمانیہ — یہ فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اس میں وقت اور زمانہ کا معنی پایا جاتا ہے۔

⑤ ما زائدہ غیر کافہ — یعنی جو اپنے ماقبل کو مابعد میں عمل کرنے سے روکے اسکی علامت یہ ہے کہ یہ عموماً حرف شرط اور اسمائے شرط کے بعد زائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح حروف جارہ کے بعد بھی زائدہ ہوتا ہے۔

⑥ ما زائدہ کافہ — یعنی جو اپنے ماقبل کو مابعد میں عمل کرنے سے روکے اس کی 3 اقسام ہیں 1) فعل پر داخل ہو کر اسکو عمل سے روک دیتا ہے یہ تین افعال کے ساتھ خاص ہے ① طال ② قل ③ کثر ان کے بعد ما ... ہو کر انکو عمل سے روک دیتا ہے۔
2) حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ لاحق ہو کر انکو عمل سے روک دیتا ہے۔
3) حروف جارہ کے بعد آ کر انکو عمل سے روک دیتا ہے یہ "ما" اکثر رب کے ساتھ متصل ہوتا ہے۔

ما اسمیہ
6 اقسام

① ما موصولہ — اسکی نشانی یہ ہے کہ یہ بمعنی اَلَّذِیْ ہوتا ہے اور اسکے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جس میں ایک ضمیر ہونا ضروری ہے جو ما موصولہ کی طرف لوٹتی ہے۔

② ما موصوفہ — یہ شیئی یا شیئا کے معنی میں ہو کر موصوف ہوتا ہے۔ اور اس کا مابعد کلام اسکی صفت بنتا ہے۔

ما موصولہ اور ما موصوفہ آپس میں ایک جیسے ہیں کیونکہ جہاں ما موصوفہ ہوتا ہے وہ عموماً ما موصولہ بننے کا بھی احتمال رکھتا ہے لیکن ان دونوں میں دو طرح کا فرق ہے 1) ما موصولہ معرفہ ہوتا ہے اور موصوفہ نکرہ
2) ما موصولہ مبتدا بن سکتا ہے لیکن موصوفہ نہیں بن سکتا

③ ما استفہامیہ — یہ عموماً ابتداء کلام میں آتا ہے اور مبتدا بنتا ہے۔ اور کبھی درمیان کلام میں بھی آتا ہے اسکے ذریعے جنس یا صفت پوچھی جاتی ہے

④ ما شرطیہ — اسکی علامت یہ ہے کہ اسکے بعد دو جملے ہوتے ہیں۔ پہلا شرط اور دوسرا جزاء یہ دونوں کو جزم دیتا ہے۔

⑤ ما صفتیہ — یہ صفت دیتا ہے جیسے (اِضْرِبْہُ ضَرْبًا مَا)

⑥ ما تامہ — یہ اصل میں (نِعْمَ مَا ھِیَ) تھا جیسے نِعِمَّا ھِیَ۔

(بدل ـ مبدل منہ)

اسمِ اشارہ کے بعد آنے والے اسم کو ترکیب میں کیا بنائیں گے۔

اسمِ اشارہ کے بعد آنے والا اسم یا تو معرف باللام ہوگا ، یا غیر معرف باللام

یعنی اگر اسمِ اشارہ کے بعد آنے والا اسم معرف باللام نہ ہو تو دو صورتوں سے خالی نہ ہوگا

① مُعَرَّف بِاللَّام

② غیر مُعَرَّف باللّام

1) یا تو وہ نکرہ رہے گا۔ هٰذَا كِتَابٌ (مبتدا + خبر)

2) یا پھر معرفہ ہوگا هٰذَا مُحَمَّدٌ "

اس صورت میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ دیکھنا ہے کہ اسمِ اشارہ سے اس کے بعد آنے والے مُعَرَّف باللام کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے یا نہیں۔

اگر اشارہ کیا جا رہا ہے تو دو حال سے خالی نہ ہوگا۔

1) اگر اسمِ اشارہ اور مشارٌ الیہ کے بعد کوئی کلمہ یا جملہ ہو تو اسمِ اشارہ کو مبدل منہ اور مشارٌ الیہ کو بدل بنا دیں گے

جیسے : هٰذَا الرَّجُلُ عَظِيمٌ (هٰذَا = مبدل منہ + الرَّجُلُ = بدل = مبتدا) + عَظِيمٌ (خبر)

2) اگر اسمِ اشارہ اور مشارٌ الیہ کے بعد کوئی کلمہ یا جملہ نہ ہو اور انہیں دونوں سے معنی مکمل ہو رہا ہو تو اسمِ اشارہ کو مبتدا اور مشارٌ الیہ کو خبر بنا دیں گے۔ جیسے هٰذَا الْكِتَابُ (مبتدا + خبر)

اگر اسمِ اشارہ کے بعد والا اسم (معرف باللام) غیر مشارٌ الیہ ہو : جیسے : اَلْعِلْمُ نُوْرٌ يُفْهِمُ هٰذَا الْعَاقِلَ (علم ایک نور ہے اس بات کو عقلمند سمجھتا ہے)

یعنی اسمِ اشارہ سے اُسکی طرف اشارہ نہ کیا جا رہا ہو تو اسمِ اشارہ کا اعراب ترکیب میں حسبِ موقع ہوگا۔

اَلْعِلْمُ نُوْرٌ يُفْهِمُ هٰذَا الْعَاقِلُ

يُفْهِمُ = فعل مضارع ، هٰذَا = مفعول بہ مقدم ، الْعَاقِلُ = فاعل ، مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ

(هٰذَا کے بعد معرف باللام والا اسم ہے لیکن اس سے اشارہ اَلْعِلْمُ نُوْرٌ کی طرف ہے نہ کہ الْعَاقِل کی طرف)

13 اعداد اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

3-10 ، مِئَۃ ، مِئَتَان ، اَلْف ، اَلْفَان ، آلاف

ضمیر کا اعراب اصلی ہوتا ہے۔ اعراب اصلی وہ جس کا کوئی عامل ہو۔ ضمیر مبنی۔ اور مبنی کا اعراب محلی ہوتا ہے
خاص مبنی غیر الاصل ہوتے ہیں۔ مبنی غیر الاصل۔ جو بذات خود مبنی نہ ہو بلکہ کسی کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مبنی ہو
اور ضمیر حرف کے مشابہہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جس طرح حرف اپنا معنی بتانے میں غیر کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح ضمیر بھی
اپنا معنی بتانے میں مرجع کی محتاج ہوتی ہے۔

جار مجرور ترکیب میں 4 چیزیں بن سکتے ہیں

① مبتدا کی خبر (حصول، وجود، ثبوت) مشتق

② موصول کا صلہ

③ موصوف کی صفت

④ ذوالحال کا حال

فعل مسند اور فاعل مسند الیہ ہوتا ہے

مبتدا مسند الیہ اور خبر مسند ہوتی ہے

الف لام

- اسمی (جو داخل ہوتا ہے)
  - اسم فاعل پر
  - اسم مفعول پر
- حرفی
  - زائد
    - جو علم پر داخل ہوتا ہے
  - غیر زائد
    - اگر اس کا مدخول نفسِ حقیقت اور ماہیت ہو تو
      - الف لام جنسی
    - اگر اس کا مدخول افراد ہوں
      - تمام افراد مدخول ہوں تو
        - الف لام استغراقی
      - بعض افراد مدخول ہوں
        - بعض افراد متعین ہوں تو
          - الف لام عہد خارجی
        - غیر متعین ہو
          - الف لام عہد ذہنی

"قول"

"قول" کا لفظ (کوئی بھی) آئے تو کچھ حرفوں کو ساتھ ملانے سے اسکے کئی معنی بن جاتے ہیں

* اسے باء کے ساتھ استعمال کریں تو یہ حکم کرنے کا معنی دیتا ہے۔ باء کے ساتھ یہ کئی اور معنی بھی دیتا ہے۔

* علی کے ساتھ استعمال کریں تو اعتراض کرنے کا معنی دیتا ہے۔

* فی کے ساتھ استعمال کریں تو اجتہاد کرنے کا معنی دیتا ہے

* لام کے ساتھ ہو تو کسی سے خطاب کرنے کا معنی دیتا ہے۔